596

حسن قوالی

ناشر
ادارہ "الاشاعت"
کراچی

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ

یعنی جو لوگ گانے اور باجے سے لوگوں کو گمراہی میں ڈالتے ہیں ان کے لئے رسوائیوں والے عذاب ہیں

الحمدللہ کہ یہ کتاب موجودہ قوالی کی مجلسوں محفلوں کی تردید میں بنام

حُرمت قوالی

المعروف نور محمدی

جس میں

آیتوں حدیثوں اقوال صحابہ تابعین مجتہدین۔ محدثین۔ ائمہ وفقہا وصوفیا کرام واولیا عظام وچاروں اماموں اور فقہ حنفی سے قوالیوں کی اور راگ راگنیوں اور باجوں گاجوں کی نہایت اعلیٰ تردید ہے اور قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں اور تمام اعتراضوں کا مکمل اور مدلل رد ہے۔ اور ان لوگوں کی تین کتابوں کا زبردست لاجواب جواب ہے

نیز اور بھی بہت سی کارآمد بحثیں ہیں جو تمام مسلمانوں کے لئے بے حد مفید ہیں

ملنے کا پتہ

مکتبہ شعیب اٹلری میدان بنس روڈ کراچی

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ

فون نمبر

Marfat.com

137400

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہِ الکریم

الٰہی اور الٰہ العالمین تیرے ہی لئے حمد و ثنا ہے تو واحد ہے تو احد ہے۔ تو یکتا ہے۔ تو بے مثل ہے۔ شرکت سے تیری ذات منزہ ہے۔ تثلیث سے تو مُبرا ہے۔ نہ تو کسی میں ہے نہ تجھ میں کوئی ہے۔ نہ تو کبھی سے نکلا نہ تجھ سے کوئی نکلا۔ تو صمد ہے۔ کمی بیشی سے پاک ہے۔ ساری کائنات کا تو ہی خالق و مالک ہے نہ ہی تیرے اولاد۔ نہ تیرے ماں باپ۔ نہ تیری کفو کا کوئی۔ نہ تیری جنس کا کوئی سب کے سر تیرے سامنے جھکے ہوئے۔ سب کے ہاتھ تیرے آگے اُٹھے ہوئے سب تیرے محتاج اور تو سب سے بے نیاز۔ سب تیرا دیا کھانے والے اور تو سب کو دینے والا۔ جسے تو چاہے عزت کے جھولے جھلائے۔ جسے تو چاہے دَر دَر سے دُر دُر کرائے۔ کس میں تاب کہ تیرے سامنے سر تابی کرے؟ کس میں طاقت کہ تیرے فرمان کو ڈُلکے؟ آسمان و زمین پر تیری حکومت۔ ہر چیز پر تیرا بس اور قدرت۔ انبیاء اور ملائکہ بھی تیرے در کے سائل۔ پیغمبر بھی تیرے احکام کے عامل۔ اے بے جان تنکے میں جان ڈالنے والے سیپ کے پیٹ میں موتی پیدا کرنے والے پانی کے قطرے کو انسان تو نے بنایا۔ بہتے ہوئے دریا تیرے تسبیح خواں ہیں۔ کائنات کا ہر ذی روح تیرا مہمان ہے۔ تو اپنی مخلوق سے اوپر عرش پر ہے۔ تو سب سے جُدا اور تیرا علم ہر جگہ۔ کوئی تیرے پھٹر کانے اور سانس لینے کا بھی محتاج نہیں۔ تجھ بن اے مولا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔ اے مخلوق کے حاجت روا۔ اے ہر ایک کے مشکل کشا اے بیکس کی پکار کو سُننے والے۔ اے ہر چھپے کھلے کے جاننے والے۔ اپنی توحید ہمیں سکھا دے۔ اپنی محبت ہمارے دلوں میں رچا دے۔ اپنے سوا کی عبادت سے بیزار رکھ۔ اپنی عبودیت میں سرشار رکھ آمین یارب العالمین ۔

اے دستگیرِ بیکساں تجھ بن نہیں کوئی مرا ؛ اے چارۂ بیچارگاں تجھ بن نہیں کوئی مرا

صلاۃ وسلام درود ورحمت نازل ہو ان پر جو ساری کائنات سے افضل ہیں جو سردار اولادِ آدم ہیں۔ جو حمد کے جھنڈا بردار ہیں۔ اور شفاعتِ کبریٰ کے واحد حق دار ہیں جو صاحبِ حوضِ کوثر ہیں۔ جو آمرِ معروف اور ناہیٔ منکر ہیں۔ جن پر رب کی نعمتیں بھرپور ہیں۔ جو حُبِّ خداوندی میں سرشار و چور ہیں جن کے ہاتھوں خدا کا دین پورا ہوا۔ جن کی ذات پر نبوت ختم ہوئی۔ جن کے فرمان فرمانِ خدا ہیں۔ جن کے نافرمان رحمتِ رحیم سے جدا ہیں جن کی بعثت کا مقصود مکارمِ اخلاق کا پورا کرنا۔ اور ناجائز خواہشاتِ انسانی کو کچل دینا تھا۔ جو باجوں گاجوں کے دشمن ہیں۔ اور راگ راگنیوں کے بیخ کُن تھے جنھوں نے قرآن وحدیث کی سہاونی صدائیں سنائیں۔ اور ناپاک شیطانی آوازیں دبائیں۔ مخلوق پرستی جس نے ٹھکرا دی۔ گندے پیروں کی پیری جس نے خاک میں ملادی۔ فلاح جس کی اطاعت میں ہے۔ نجات جس کی اتباع میں ہے حق جس کی زبان پر ہے۔ نور جس کے بیان پر ہے۔ صداقت جس کے کلام میں ہے حلاوت جس کے نام میں ہے۔ ترقی جس کے پیام میں ہے۔ حق جس کے پیغام میں ہے۔ وہ وہ ہیں جن کا نام حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفٰے ہے۔ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

جو کوئی رکھتا ہے دل میں الفتِ خیرالوریٰ ؛ صادق وکامل وہی ہے اُمّتِ خیرالورے

حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ دہلی کے حسن نظامی سے غالباً ناظرین واقف ہوں گے۔ آپ جہاں بے علم ہیں وہاں بے ادب بھی ہیں۔ کبھی آپ بخاری شریف پر زبان درازیاں کرنے لگتے ہیں۔ کبھی قرآنِ کریم پر نکتہ چینیاں کرنے لگتے ہیں۔ آپ حریص بے اصول بھی ہیں۔ کبھی سنیوں کی خبر لیتے ہیں۔ کبھی شیعوں کو کوستے ہیں۔ ساتھ ہی آپ مذہبوں سے کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ کبھی فقہا پر چوٹ ہے کبھی محدثین پر حملہ ہے۔ کبھی آپ ہندوؤں کے ساتھ ہیں۔ کبھی سکھوں کے گلے میں آپ کے ہاتھ ہیں کبھی کانگریس کے گن گاتے ہیں۔ کبھی حکومت کے سامنے زانو تہ کر دیتے ہیں۔ جتنے بائسکوپ ہیں آپ کے کرم کا نشانہ ہیں۔ جتنے تھیٹر ہیں آپ کے رہینِ منت ہیں۔ آپ قوالوں کے شیدا ہیں۔ آپ گانے پر فدا ہیں۔ آپ

Marfat.com

سُروں پرست ہیں۔ آپ لَے پر چالاک وچست ہیں۔ آپ کو طبلے کی تھاپ اور سارنگی کے سُر میں وجد آتا ہے۔ قرآن شریف سے آپ کو نور و سُرور حاصل نہیں ہوتا۔ خوش گلو امردوں سے آپ کو عشق ہے ان کی محبت میں آپ کو عشق پر عشق ہے۔ آپ ہر دلعزیزی میں متاعِ دیں کو لٹا چکے ہیں۔ آپ جاہ طلبی میں دین و دیانت کو کھپا چکے ہیں۔ گو آپ کو تھالی کا بیگن۔ ہر دیگی چمچہ۔ آندھی کا تنکا ہم نہ بھی کہیں۔ تاہم آپ کی دورنگی آپ کی لہر یا چال آپ کی اداکاری کا جال، ہے محیطِ عالم سے

کسی پر پڑے گی نظر دیکھ لینا ؛ کہ جس گل کی مٹھی میں زر دیکھ لیا

اے جاہل انسان! اے اپنی موت سے غافل انسان! اپنے پیروں آپ قبر کی طرف جا رہا ہے۔ ہر ہر سنٹ موت سے قریب ہو رہا ہے اور پھر بھی اپنی مکاریوں سے دنیا کو گورکھ دھندے میں پھانس رہا ہے۔ انھیں اپنی چرب زبانی سے بھول بھلیاں میں ٹھونس رہا ہے۔ اے اپنے بوجھ میں آپ دبے ہوئے کیوں دنیا کا بوجھ اپنے ناتواں کندھوں پر لے رہا ہے؟ اور کیوں اپنے خالق ملک کے کلام سے دنیا کو غافل کر کے قوالوں اور گویّوں کے شعر اشعار میں ان کے دل اٹکا رہا ہے۔ سوچ کہ کیا آگے بھیج رہا ہے؟ اور کیا پیچھے چھوڑ رہا ہے؟ دنیا بہت سی جمع کر لی ہے اب عقبیٰ کی بھی فکر کر۔ راگ راگنیاں بہت سی سن چکا۔ اب کچھ خدا کا بھی ذکر کر۔ کیا تیری دل بستگی کے لئے قرآن حدیث بس نہیں؟ جو تو فساق و فجار کے نظاروں کا اور ان کی لے کا محتاج ہے؟ ان سروں کے تار ٹوٹے ہیں۔ ان بے رفتی چہروں پر جھائیاں پڑنے والی ہیں۔ یہ کلیلیں ایک دن بے کل کر دینگی۔ یہ اُچھل کود ایک دن دبوچ دے گی۔ یہ زلفیں کٹ جانے والی۔ یہ کمر ٹوٹ جانے والی۔ یہ رُخسار مرجھانے والے۔ یہ حسن کیڑے مکوڑوں کی خوراک بننے والا ہے۔ آ میں تجھے وہ راستہ دکھاؤں جس سے تو خدا کی آواز سن سکے۔ جس سے تو رسول خدا سے ہمکلام ہو سکے، وہ ہے قرآن حدیث۔ قرآن کلام خدا ہے اُسے سن۔ حدیث کلام مصطفےٰ ہے اُسے سُن۔ اور اپنی گزشتہ سیاہ کاریوں پر سر دُھن۔

Marfat.com

دنیا میں تجھ سے زیادہ عیش کرنے والے آئے جو آج آگ کے عذابوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ڈر خدا سے ڈر۔ "جس کا کھاتا ہے اُس کا گا" جس کی اُمت میں ہے اس کی اطاعت کر۔ مادر زاد آزادی کو لات مار۔ اس ناپاک جوئے کو اُتار پھینک۔ دوڑ توبہ کر۔ خدا کی طرف جھک۔ آنسوؤں سے اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی دھو ڈال۔ بد دینی اور لا مذہبی اور خوشاں [?] چھوڑ، نفس کی سرکشی کو توڑ، شیطنت سے منہ موڑ۔ خدا اور رسول ﷺ سے دل کو جوڑ۔ سکون راحت و سرور قرآن و حدیث میں ہے۔ نجات و نور قرآن و حدیث میں ہے۔ مدتوں خواہش کے پیچھے لگا رہا۔ اب قرآن حدیث کی تابعداری میں لگ جا۔ مدتوں [illegible] میں رہا۔ اب عبادت خداوندی میں لگ جا۔ مدتوں شعر اشعار میں رہا۔ اب خدا رسول کے کلام سے دل و دماغ آشنا کر۔

کتنے ہو لگے اس سے یہ اچھا ہے کہ [illegible] آجاؤ ادھر بھی کبھی ایک نظر کرتے [illegible]

راگ رنگنیاں قوالیاں اور باجے گاجے شیطانی جال ہیں [illegible] کو عقل مند لوگوں کو پھانس لیتا ہے اور [illegible] حدیث سے دور کر دیتا ہے۔ دل [illegible] فاسقوں اور عاصیوں [illegible] ہیں۔ ہر وقت ڈھول ڈھمکا ہے۔ اور [illegible] پاس پڑوس کا ناک میں دم۔ ان مکروہ آوازوں سے ہر ایک کے ہوش گم [illegible] تالیاں ہیں اور رہی ہی ہا ہا ہے۔ آہ واہ ہے۔ ناچنا تھرکنا ہے [illegible] ہلانا ہوی شیطانی کتاب ہے۔ یہ رحمانی نور کا حجاب ہے [illegible] لگتا ہے۔ زناکاری کا [illegible] ہے۔ یہ کونسی مسلمانی ہے کہ قرآن سے دل نہ لگے۔ حدیث سے [illegible] جہاں زلف و کمر کی تعریف۔ عارض و رخسار کی صفت کے [illegible] اور ساتھ ہی طبلے پر تھاپ پڑی اور ہارمونیم کی آواز آئی کہ صوفی صاحب لگے ہیں بھرنے اور لگے بے پر کے اُڑنے۔ اللہ سے ڈرو۔ مخلوق سے شرماؤ۔ برائی کو بھلائی نہ بناؤ۔ دشمنانِ اسلام کو مسلمانوں پر نہ ہنساؤ۔ جبکہ تم نے اپنا نام صوفی و فقیر رکھا۔ جبکہ تم درویش اور اللہ والے مشہور ہوئے۔ پھر یہ دنیاداریاں کیسی؟

Marfat.com

پھر یہ جانوروں کی طرح کودنا پھاندنا کیسا؟ پھر یہ لہو ولعب کیوں؟ آہ کس طرح تمہیں سمجھائیں؟ ؎

جلوۂ رُخ جو دکھائیں تو دکھائیں کیونکر ؛ وہ دُو بدو ہو کے بھلا آنکھ ملائیں کیونکر

اس قرآن کو اللہ نے اُتارا۔ رسول نے پہچانا۔ یہی حق ہے۔ یہی نور ہے۔ یہی دل کا سُرور ہے۔ اسی میں ہدایت ہے۔ اسی میں موعظت ہے۔ اسی میں حکمت ہے اسی میں رحمت ہے۔ یہی ذکر ہے۔ یہی فکر ہے۔ یہی نعمت ہے۔ یہی فضیلت ہے۔ اس کلام رحمانی کو چھوڑ کر۔ اس سے تعلق توڑ کر تم نے شعر اشعار غزلیں اور مثنوی لے لی۔ جس کی بابت قرآن فرماتا ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ ہم نے اپنے نبی کو شاعر نہیں بنایا انہیں شعر نہیں سکھائے۔ اور نہ نبوت کے لائق شعر اشعار ہیں فرمانِ خدا ہے وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ الخ یعنی گمراہ لوگ شاعروں کے پیچھے لگ لیتے ہیں۔ تم دیکھ لو کہ یہ شعرا اور ان کے پیچھے لگو سب کے سب ہر ہر جنگل میں سرگرداں ہیں۔ یہ قوال ہیں فعال نہیں۔ بک جھک ان میں ہوتی ہے لیکن شریعت کے اعمال سے الگ ہوتے ہیں۔ ہاں وہ ایسے نہیں جو با ایمان نیک اعمال اللہ کے ذاکر اور مظلومی کے بعد بدلہ لینے والے ہوں۔ لیکن پہلی قسم کے بے جگہ چیز کو رکھنے والے لوگ ابھی ابھی جان لیں گے کہ کیسی ہیر پھیر چال چل رہے تھے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا (متفق علیہ) یعنی پاخانہ کھا لینا شعروں کے پیٹ بھر لینے سے بہتر ہے۔ تم نے کھیل تماشوں کا نام عبادت رکھ لیا۔ راگ رنگینیوں کو تم نے قرآن کی جگہ دیدی۔ اپنے لطف خوشی کا نام تم نے وجد رکھ لیا۔ ناچنے تھرکنے کو تم خدارسی سمجھنے لگے۔ تالیاں بجانے اور باجے بجانے کو تم نے ذکر اللہ کی جگہ دیدی۔ فَبِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ گو یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ مگر اب بھی ہم خدا کی رحمت سے نااُمید نہیں ؎

نہیں کچھ غم گلستاں سے جو فصلِ گل روانہ ہے ؛ وہ بلبل ہوں کہ گل کھا کھا کے تازہ گل کھلاتا ہے

میں تم سے پوچھتا ہوں اے خانقاہ نشینو اور اے صوفیت کے علمبردارو اور

Marfat.com

ے قبروں کے مجاورو کہ کیا رسولِ مقبول فداہ ابی و اُمی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی پوری عمر میں تیئیس برس میں آٹھ ہزار دو سو اسّی دنوں اور راتنی ہی راتوں
میں کسی ایک دن کسی ایک رات ایسی کوئی مجلس کی جس میں قوال آئے، سوں ڈھولک
بجے ہوں۔ ہارمونیم بجا ہو۔ رقص و سرود ہوا ہو۔ شور و غل مچا ہو۔ وجد آئے ہوں۔
لوگ کودتے پھاندتے ہوں۔ جب حضور اپنی پوری عمر اس سے دور رہے تو فرمانِ
خداوندی وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا کا تقاضا یہی ہے کہ تم بھی اس سے باز
رہو جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باز رہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ پیروی رسول کرتے رہو۔ لَا تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اللہ سے اور اس کے رسول سے آگے قدم نہ رکھو۔
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ۔ اگر دلوں میں سچ مچ خدا کی محبت ہے تو
اتباعِ رسول کیا کرو۔ حب خدا اس کا نام نہیں کہ اتباعِ رسول چھوڑ کر شاعروں اور
قوالوں کی پیروی میں لگ جاؤ۔ نماز روزے کے بدلے گانے اور بھنگ اور رقص
سرود میں مشغول ہو جاؤ۔ جن بھونڈے۔ شہوت افزا اخلاقِ شرع شرک و بدعت کے
اور فسق و فجور کے ناپاک باجوں اور رگاجوں اور اشعار کو آج تم سنتے ہو اور جن پر تم
اپنا سر دھنتے ہو۔ ایک مرتبہ حضور کے کان میں کسی کی زبانی ایسے شعر سننے میں آگئے
تو آپ نے اسی وقت فرمایا خُذُوا الشَّيْطَانَ اس شیطان کو گرفتار کر لو (مسلم)
یہ گانا جسے تم آج اے دینِ خدا کے الٹا پلٹ کرنے والو عبادت سمجھے ہوئے ہو۔ اس
کی بابت رسول رب العالمین فرماتے ہیں۔ اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ
كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ (بیہقی) یعنی گانا دل میں نفاق کو اس طرح اُگاتا اور
بڑھاتا ہے جس طرح بارش کھیتی کو۔ آج باجوں پر تم رتجھے ہوئے ہو۔ مزمار کو تم نے
ذکر خدا کا درجہ دے رکھا ہے۔ اے رسول کے نافرمانو سنو۔ ابن عمر رضی اللہ تعالٰے
عنہ راستے میں کہیں جا رہے ہیں جو باجے کی آواز کان میں پڑتی ہے تو آپ اپنی
انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیتے ہیں۔ دور نکل کر ایک طرف ہٹ کر دریافت فرماتے
ہیں کہ اب بھی باجے کی آواز نہیں آرہی؟ جب کہا جاتا ہے کہ نہیں تو اپنی انگلیاں اپنے
کانوں پر سے ہٹاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ افسوس جس نبی ؐ نے گانے کی اچانک آواز سے بھی اپنے کانوں کو نا آشنا رکھا ہو آج اُس کی اُمت دھوم سے محفلیں کرتی ہے اور دور سے قوالوں کو بلاتی ہے۔ عمدہ عمدہ باجے مہیا کرتی ہے اور شوق سے باجے گاجے راگ رگنیاں سنتی ہے۔ اے امتیو! تمہاری طرح تو کسی امت نے اپنے نبی کو نہ ستایا ہوگا۔ تم کس خوابِ خرگوش میں ہو۔ جاگو! اُٹھو! ہشیار ہو جاؤ۔ آنکھیں کھولو۔ جاگتے میں خراٹے نہ لو ان خود غرض قبر کے پجاریوں کے پیچھے اپنے نبی ؐ کی اتباع کو ترک نہ کرو۔ یہ قبروں کی خاک کھانے والے۔ یہ قبروں کی دھوون پینے والے۔ یہ قبروں کے ٹکڑے کھانے والے۔ یہ بزرگوں کے نام پر اپنا پیٹ پالنے والے تمہاری دنیا الگ لوٹتے ہیں اور تمہارے دین پر الگ ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ آؤ سنو! خدا کی آواز سنو! سماوی صدا سنو۔ نورانی گلے پردھیان دھرو۔ قرآن فرماتا ہے۔ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بہت سے صوفی اور درویش لوگ لوگوں کا مال ناحق مار کھاتے ہیں اور انہیں راہِ خدا سے دور ڈالدیتے ہیں مسلمانوں ان خواہش پرستوں کے دام میں نہ آؤ یہ لوگ

تسلی دے رہے ہیں دل کے بہلانے کی باتیں ہیں ؎ نگاہیں صاف کہتی ہیں مکر جانے کی باتیں ہیں

نظامی صاحب اپنی ایک اور عادت کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ نہ جانے ان میں یہ عادت کب سے ہے۔ یعنی تالیاں بجانے کی "منادی" میں خوب فخر سے لکھتے ہیں کہ میں ابلیس کی طرح سرکش نہیں ہوں کہ اظہارِ تاثر کے لئے تالی نہ بجاؤں۔" اے جناب خوب بجاؤ تالیاں پیٹنے کے سوا آپ کے پاس رکھا ہی کیا ہے؟ آپ سے پہلے بھی ابوجہل ابولہب سب تالیاں بجاتے تھے۔ یہ ہے قرآن جو فرماتا ہے مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ان کی تو نماز تالیاں اور سیٹیاں ہیں۔ شاباش ہے کہ آپ نے اپنے اگلوں کی تقلید نہیں چھوڑی۔ ان کی یاد ابتک باقی رکھی ہے۔ بھلا آپ اپنی اس نماز کو چھوڑ کر مسلمان کیسے بن سکتے ہیں؟ ہماری نماز رکوع سجدہ ہے۔ آپ کی نماز تالی سیٹی ہے كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اگلوں میں تالی بجانے والے یہ تھے جنھیں آپ نے بیانِ قرآن سے معلوم کرلیا۔ موجودہ لوگوں میں بھی تالیاں بجانے والا ایک

Marfat.com

فرقہ ہے جنھیں لوگ ہیجڑے کہتے ہیں۔ پس ان کا یہ فعل آپ کو مبارک ہو چونکہ طبیعتیں قدرتاً یکساں ہیں اس لئے میل جول افعال میں ہونا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ہیجڑوں کی پشت پناہی فرمائی۔ اور انہیں دیوالی اور ہولی کی طرح، مسلمانوں کے تیوہاروں میں مسلمان دوکانداروں کے ہاں اودھم مچانے کی اجازت دی! آہ! سوکھا سڑا انسان۔ روئی کا گالا اور پانی کا ببولا انسان ہوا کا جھونکا اور آندھی کا بگولا۔ انسان کیا کیا برائیاں کر گزرتا ہے؟ کس طرح شیطان کا بھی اُستاد بن جاتا ہے؟ کس طرح نفس سرکش کے پیچھے جہنم مول لے لیتا ہے؟ اے ظالم و جاہل انسان! عاقبت کی بھی فکر کر۔ تو مٹ جائے گا۔ تیرا نام مٹ جائے گا۔ تیرا رعب مٹ جائے گا۔ تیرا زور گھمنڈ جاتا رہے گا۔ قبر کی بغلی تیری ساری ہاہا ہی کھو دے گی۔ کیوں اتنا بگوش ہے؟ کس لئے مدہوش ہے؟ کیوں بیہوش ہے؟ روٹھے میاں کو منا لے؟ بگڑی زندگی کو بنا لے۔ ابھی اصلاح کر۔ اپنے ساتھ والوں کی اصلاح کر۔ اوروں کا بگاڑ کر اپنے سینے پر پتھر نہ ڈال۔ اور دل کی گمراہی کے وبال سے بچ

عروج مال خزانہ سدا نہیں رہتا :: کسی کا دوست بیگانہ سدا نہیں رہتا
امارتوں کا فسانہ سدا نہیں رہتا :: بیہوش باش زمانہ سدا نہیں رہتا
جہاں میں آیا ہے تو نیک نام پیدا کر :: جہاں کے جو کام آئے وہ کام پیدا کر۔

دوسرے گناہ گار تو اپنے گناہ کو چھپا کر کریں مگر یہ علانیہ کفر کے کام کرتے ہیں نالیوں پر فخر کرتے ہیں اور دنیا کو زنخا بنانے کے درپے ہیں۔ اس شخص نے جنت بھی دنیا میں بنا لی ہے۔ [illegible] میں لکھا ہے کہ بابا فرید الدین شکر گنج کے گنبد کے دروازے سے جو نالیاں بجاتا ہوا گزر جائے گا وہ جنتی ہو جائے گا یہ بہشتی دروازہ ہے۔ مسلمانو! یہ خیال نہ کرنا کہ صرف شداد نے ہی یہاں جنت بنائی تھی۔ اب تک بھی شدادی لوگ اور اُن کی جنت موجود ہے۔ ایک جنتی دروازہ اجمیر میں بھی ہے۔ ان مشرکین کا اس کی نسبت بھی یہی خیال ہے۔ فرمائیے اب ان کے مریدوں کو نماز روزے سے خدا پرستی سے گناہوں سے بچنے سے سروکار ہی کیا رہا؟ نالیاں بجالیں اور

Marfat.com

دروازے سے نکل گئے۔ چوکھے جنتی بن گئے۔ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ۔ ان ظالموں نے فرمانِ خدا بدل ڈالا۔ چونکہ حسن نظامی اس وقت تک اپنے تئیں اہلسنت میں سے گنتے ہیں چاروں مذہبوں کو کبھی کبھی حق بھی کہدیتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ انہیں ائمہ دین کے فتاوے اس قوالی اور سماع کے متعلق سُنائیں۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تو آپ کے شاگرد فرماتے ہیں۔ اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْغِنَاءِ وَعَنِ اسْتِمَاعِهٖ یعنی گانے سے اور گانا سُننے سے امام صاحب منع فرماتے تھے۔ فرماتے ہیں اِنَّمَا يَفْعَلُهٗ عِنْدَنَا الْفُسَّاقُ یہ فعل فاسقوں کا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ گانے کو مکروہ جانتے تھے۔ اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے تھے۔ امام سفیانؒ۔ امام حمادؒ۔ امام ابراہیمؒ امام شعبیؒ سب کے سب آپ کے ساتھ ہیں۔ اور امام صاحب کی طرح یہ حضرات بھی اسے مکروہ اور گناہ کبیرہ فرماتے ہیں۔ بلکہ حنفی مذہب میں تو یہ سخت تر حرام ہے۔ یہاں تک کہ فقہائے حنفیہ فرماتے ہیں اِنَّ السَّمَاعَ فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهٖ كُفْرٌ یعنی گانا سننے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے۔ اور جو اس سے لطف و سرور اٹھائے اور خوش ہو وہ کافر ہو جاتا ہے امام صاحبؒ کے شاگرد رشید قاضی ابویوسفؒ فرماتے ہیں جہاں ایسی سماع و غنا کی محفل ہو آدمی پر فرض ہے کہ بغیر اجازت وہاں داخل ہو جائے اور ان کی محفل کو توڑ دے۔ اس لئے کہ یہ محفل خلافِ شرع ہے اس کا ازالہ فرض ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِنَّ الْغِنَاءَ لَهْوٌ مَّكْرُوْهٌ يُشْبِهُ الْبَاطِلَ وَالْمُحَالَ مَنِ اسْتَكْثَرَ عَنْهُ فَهُوَ سَفِيْهٌ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ یعنی گانا بجانا کھیل تماشا ہے۔ باطل ہے اسے سننے والے اور کرانے والے بیوقوف ہیں۔ ان کی شہادت مردود ہے۔ اصحاب شافعیؒ اسے صاف طور پر حرام کہتے ہیں۔ امام عمرو بن صلاحؒ باجے کے ساتھ راگ سُننے کی حرمت پر اجماع نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اِنَّ الدُّفَّ وَالشَّبَّابَةَ وَالْغِنَاءَ اِذَا اجْتَمَعَتْ فَاسْتِمَاعُ ذٰلِكَ حَرَامٌ عِنْدَ اَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ وَغَيْرِهِمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ

امام مالکؒ کا فرمان

امام ابوحنیفہؒ

امام شافعیؒ

يَثْبُتُ عَنْ اَحَدٍ يُعْتَدُّ بِقَوْلِهٖ فِي الْاِجْمَاعِ یعنی راگ راگنیاں اور گانا بجانا باجوں گاجوں کے ساتھ چاروں مذہب کے علماء کے نزدیک حرام ہے کسی سے بھی اس کا خلاف منقول نہیں ہے بلکہ امام شافعی تو فرماتے ہیں اَحْدَثَتْہُ الزَّنَادِقَۃُ اسے زندیقوں نے نکالا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ لَا يُعْجِبُنِيْ یعنے گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے۔ میں اسے حرام کہتا ہوں۔ بلکہ آپ تمام باجوں گاجوں کو توڑ دینے کا حکم فرماتے ہیں۔ ان بزرگوں کے یہ تمام فتوے "اغاثۃ اللہفان" میں مروی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق عطا فرمائے۔

بالآخر ہم "منادی" کے مضمون نگار صاحب سے دردِ دل کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا اس راگ راگنیوں کو چھوڑو۔ اور کلام خدا کو پڑھتے رہو۔ اور اسی کو دروں سے سُنتے رہو۔

بشکند دستے کہ خم در طاعتِ احسان نشد ، کور بہ چشمے کہ لذت گیر از قرآں نشد

شریعت کا ملہ نے گانے بجانے اور قوالی سُننے اور قوالی کرنے کا نام ہی ایسا رکھا ہے جس سے اس کی حرمت ظاہر ہے۔ مثلاً لہو۔ لغو۔ لہو الحدیث۔ باطل۔ زور۔ مکار۔ تصدیہ۔ رقیۃ الزنا۔ قرآن الشیطان۔ منبت النفاق۔ صوت الاحمق۔ صوت الفاجر۔ صوت الشیطان۔ مزمور الشیطان۔ اور سمود وغیرہ۔

(۱) قرآن پاک فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ یعنی بعض لوگ ہیں جو گانا اختیار کر کے اپنی جہالت سے راہِ خدا کی روک بناتے ہیں اور طریقۂ خداوندی کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان کے لئے رسواکن عذاب ہیں۔ ان کے سامنے جب قرآن کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ ایسی لاپرواہی سے گزر جاتے ہیں گویا کچھ سُنا ہی نہیں۔ بلکہ گویا یہ بنیبہ بگوش ہیں۔ ایسوں کو دردناک اور المناک عذابوں کی خبر سنادے۔ لغتِ عرب کی بہترین کتاب قاموس میں اَللَّهْوُ کے

Marfat.com

معنے کئے ہیں۔ اِشْتَغَلَ بِالْغِنَاءِ گانے میں یا گانے کے سُننے میں مشغول ہوا۔ اَلْھٰی فعل ہے لَھْوٌ مصدر کے باب افعال کا۔ لَھْوُالْحَدِیْث بھی نام گانے اور باجوں کا ہے۔ شرع نے ان کا یہ نام رکھا ہے۔ اس کے لغوی معنے غفلت میں ڈالنے والی بات۔ پس باجا اور گانا دونوں غفلت میں ڈالنے والی چیزیں ہیں۔ یہی تفسیر اس کی حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ۔ حضرت مجاہد رحؒ حضرت عکرمہ رحؒ حضرت مکحول رحؒ حضرت ابواسحاق وغیرہ نے کی ہے۔

نظامی صاحب چونکہ علم سے کورے ہیں وہ قرآن جیسی حکیم کتاب کو کیا سمجھتے؟ انھوں نے بچوں کی طرح ہیکڑی شروع کردی لَھْوٌ کو الگ کیا حدیث کو الگ کیا نہ خود سمجھے نہ دوسروں کو سمجھنے کا موقع دیا۔ اور اللہ کی کتاب میں بے علمی کے ساتھ تصرف کرنے بیٹھ گئے۔ بندۂ خدا اشترا کا معنے صرف خریدنا ہی نہیں آتا بلکہ لفظ شرا استبدال اور اختیار کے معنیٰ میں بھی اکثر آتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے بِئْسَ مَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ۔ وغیرہ بہت سی آیتیں خود قرآن پاک میں ہیں۔ اب نظامی صاحب ہی اس کا کوئی نظام مقرر کریں۔ کہ مغفرت سے عذاب کیسے خریدا جائے گا؟ اور ہدایت سے ضلالت کیسے مول لی جائے گی؟ اور اپنی جان کو کیسے بیچی جائے گی؟ وغیرہ۔ پس آپ نے کہوہیں ٹھوکر کھائی۔ آپ نے حدیث میں غلطی کی۔ آپ نے شرا میں نقصان اٹھایا۔ اور خدا کی بات کو الٹ پلٹ کردیا۔

ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے ✤ کیجئے صبر اگر صبر کی غایت ہووے

"ناظرین کرام! نظامی صاحب کو چند دنوں سے یہ بھی دھت لگی ہے کہ وہ مجھے مجھے چیلنج دیتے پھرتے ہیں۔ اس لئے میں ان سے کہتا ہوں کہ مدرسہ امینیہ والے۔ مدرسہ مولوی عبدالرب والے مدرسہ فتحپوری والے جمع ہوں اور نظامی صاحب میری دی ہوئی کتاب میں سے عربی کی پانچ سطریں صحیح پڑھ دیں تو میں انھیں پانچسو روپیہ دوں گا۔ ورنہ وہ اپنے اس مسئلے سے رجوع کریں اور اخبار منادی کی وہ اشاعت جس میں نظامی

قوالی کو دینِ اسلام بتلایا ہے اور لوگوں کو اس پر مر مٹنا سکھایا ہے اور اہلحدیث کے خلاف قبر پرستوں کو اُبھارا ہے اس کی تمام کاپیاں اُسی مجمع میں آگ میں جلادیں دیکھیں فضیلت مآب اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟

سر کنم شکوہ اگر تابِ شنیدن داری ؎ سینہ بشگافم اگر طاقتِ دیدن داری

آپ کو الف بے کے تو یاد نہیں آپ عربیت سے بالکل کورے ہیں۔ صرف نحو تک تو جانتے نہیں۔ پھر آپ علمی بحثوں میں کیوں اُترآتے ہیں؟ آپ تو "مچھر بھاگا" "کھٹمل وغیرہ" تصنیفات تصنیف فرماتے ہیں۔ یا کسی سے انہیں لکھوا کر اپنے نام سے شائع کرتے رہیں۔ اور بجاریوں سے مردوں کے ساتھ ہی اپنے زندہ آپے کو بھی پجواتے رہیں۔ کلام اللہ پر آپ اصلاح دینے والے کون؟ وَمِنَ النَّاسِ کو آپ نے خوب سمجھا کہ ایک شخص تھا پھر اس کے کیا معنے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ آمَنَّا بِاللّٰهِ منافق بھی حضور کے وقت میں ایک ہی تھا؟ اور اسی قسم کی بہت سی آیتیں ہیں۔ خدا کے بندے ہر چیز کو تو چٹکیوں میں نہ اُڑاؤ۔ خدا کے کلام کی تو عزت رکھو۔ ورنہ یاد رکھو عزت کے آسمان تلے سے ہٹا دیئے جاؤگے۔ سنو خدا کے رسولؐ فرماتے ہیں مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى قَيْنَةٍ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے گانے والے سے جس نے گانا سُنا اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔

نظامی صاحب! آیئے میں اس آیت کی تفسیر آپ کو آپ کے اور میرے از کل دنیا کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سُناؤں۔ مسند احمد مسند حمیدی جامع ترمذی میں حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الخ یعنی گانے والیوں کی خرید و فروخت گانا سکھانا اور ان کی قیمت سب حرام ہے۔ اسی جیسے میں یہ آیت اُتری ہے۔ کتنا فریب ہے؟ کس قدر دھوکہ ہے؟ کہ ایک ناخواندہ شخص آج اُٹھ کر کہتا ہے کہ ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں گانا کہنا صحیح نہیں۔ بھلا ان حضرات سے جو عربی پڑھ بھی نہیں سکتے کوئی پوچھے تو؟ کہ یہ آپ مسائلِ دین میں بحث کیسے کرنے لگے۔ حضرت ابو الصہبا فرماتے

Marfat.com

ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے (جو مفسّرِ قرآن ہیں جو حبر الامہ ہیں جنھیں رسول اللہ نے اپنے سینہ سے لگا کر یہ دعا کی کہ باری تعالے انھیں کلام اللہ سکھا اور آیتوں کی تفسیر بتلا جو رسول اللہ کے چچازاد بھائی ہیں جن سے بہتر قرآن شریف کا جاننے والا نہ کوئی ہوا نہ ہو) پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں؟ آپ نے فرمایا وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ ھُوَ الْغِنَآءُ خدا کی قسم اس سے مراد گانا ہے گیت اور غزلیں ہیں قوالی اور بھجن ہیں واللہ یہی مراد ہے بخدا اسی کو قرآن حرام فرما رہا ہے۔ تین تین بار قسمیں کھا کھا کر صحابی رسول یہی تفسیر کرتے ہیں لیکن آج ایک اَن لے انسان اسے نہیں مانتا اس کا انکار کرتا ہے اور اپنی حق سوزی کا اعلان کرتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ جن پر سارے حنفی مذہب کا مدار کہا جاتا ہے وہ بھی اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس کے یہی معنی کرتے ہیں۔ اگر کسی مفسر نے اس کی تفسیر عجمی بادشاہوں کے قصّوں سے کی بھی ہو تو کیا مضائقہ ہے؟ الفاظِ قرآنیہ انہیں اور انہیں سب کو شامل ہیں۔ جو قصّوں کہانیوں میں رہ کر قرآن سے دور پڑ جائے اور جو قوالیوں اور غزلوں میں پھنس جائے دونوں اسی وعید میں داخل ہیں لیکن قصّے کہانیوں میں وہ زور نہیں جو اس شیطانی آواز میں ہے۔ اس لئے اول چیز یہی ہے۔ نظامی صاحب کبھی تم نے قرآن کے پڑھنے قرآن کے سننے پر بھی اتنا زور دیا ہے جتنا قوالی پر؟ بیانک کر آپ نے لکھا ہے کہ جان و مال سے تیار ہو جاؤ جس میں اشارہ ہے کہ تم لوگوں کو حنفیوں اور اہلحدیثوں کے خلاف اُکسا رہے ہو۔ ان سے لڑنے پر اور مرنے مارنے پر آمادہ کر رہے ہو۔ اور پھر اس دنیا میں ایک شورش برپا کر رہے ہو۔ پس دیکھو کہ قرآن کی آیت کتنی سچی اتری۔ تم نے لھو الحدیث یعنی قوالی لے لی اور تم نے ذکر اللہ سے یعنی قرآن سے روکا۔ وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنْ تَمْلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ جسے اللہ فتنے میں ڈالے اُس کا مالک کوئی نہیں ؎

ذی لیاقت ہزار ہو خواجہ ؛ ابھی ناکردہ کار ہو خواجہ

(۲) آپ خواہ کتنی ہی بے سود کوششیں کریں۔ لہو الحدیث سے غنا کو خارج نہیں کر سکتے لہو سے ملاہی اسم آلہ ہے اور ملاہی کہتے ہیں باجوں گاجوں کو جن سے راگ میں مدد لی جاتی ہے اور وہ خود راگ اور گانا ہیں۔ شریعت نے قرآن کریم کی اس آیت نے دونوں چیزیں حرام کر دیں۔ اس آیت کے ساتھ ہی آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا

حرمتِ قوالی کی دوسری آیت

بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ یعنی مسلمانوں کی صفت یہ ہے کہ وہ گانے کی مجلسوں میں شرکت نہیں کرتے بلکہ کبھی نادانستہ ایسی لغویات پر گزر ہو تو دامن بچا کر گزر جاتے ہیں۔ امام محمد ابن حنفیہ فرماتے ہیں اَللَّغْوُ ھٰہُنَا الْغِنَآءُ مراد یہاں لغو سے گانا ہے یعنی سماع و قوالی سے محترز رہنا سچے مومن اور حقیقی بندۂ خدا کی شان ہے۔ اس کے خلاف شیطان کی بندگی اور ایمان سے دوری ہے حضرت مجاہدؒ سے بھی اسکی یہی تفسیر مروی ہے۔ امام کلبیؒ فرماتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ لَا یَحْضُرُوْنَ مَجَالِسَ الْبَاطِلِ یعنی باطل کی مجلسوں میں وہ شرکت نہیں کرتے۔ لغو لغت کے معنی ہیں ہر وہ چیز جو پھینک دینے کے لائق ہو۔ ہر بیہودہ کلام بھی لغو ہے لغناً داخل ہے چنانچہ لغت عرب کی مستند کتاب قاموس میں ہے اَلسَّقَطُ وَمَا لَا یُعْتَدُّ بِہٖ مِنْ کَلَامٍ وَّ غَیْرِہٖ اسی طرح لکھا ہے کَلِمَۃٌ لَاغِیَۃٌ فَاحِشَۃٌ یعنی ہر فحش کلمہ لغو شمار کئے جانے والا لغو ہے پس گانا اور غزل قطعاً لغو ہے۔ جناب باری اس سے اپنے خاص بندوں کو دور کو روک رہا ہے۔ اب اس کی رغبت دلانے والا اور اسکی طرف بلانے والا یقیناً خدا سے جنگ کرنیوالا ہے۔ اس آیت میں زور کا لفظ ہے اس کے معنی ایں قاموس میں ہے مجلس الغنا یعنی زور کہتے ہیں گانے کی مجلس کو۔ پس ممانعت قوالی پر یہ آیت اپنے لفظوں سے دلالت کرتی ہے بلکہ ہم لغت عرب کے مطابق اس کا ترجمہ کئے لفظوں میں یہ کر سکتے ہیں کہ مسلمان لوگ وہ ہیں جو قوالی کی مجلس میں نہیں جاتے جس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ وہ نامسلمان ہیں جو قوالیوں کی مجلس میں نظر آتے ہیں۔ یہ ہے لغت اور یہ ہے تفسیر سلف جس نے قرآن کے معنی بتا دیئے۔ والحمد للہ۔

(۳) آیت سنیئے جو اس سے بھی زیادہ وضاحت والی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ یعنی مسلمانوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لغو باتیں سننے سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ آیت اول میں لَا یَشْہَدُوْنَ کا معنی یحضرون کا ہے۔ [illegible] قرینہ یہ ہے کہ اس کا صلہ "ب" نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا گیا لَا یَشْہَدُوْنَ بِالزُّوْرِ بلکہ فرمان ہوتا ہے۔ لَا یَشْہَدُوْنَ الزُّوْرَ پس گانے بجانے کی مجلسوں سے الگ رہنے پر رب العالمین نے ان کی تعریف فرمائی ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان مجلسوں والے خدا سے دور اور مستحق مذمت ہیں۔

Marfat.com

(۹) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا گانا حرام ہے یا حلال ؟ تو آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ قیامت کے دن گانا حق میں شامل ہوگا یا باطل میں شمار کیا جائیگا سائل نے جواب دیا باطل میں تو آپ نے فرمایا بس اب تو تم نے خود فیصلہ کر دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گانا باطل میں داخل ہے۔ اور باطل حرام ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ نَزْهَقُ الْحَقُّ الْبَاطِلُ رد ہے اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ہر باطل برباد شدنی اور برباد کردنی ہے۔ سردارانِ صوفیہ حضرت فضیل ابنِ عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا گانا منتر ہے زنا کا۔ امام یزید بن ولید کا فرمان ہے اِنَّ الْغِنَاءَ رَاعِيَةُ الزِّنَا گانے سننے سے بدکاری کا چسکا ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت سلیمان بن عبدالملک تو گویوں اور قوالوں کو سخت سزائیں دیتے تھے۔ اے اسلام کے رہبرو! تمہارے اس گانے بجانے نے خدا جانے کتنی پاک دامن عورتوں کو کسبیاں بنا کر چھوڑی ہیں۔ ان کی تو گنتی نہیں ہو سکتی جو تمہارے اس مرض سے اغلام کے مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ کتنے ایک نوجوان ہیں جنھیں تم نے قوالیاں سنا کر تھیٹر کا اور بائسکوپ کا عاشق بنا رکھا ہے۔ چوریاں کر کے ماں باپ کو ستا کر بیویوں کا زیور اتار کر بچوں کو بھوکا رکھ کر آج وہ باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں کے پیچھے مر رہے ہیں۔ غیرت و حمیت کو کھونے والی چیز یہی گانا ہے خواہشِ نفسانی کو بھڑکانے والی چیز یہی گانا بجانا ہے۔ اسی کی وجہ سے تمہاری خانقاہوں کی آبادی ہے۔ آج اگر یہ مزارِ شیطانی آج یہ زناکاری کے منتر آج یہ قوال اور ڈوم ڈھاڑی اور ہیجڑے اور رنگین قبروں پر نہ ملیں تو یہ میلے ٹھیلے عرس و مجلس آج ختم ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابنِ مسعودؓ فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ یعنے گانا دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جس طرح بارش کھیت کو۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی امام ابن ابی الدنیا محدث کی کتاب ذم الملاہی میں موجود ہے۔ امام ضحاک فرماتے ہیں اَلْغِنَاءُ مُفْسِدَةٌ لِلْقَلْبِ مُسْخِطَةٌ لِلرَّبِّ یعنے غنا سماع دل کو بگاڑنے والی اور خدا کو ناراض کرنے والی چیز ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بچوں کے استاد کو لکھا تھا کہ لِيَكُنْ اَوَّلَ مَا يَعْتَقِدُوْنَ مِنْ اَدَبِكَ

Marfat.com

بُغضُ الملاهی التی بَدؤُها من الشیطانِ وعاقبتُها سخطُ الرحمٰن وذلک بلغنی عن الثقاتِ من اَهلِ العلمِ عن صوتِ المعازفِ واستماعِ الاغانی واللہجِ بہا ینبتُ النفاقَ فی القلبِ کما ینبتُ العشبُ علی الماءِ

یعنی سب سے پہلے تم میری اولاد کے دلوں میں باجوں گاجوں اور راگ رنگینوں کی نفرت ڈالنا ان کی ابتدا شیطان کی طرف سے ہے اور ان کی انتہا خدا کے رحمان کی ناراضگی ہے۔ مجھے اپنے زمانہ کے نہایت ثقہ علماء سے یہ بات پہنچی کہ اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ جیسے بارش سے گھاس پیدا ہوتی ہے۔

ایک موقوف حدیث میں ہے کہ جب ابلیس راندۂ درگاہ باری ہو کر زمین پر پھینکا گیا تو اس نے کہا میرا عمل جادو ہے میرا قرآن شعر اور غزل گانا ہے۔ میری کتاب جسم کو گودنا ہے۔ میرا کھانا مردار ہے اور وہ جانور جو نام خدا پر ذبح نہ کیا جائے۔ میرا پانی نشہ آلود چیزیں ہیں۔ میرا مکان بازار ہیں۔ میری آواز باجے گاجے ہیں۔ میری شکاری جال اور پھندے عورتیں ہیں۔ طبرانی میں یہ روایت الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے کہا الٰہی میرا مؤذن کون ہے؟ فرمایا گیا باجے گاجے۔ اس نے کہا الٰہی میرا قرآن کیا ہے؟ فرمایا گیا شعر اشعار اور گانے الخ اور صحیح حدیث میں ہے نَفثُہُ الشِّعرُ ابلیس کا پھونکنا یہی شعر گوئی اور گانا اور شعر اشعار غزلوں کا پڑھنا ہے۔ الغرض سماع وغنا شیطانی قرآن ہے اور وجد رقص یہ شیطانی نماز ہے۔ باجے گاجے یہ شیطانی نماز کے مؤذن ہیں۔ امام اور قوال اور گویا ہے اور مجلس قوالی کے تمام حاضرین اہل ابلیسی نماز کے مقتدی ہیں۔

معاذ اباللہ!

اے قوالیوں کے شیدائیو! میرا ایمان ہے کہ تم مسلمان ہو تم کو ان نام کے صوفیوں نے گمراہ کیا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ درمیان سے کریں قوالوں کو خوبصورت جوان لونڈوں کو کسی قبر پر جمع کریں۔ ان سے خوش گلوئی کے ساتھ ستار اور ڈھولک کے ساتھ تان اور لے کے ساتھ گانا گوائیں۔ اور تم کو بیٹھا نیم خوش ہو۔ ان کے پاؤں ڈالے ہو کے نیلے پیلے پر چڑھاوے کے نام سے کچھ چڑھاوا چڑھے لیں اور لیں جو یہ بناتے ہیں اور تم جوتیاں چٹخاتے وہاں سے واپس آجاؤ۔ اس لئے میں بتاتا ہوں میرا دل گواہی

Marfat.com

دیتا ہے کہ جب تمہیں اللہ کی باتیں اللہ کے رسول کی حدیثیں اس کے خلاف سنائی جائیں گی تو اس کارِ شیطانی سے تم باز آ جاؤ گے جب تم دیکھنے والے ہی نہ جاؤ گے تو یہ ناچنے تھرکنے والے خود ہی گت بھول جائیں گے۔ وہ قوال اور گویئے خود ہی آنا بند کر دیں گے۔ اب قبر پر چادر ہو گی نہ ہائے ہوئی ہو گی۔ نہ شور و غل ہو گا۔ بہت کو بھی آرام مل جائے گا نابیا پیٹنے والے ہیجڑے بھی کسی کام کاج پر لگ جائیں گے اور گویئے بھی کوئی معاش کی صورت نکال لیں گے۔ اور مسلمان ان مفت خوروں کی بار برداری سے نجات پالیں گے اس لئے آؤ میں تمہیں ترمذی شریف کی ایک صحیح حدیث سناؤں۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نزع کے عالم میں ہیں۔ حضورؐ جاتے ہیں بچے کو اپنی گود میں لے لیتے ہیں اس کی روح نکل جاتی ہے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ حضورؐ آپ تو اس سے لوگوں کو منع فرماتے تھے۔ پھر یہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے آنسو بہانے کو تو حرام نہیں کیا میں نے تو دو احمق آوازوں سے منع کیا ہے صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَةٍ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ وَمَزَامِيْرِ شَيْطَانٍ الخ ایک تو وہ آواز جو گانے کی نغمہ اور لَے والی ہو لہو و لعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ ہو۔ دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت منہ نوچنے کپڑے پھاڑتے اور نوحہ کرنے کے ساتھ ہو۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو حسن کہتے ہیں۔ پس گانے کی آوازوں کو اللہ کے رسولؐ احمقانہ آوازیں فرما رہے ہیں اس سے منع فرما رہے ہیں۔ باجوں کو شیطانی آلات فرما رہے ہیں۔ اب اس حدیث کا منکر بھی جو باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں قوالیوں اور مجلسوں کا شیدائی رہے۔ وہ سوچ لے کہ خدا کو کیا جواب دے گا؟ اور پیغمبر کی نافرمانی کر کے کس سے شفاعت کی آرزو کرے گا؟ نظامی مسکین تو کیا خاک سمجھیں گے۔ لیکن سمجھدار مسلمانوں سے ہماری اپیل ہے کہ کیا اس کے بعد بھی باجوں گاجوں اور گانے بجانے کی حرمت میں کوئی کلام رہ گیا؟ اگر ایسی صاف دلیلیں بھی کسی چیز کی حرمت کو ثابت نہیں کر سکتیں تو واللہ پھر شریعت میں کوئی بھی چیز حرام نہ رہیگی۔ حضورؐ کا اس حدیث میں یہ فرمانا اِنَّمَا نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ یہ صاف حرمت کا صیغہ ہے۔ مسلمانو! نظامی اس کا حکم کر رہا ہے۔ رسولِ رحمانی اس کی ممانعت کر رہے ہیں۔ اب تمہیں اختیار ہے۔ نظامی سنو یا محمدی؟ اسے حضورؐ صاف اور

Marfat.com

نفس وبخور کا کام کہہ رہے ہیں اور نظامی اُسے ثواب کا اور عبادت کا کام بتلا رہے ہیں
الہو کس کی مانوگے؟ ؎

جانتے ہیں حال دل عاقل قیافہ دیکھ کر ؎ خط کا مضموں بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر

امام حسن فرماتے ہیں صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نَغْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ یعنی دو آوازیں ملعون ہیں۔ گانے باجے کی لے دار آواز اور نوحہ و بکا کی مصیبت بھری پکار۔ اے تصوف کے سلسلہ سے ارادت اور عقیدت بتلانے والو۔ سید الطائفہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول سنو۔ آپ فرماتے ہیں صَوْتَانِ قَبِيْحَانِ فَاحِشَانِ عِنْدَ نَغْمَةٍ اِنْ حَدَثَتْ وَعِنْدَ مُصِيْبَةٍ اِنْ نَزَلَتْ ذَكَرَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَجَعَلْتُمْ اَنْتُمْ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ حَقًّا مَّعْلُوْمًا لِّلْمُغَنِّيَةِ وَلِلنَّائِحَةِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ یعنی دو آوازیں نہایت بد ہیں نعمت کے وقت گانے کی اور قوالی کی آواز اور زحمت کے وقت نوحے کی اور مرثیے کی آواز۔ ایمانداروں کے بارے میں قرآن فرماتا ہے ان کے مالوں میں ساجھا ہے مسکینوں کا خواہ وہ مانگیں یا نہ مانگیں لیکن افسوس تمہارے مالوں میں خوشی کے وقت گویوں قوالوں اور رنڈیوں اور بھڑوؤں کا ساجھا ہے۔ اور مصیبت کے وقت نوحہ گروں اور مرثیہ خوانوں کا حصہ ہے۔

(۵) مسلم برادری کے ممبرو! قرآن پاک میں آپ نے پڑھا ہوگا۔ رب العزت نے شیطان کو پھٹکارتے ہوئے فرمایا۔ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ انہیں تو اپنی طاقت بھر اپنی آواز کے ساتھ بہکاتا۔ بعد اس سے مراد بھی یہی گانا بجانا ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صَوْتُهُ الْغِنَآءُ آواز شیطانی یہی گانا گانا ہے۔ آپ سے یہی مروی ہے کہ صَوْتُهُ الْمَزَامِيْرُ یعنی شیطانی آواز یہی باجے ہیں پس قوال اور ان کے عشاق سب شیطانی صداؤں پر مرمٹنے والے اور شیطانی آواز پر کھچے چلے آنے والے ہیں۔ یہ اُسی کی اطاعت میں منڈلیاں جماتے ہیں اور اُسی کے اشاروں پر گتیں بھرتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں بھجن دیکھ کر ان حضرات نے قوالی ایجاد کر لی ہے۔ پس جو حکم اُن کے بھجنوں کا ہے یہی حکم ان کی قوالیوں کا ہے۔ مسلمانو! قرآن میں تو سب کچھ تھا۔ آہ! ہم کہاں بھٹک گئے۔ سنو قرآن فرماتا ہے۔ اَلَا لِذِكْرِ

Marfat.com

لااِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ اطمینان دل ذکر اللہ میں ہے نہ کہ شیطانی گانے بجانے میں
مسلمانو! تم میں سے کون ہے؟ جو تھیٹر کو بائسکوپ کو برا نہ جانتا ہو لیکن تمہیں معلوم
ہوگا کہ حسن نظامی نے نو آج تک کوئی تھیٹر کوئی بائسکوپ نہیں چھوڑا اور اس کے
اخباروں اور رسالوں میں ان پر ریویو ہوتا ہے۔ وہ ان کے ایکٹروں ایکٹریسوں اور
اداکاروں کی تعریف کا پل باندھتا ہے۔ وہ ناچ گانا تھیٹر بائسکوپ کھلے بندوں دیکھتا
ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسے کوئی اپنا پیر اور دینی رہبر کیسے مان لے گا۔ ؎

سُن کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی۔

عقائد کے لحاظ سے یہ حضرت پورے پورے بھرے کھرے ہیں! اس لئے کہ ان
کے نزدیک ہر انسان بلکہ ہر جانور کیڑا مکوڑا بھی خدا ہے۔ منادی کے اسی پرچے میں لکھتے
ہیں "جو آدمی بول رہا ہے اور جو آدمی سن رہا ہے وہ بھی غیر اللہ نہیں ہے" پس یہ
شخص خدا پرست نہیں بلکہ انسان پرست ہے۔ اس کی علمیت کا یہ حال ہے کہ لفظ سِرّ
لکھتا ہے اور اسے بھید اور راز کے معنوں میں ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ اصل لفظ سِرّ ہے
ایک ر کو ہضم کر جاتا ہے۔ اس شخص کی سرکشی اور بے باکی کا یہ حال ہے کہ اسی منادی
بابت ۲ر جولائی میں لکھتا ہے کہ "تصوف کے سوا جو کچھ ہے" "وہ انسانوں کو گھبرانے
اور بھڑکانے والی چیزیں ہیں" یعنی اس کے نزدیک قرآن حدیث سب گھبرانے
اور بھڑکانے والی چیزیں ہیں، یہ گانے بجانے کے منع کرنیوالوں کو شیطان لکھتا ہے
انہیں پیکر ابلیس لکھتا ہے۔ حالانکہ چاروں امام رح فقہا محدثین تابعین صحابہ سب کے
سب اس کے منکر تھے پس اس کے نزدیک یہ پیکر ابلیسی اور شیطان ہیں۔ خود مانتا
ہے کہ ایک بڑی جماعت قوالی اور سماع کی مخالف ہے۔ مگر پھر کہتا ہے کہ سماع کا
شوق باوجود اس کے ترقی پر ہے۔ گویا یہ اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ اور کیوں
جناب! بائسکوپ کا شوق کیا ترقی پر نہیں۔ رنڈیوں کا پیشہ کیا ترقی پر نہیں۔ پس
آپ کے نزدیک یہ سب بھی حق ہی حق ہوگا۔ آپ کو اس کی اشاعت کی ضرورت ہی
کیا ہے؟ یہ تو قدرت کا اصول ہے حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جہنم خواہش کی
چیزوں میں ہی پوشیدہ ہے۔ نیک بنانے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ بد بنانے کے
لئے کسی دنیا میں کسی کوشش کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ مسجدوں سے بہت بڑے

مجمع اسکولوں میں ہوتے ہیں۔ وعظ کی مجلس سے زیادہ زینت تھیٹر کی ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی تعداد سے زیادہ تعداد کفار کی ہے۔ تو کیا یہ سب چیزیں حق ہو گئیں؟ سنو! قرآن خواہش پرستوں کو کافر کہتا ہے۔ فرمان ہے اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ۔ پھر جو تہمتیں آپ نے حضرت شاہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ پر رکھی ہیں یہ سب آپ کی اپنی گھڑت ہے جھوٹ ہے اور اگر بالفرض کسی نے کچھ کہا یا کیا ہو تو وہ نبی نہیں جو اس کا قول فعل حجت ہو۔ مسلمان مکلف ہیں اس کی ماننے کے جس کا کلمہ وہ پڑھتے ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس کی بے ادبی اور گستاخی ملاحظہ ہو لکھتا ہے "دو منکرین صرف ایک آیت کو گاتے پھرتے ہیں" نظامی صاحب توبہ کیجئے ورنہ آپ کے کفر میں کیا شک رہا کہ آپ نے قرآن کی بے ادبی کی اور اس کی تلاوت کو گانا کہا۔ کوئی آریہ اگر یہ الفاظ کہتا تو مسلمان اس کے سر ہو جاتے لیکن تعجب ہے کہ یہ شخص باوجود اپنے تئیں مسلمان کہنے کے قرآن پاک کی تحقیر و توہین کرتا ہے۔ اس کی تحریف قرآن ملاحظہ ہو وَمِنَ النَّاسِ کا مفہوم یہ بیان کرتا ہے کہ "ایک آدمی ایسا ہے" پھر وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا کی نسبت لکھتا ہے "اس لہو الحدیث کو مسخراپن بناتا ہے" حالانکہ ھا کا مرجع سبیل ہے نہ کہ لہو الحدیث۔ مذکر ہے ضمیر مؤنث ہے لیکن خواجہ صاحب میں علمیت یا عربیت ہو تو انہیں اس کا پتہ چلے۔ یہاں تو گنوار کا لٹھ ہے۔ جہاں [illegible] جو چاہا ہانک دیا۔

لیکن شانِ خدا ہے اس کی اپنی زبان سے حق نکل ہی گیا۔ لکھتا ہے "حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور رسول مقبول نے گانے کو بھی لہو فرمایا ہے" اے منکر شخص اب بس کرو۔ جب حضور نے گانے کو لہو فرمایا۔ اور اس آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِیۡ الخ میں لہو والوں کو عذاب مہین اور عذاب الیم کی خبر دی گئی ہے تو خود گانا ان میں داخل نہ کرو۔ جو شان نزول اس کا آپ نے لکھا ہے اس میں اسی کا ذکر ہے پھر اس سے بچتے کیوں ہو؟ آپ نے خود لکھا ہے کہ ان باتوں میں جھوٹ اور مبالغہ ہوتا تھا۔ پس لہو الحدیث اب بقول آپ کے جھوٹ اور مبالغہ والی باتیں ہوئیں۔ شعروں میں یہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ اس کا نام لہو الحدیث ہو گیا اور اس کے گانے والوں اور سننے والوں کے لئے اہانت والے المناک عذاب

Marfat.com

خدا کے ہاں ہیں شاعری کی تو جان مبالغہ اور جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ مثل مشہور ہے اَعْذَبُهَا اَكْذَبُهَا۔ سب سے اچھا اور لذیذ شعر وہ ہوتا ہے جس میں سب سے زیادہ جھوٹ اور مبالغہ ہو۔ پس بقول آپ کے بھی آپ کو گانا گوانے اور گانا سننے اور گانا گنوانے سے محترز رہنا چاہیئے۔ ورنہ المناک اور رُسوا کن عذابوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے ہم تو پھر بھی بطورِ نصیحت کہیں گے کہ اگرچہ خواہشِ نفس کے خلاف ہو اُس گانے بجانے کو اور اُس کے سُننے کو چھوڑو۔ تاکہ خدا کے ہاں لذت و سرور نصیب ہو۔ ؎

آگ میں کود کے پروانہ جو بیہوش ہوا ٭ جس کی اُلفت میں جلا اُس سے ہم آغوش ہوا

ہم نے اس سے پہلے گانے کی حرمت پر پانچ آیتیں نقل کی ہیں۔ اب ایک آیت اور سن لیجئے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝ یعنے کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ اور ہنس رہے ہو اور روتے نہیں؟ اور گانا گا رہے ہو؟ سامدون کا لفظ اسم فاعل ہے سمود سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَلسُّمُوْدُ الْغِنَاءُ فِيْ لُغَةِ حِمْيَرَ یعنی سمود کے معنی گانے کے ہیں۔ عرب شاعر ابوزبید سمود کو اپنے شعر میں گانے کے معنی میں لایا ہے کہتا ہے ؎

وَكَانَ الْخَرِيْفُ فِيْهَا غِنَاءً ٭ لِلنَّدَامٰى مِنْ شَارِبٍ مَسْمُوْدٍ

امام لغتِ عرب ابو عبیدہ کہتے ہیں اَلْمَسْمُوْدُ الَّذِيْ غُنِّيَ لَهٗ جس کے لئے گانا گایا جائے اُسے مسمود کہتے ہیں۔ عکرمہؒ کہتے ہیں کفار کی یہی عادت ہے کہ وہ قرآن کریم کو سُننے کے بدلے گانا سنا کرتے ہیں۔ اِذَا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَغَنَّوْا ان آیتوں کے بعد جن سے گانے کی گانا سُننے کی اور باجوں کی اور باجے سُننے کی ممانعت و حرمت ثابت ہوئی۔ اب میں آپ کو حسن نظامی صاحب کی وارد کردہ دلیلیں دکھاتا ہوں جن کے جوابات بھی ساتھ ہی عرض کر دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد ہم آپ کو وہ حدیثیں سنائیں گے جن میں ان چیزوں کی صاف حرمت و ممانعت اللہ کے نبی ﷺ کے لفظوں میں ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

بخاری شریف کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ عید کے دن حضورؐ کے ہاں دو لڑکیاں دف پر گانا گا رہی تھیں الخ۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اس

137400

Marfat.com

حدیث میں ہے کہ اُس وقت حضرت ابوبکر آئے اور فرمایا مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے حضور کے سامنے یہ شیطانی باجا کیسا؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قولِ صدیق رضی اللہ عنہ کی تردید نہیں کی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ شیطانی باجہ ہے۔ دوسرا جواب ہے کہ اسی حدیث میں ہے کہ عِنْدِیْ جَارِیَتَانِ میرے ہاں دو لڑکیاں تھیں اور شریعت میں ہے کہ بلوغت سے پہلے بچے شریعت کے مکلف نہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ گانا عشق عاشقی کا نہ تھا۔ یہ اشعار زلف اور کمر کی تعریف کے نہ تھے بلکہ اسی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ يُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ یعنے حربِ بعاث میں اعراب نے جو شجاعت و تہوّر کے اشعار کہے تھے کہ جو جنگ کے اور دل بڑھانے کے اشعار تھے انھیں پڑھ رہی تھیں۔ یہ جنگ بعاث ہجرت سے تین سال قبل اُوس و خزرج قبائل میں ہوئی تھی۔ پس ایسے اشعار کا پڑھنا اور طنبورے اور ستار پر غزلوں اور ٹھمریوں کا گانا ایک حکم میں کیسے ہو سکتا ہے؟ تمہارے ان گانوں کا قیاس اِن اشعار پر ایسا ہی ہے جیسے پیشاب کا قیاس پینے کے پانی پر بلکہ اس سے بھی بُرا اور بدتر۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ یہ دن عید کا تھا جو مسلمانوں کی خوشی کا دن شریعت نے مقرر کر رکھا ہے چنانچہ خود اسی حدیث میں ہے کہ وہ دن عید کا تھا۔ وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ ایسے دن لڑکیوں کا ایسے خیر اشعار کو پڑھ سُنانا اور بات ہے اور زناکاری کے شہوت بھڑکانے کے ترغیب شراب و کباب کے اور حسن عالمتاب کے گانے اور وہ بھی سُر والے باجوں پر چیز ہی اور ہے۔ پانچواں جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ڈانٹتے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں گھر سے باہر کر دیا۔ چنانچہ اسی حدیث میں ہے غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا میں نے انھیں نکل جانے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں لڑکیاں چلی گئیں۔ چھٹا جواب یہ ہے کہ دف اُسے کہتے ہیں جس میں گھنگرو نہ ہوں۔ گھنگرو دار کو عربی میں مِزْہَر کہتے ہیں۔ پس دف وہ باجہ نہیں جو اس زمانہ میں مروّج ہیں۔ اس زمانہ کے باجوں کو دف پر قیاس کرنا یہ بھی قیاس مع الفارق۔ ساتواں جواب اس کا یہ ہے کہ حضور نے نہ اس پر توجہ فرمائی نہ اُسے سُنا بلکہ اس حدیث میں ہے فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ حضور آئے اور بستر پر

Marfat.com

منہ پھیر کر لیٹ گئے۔ یہ تھا نا خوشی کا عملی اظہار بلکہ مسلم شریف کی روایت میں لفظ "تسجی" کا بھی ہے یعنی آپ نے اپنے منہ پر کپڑا اوڑھ لیا۔ پس نہ آپ نے سُنا نہ اُسے پسند فرمایا۔ لڑکیاں تھیں۔ عید کا دن تھا۔ اشعار بُرے نہ تھے۔ تاہم نہ آپ نے سُنے نہ پسند فرمایا۔ بلکہ کروٹ بدل کر منہ پھیر کر کپڑا اوڑھ کر اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے۔ آٹھواں جواب یہ ہے کہ اسی حدیث میں ہے وَدَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَانْتَهَرَنِیْ اور زہری کی روایت میں یہ بھی ہے فَانْتَهَرَهُمَا یعنے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آتے ہی مجھے الگ ڈانٹا اور ان دونوں لڑکیوں کو الگ دھمکایا۔ اگر بقول موجودہ بدنام کنندہ شریعت صوفیہ کے یہ ایک عبادت ہے تو کیا عبادت سے روکا جاتا ہے؟ اور اس سے ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے؟ حضور نے گانا بجانے کی رخصت پھر بھی نہیں دی۔ بلکہ صدیق اکبر کو صرف اتنا فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو عید کے دن کی وجہ سے مزید ڈانٹ ڈپٹ سے روک دیا۔ چنانچہ اسی حدیث میں ہے یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّھٰذَا عِیْدُنَا لیکن گانا سُننے کی نہ خواہش کی نہ کوئی بلکہ اُسی وقت وہ لڑکیاں آپ کے گھر سے نکال دی گئیں۔ دسواں جواب یہ ہے کہ جتنا حضور کے سامنے ہوا اُتنا ہی زیادہ سے زیادہ اب ہو جائے۔ یعنی نابالغ بچیاں جو گانا نہ جانتی ہوں۔ عید کے دن کسی گھر میں کسی سچے واقعے کے شجاعت و مردی کے اشعار جو انہیں یاد ہوں قدرے کسی عورت کو سُنا دیں۔ نہ یہ کہ بزرگوں کی قبروں پر دھما چوکڑی مچائی جائے۔ رات رات بھر کی مجلس ہو۔ ہائے ہوئی کا شور ہو۔ باجوں کا قیامت خیز ہنگامہ ہو۔ امرد لڑکے ہوں۔ رنڈیاں گا رہی ہوں۔ بھڑوے سارنگی اور طبلے ٹھنکھناتے ہوں۔ صوفی حضرات تالیاں پیٹتے ہوں۔ کوٹھے لگانے ہوں۔ ناچنے اور رقص کرتے ہوں محلے میں قوالی ہو تو اہلِ محلہ کی نیند اچاٹ ہو جائے۔ معشوقوں کے سراپا کا بیان ہو۔ ایک ایک عضو کی جدا گانہ تعریف ہو۔ رخسار و زلف کے اوصاف ناز و نخرے کے انداز کا بیان ہو۔ عورتیں سن سن کر شہوت کا گیت بجائیں۔ مردوں کے سر پر عشق کا بھوت عمال کھیلنے لگے، ہم تو اس کی دلیل مانگتے ہیں۔ کسی لڑکی کا کسی دن اپنی قوم کے بہادروں کی بہادری کے واقعات کو اشعار میں ادا کرنا انہیں قوالیوں سے اور ہائے ہو نیم سے طبلوں سے اور باجوں

آٹھواں جواب

نواں جواب

دسواں جواب

کیا ہو رہا ہے؟ گیارھواں جواب۔ فقہ حدیث پر غور کرنے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرام حضور کی غنا کی ممانعت کو سُن کر یہ طے کئے ہوئے تھے کہ گانا کسی حال میں کسی طرح کسی دن کسی وقت جائز نہیں۔ اسی لیے حضور نے اس گانے کی علت عید کا ہونا بتلا کر صدیق رض کے غصے کو فرو کر دیا۔ بارھواں جواب۔ اگر خلیفۂ اوّل کے نزدیک گانا حرام نہ ہوتا تو آپ اللہ کے رسول ﷺ کی موجودگی میں اتنی جرأت نہ کرتے۔ نہ اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو ڈانٹتے۔ نہ اُن غیر بالغہ لڑکیوں کو دھمکاتے۔ تیرھواں جواب۔ پھر حضور نے حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ نہیں فرمایا کہ گانا ہی حلال ہے۔ پھر تم کیوں رد کرتے ہو؟ بلکہ ان کے سامنے وہ چیز پیش کی جو ان کے ذہن میں اور اُن کے علم میں نہ تھی یعنی اُس دن عید کی خوشی کا ہونا۔ پس اظہارِ خوشی کے طور پر جائز اشعار کا بند گھر میں پڑھ لینا اور شئے ہے اور تمہارے یہ ناپاک مجمعے اور شئے ہیں۔ چودھواں جواب یہ کہ اسی حدیث میں ہے وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ یعنی یہ لڑکیاں گانے والی نہ تھیں۔ دوسری حدیث میں ہے مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ یہ انصار کی لڑکیاں تھیں۔ پس گانا نہ جاننے والوں کے منہ سے اشعار کا بلا ترنم سُننا اور قوالوں اور گویوں مردوں عورتوں کی زبان سے خوش گلوئی اور ناز و انداز کے ساتھ زیر و بم اُتار چڑھاؤ سے باقاعدہ گانا سُننا کیا ایک چیز ہے؟ پندرھواں جواب یہ ہے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ تشریح کہ وہ گانے والی مغنیہ عورتیں نہ تھیں سے ظاہر ہے کہ گانے والیوں سے گانا سُننا خود بائی صاحبہ کے نزدیک بھی حرام تھا۔ پس وجہ جواز میں ان سب چیزوں کا دخل ہے۔ اشعار جو حرام نہ ہوں۔ سنانے والے گانے والیاں نہ ہوں۔ عید کی خوشی کا دن ہو۔ وہ عمدہ نہ کہ بھاؤ بتا کر انداز جتا کر ہاتھ نچا کر۔ دم سے چڑھا کر ترنم کے ساتھ شیریں آوازی کے ساتھ سامعین کو متحرک کر دینے والے اور پردوں کے پیچھے سے سامنے لانے والے اشعار پڑھے جائیں۔ اور دلیل میں دو معصوم بے تکلف بچیوں کا اپنے بڑوں کی بہادری والے واقعات کو نظم میں سُنا دینا پیش کیا جائے۔ سولھواں جواب۔ عید رت کو آپ کے ان نو ساختہ باجوں سے کیا نسبت؟ اس میں نہ کوئی مزہ ہوتا ہے نہ تال۔ بخلاف تمہارے باجوں کے جو یقیناً بدترین لہو و لعب کے ہیں: —

ستر ھواں جواب۔ اے نام کے صوفیو! تم دھما چوکڑی مچاتے ہو اور آیات و

Marfat.com

احادیث سے بڑھکر درجہ اس گانے کو دیتے ہو اور جو حدیث تم پیش کرتے ہو اس میں تو ہے کہ حضور کروٹ لے کر منھ پھیر کر بلکہ منہ پر کپڑا ڈالکر لیٹ رہے نہ کہ آپ نے کوئی دلچسپی لی ہو یا اُسے خوشی سے سُنا ہو۔ پس اصل اپنی جگہ باقی رہی اور زیادہ سے زیادہ اتنا کوئی جائز رکھ سکتا ہے جتنا اس حدیث میں مروی ہے وقت اور کیفیت کے لحاظ سے نہ یہ کہ انگور کھانا حلال ہے اس لئے اس کے شیرے سے جو شراب نشہ آور بنے وہ بھی حلال ہو جائے۔ یا عید والے دن حبشیوں کا بنوٹ کے اور تلوار کے کرتب دکھانے سے آپ جیسا کوئی شطرنج اور گنجفہ وغیرہ کھیلوں کو حلال کہنے لگے؟۔

اٹھارہواں جواب:۔ اسی حدیث میں ہے کہ غَمَزَهُمَا فَخَرَجَتَا میں نے ان دونوں لڑکیوں کے ٹھوکا مارا اور وہ اُٹھکر چلی گئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ نہیں فرمایا کہ کیوں نکالدیا؟ اگر یہ کوئی نیک کام ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت عائشہ انہیں اس طرح نکالدیں اور حضور اس پر انکار نہ فرمائیں۔ انیسواں جواب:۔ غنا اور مغنیات شرعاً وہ چیز ہے کہ حضور فرماتے ہیں لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنِّيَاتِ وَلَا شِرَآءُهُنَّ فتح پ ۲۶ ص ۱۸ یعنی مغنی و مطرب گانے بجانے والوں اور والیوں کی خرید و فروخت بھی شرعاً حرام ہے۔ بیسواں جواب۔ فتح پ ۱۱ ص ۱۱۳ میں ہے فِيهِنَّ اُنْزِلَ اللّٰهُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں خریدنا لھو الحدیث مول لینا ہے جو خدا کے نزدیک مذموم ہے۔ سنئے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام کھیل تماشے لہو لعب باطل ہیں سوائے تین کے اوّلاً تو شغل تیر اندازی (بندوق کی نشانہ بازی) وغیرہ دوسرے گھوڑے وغیرہ کی سواری۔ تیسرے اپنی بیوی سے دل لگی۔ پھر آپ نے یہ لونڈ کا مہینہ یعنے قوالوں سے دل لگی۔ اور کھیل اور قوالی کا حال کہاں سے نکالا؟

اتنا تو ہم مانتے ہیں کہ نظامی صاحب ہیں بڑے ہوشیار اور بہت ہی طرار اور ایک ان پر ہی کیا منحصر ہے جو شخص جس قدر خدا سے کم ڈرے گا اتنا ہی وہ بے باک اور بے شرم ہو گا۔ ابن ماجہ کا حوالہ دے کر آپنے جو لکھا ہے وہ انہی کے الفاظ میں سُنئے۔ منادی۔ دہلی ۲ر جولائی ۱۹۳۷ء میں ص ۶ کالم ۳ کے شروع میں ہے۔

اٹھارہواں جواب۔ انیسواں جواب۔ بیسواں جواب

نظامی صاحب کی دور کی دلیل

Marfat.com

دوسری حدیث ابنِ ماجہ نے جو صحاح ستّہ کی مشہور کتاب ہے باب الغناء والدف میں حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے جس میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک کوچے میں جا رہے تھے کہ چند لڑکیوں کو دیکھا جو دف نالیاں بجا بجا کر یہ شعر گا رہی تھیں۔ ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں۔ خوش نصیب ہیں کہ محمدؐ ہمارے پڑوسی ہیں۔" یہ گانا سن کر حضور وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔" اسے لکھ کر پھر لکھتے ہیں "پس اگر گانا اور تالیاں بجانا اور دف بجانا حرام ہوتا تو رسول اللہ اس کو کیوں سنتے۔"

جواباً گذارش ہے کہ نظامی صاحب علم سے جہاں کورے ہیں وہاں صداقت و دیانت سے بھی بالکل خالی ہاتھ ہیں۔ کتاب ابنِ ماجہ ہمارے سامنے کھلی رکھی ہے اس میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ ؎

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ؛ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّي لَاُحِبُّكُنَّ

یعنی حضور مدینہ شریف کے کسی حصہ سے گذر رہے تھے کہ ناگہاں کچھ لڑکیاں دف پر یہ شعر پڑھ رہی تھیں۔ "ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں واہ خوش نصیبی کہ محمدؐ ہمارے پڑوسی ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے مجھے تم سے محبت ہے۔" الفاظ اور ترجمہ ناظرین کے سامنے ہیں۔ حسن نظامی نے "تالیاں بجا بجا کر" اور "یہ گانا سنکر حضور وہاں کھڑے ہو گئے" یہ دونوں فقرے حدیث میں اپنی طرف سے ایزاد کر لئے۔ انھیں معلوم نہیں۔ حضورؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو میرے نام سے وہ کہے جو میں نے نہیں کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں مقرر کر لے۔ پس جس چیز کے درپے یہ قوالی پرست حضرات ہیں وہ اس میں تھی نہیں۔ یہ بھی لڑکیاں تھیں جو غیر مکلف ہیں۔ یہ اشعار بھی بڑے نہ تھے دف پر تھے نہ کہ رلانے والے باجوں پر۔ یہ لڑکیاں بھی گانے والیاں نہ تھیں۔ ہونہار جیسے شریف خاندان کی بچیاں تھیں۔ جو حضور کی خوش آمدید پڑھ رہی تھیں تالیاں نہیں بجا رہی تھیں۔ تاہم نہ حضورؐ وہاں کھڑے ہوئے نہ ان کے گانے کی

داد دی۔ نہ اسے رغبت سے سُنا۔ نہ وجد آیا نہ نالۂ سُر کی تعریف فرمائی۔ نہ اُن لڑکیوں کا یہ مقصد تھا۔ اُن کا مقصد صرف اظہارِ حُبِّ حبیبُ اللہ تھا۔ اس کا جواب آپ نے دیدیا کہ تم انصار کی محبت میرے دل میں بھی ہے۔ کہاں چلتے پھرتے اور آتے جاتے کسی شعر کا کان میں پڑجانا جو معنیً بھی درست ہو؟ اور کہاں بخت قوال کو سُر دُھنے سے بلواکر۔ اشتہار دیکر مجلس رچاکر ہار مونیم اور طبلوں پر بزرگوں کی قبروں پر مسجدوں میں شور وشر کے ساتھ گوانا بجوانا تالیاں پٹوانی اور پھر خود ہیجڑوں کی طرح گتیں بھرنا کوٹھے مارنا ناچنا اور تھرکنا؟ یاد رکھو دلیل اُسے کہتے ہیں کہ جو کرتے ہو اس کا ثبوت دو۔ ورنہ تقریب تام نہیں رہتی۔

اہلحدیث پر جہاں بہت سی تہمتیں لگائی گئی ہیں۔ وہاں ایک بہتان اُن پر یہ لگی ہے کہ یہ پیروں فقیروں صوفیوں اور ولیوں کے قائل نہیں۔ انہیں نہیں مانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہلحدیث انھیں مانتے تو ضرور ہیں لیکن ماننے کے طریقے میں اور خود ان بزرگوں کی شناخت میں البتہ فرق ہے۔ ہمارے دوست تو کہتے ہیں اور برملا کہتے ہیں۔ مانتے ہیں اور علی الاعلان مانتے ہیں کہ جو بھی جوگیے کپڑے پہن لے ضربیں لگانے لگے ہو حق کرنے لگے بہکی بہکی بکواس بکنے لگے وہ فقیر بھی ہے پیر بھی ہے صوفی بھی ہے ولی اللہ بھی ہے اور جو اس سے آگے بڑھ جائے یعنی گانجا بھنگ گھوٹنے لگے طبلے کی تھاپ اور سارنگی کے سروں پر مست ہوجانے لگے۔ خوش الحان گوئیے کے اُتار چڑھاؤ پر تھرکنے لگے۔ نماز روزہ ترک کر بیٹھے تو یہ حضرات اسے خدا رسیدہ ہونے کی سند دیدیتے ہیں۔ اور اگر کپڑے پھاڑنے لگے اور مادرزاد ننگا رہنے لگے تو تو ان کے نزدیک فنا فی اللہ کے درجے میں پہونچ گیا۔ اہلحدیث ان چیزوں کو شانِ ولایت و صوفیت قرار نہیں دیتے ان کے نزدیک سچا صوفی کامل ولی وہ ہے جس کا باطن تقوے سے اور جس کا ظاہر سنت سے آراستہ و پیراستہ ہو۔ اسی طرح ماننے کا طریقہ دونوں فریق کا بالکل جداگانہ ہے۔ فریقِ اول تو ان بزرگوں کو خدائی خزانوں کے مالک زمین آسمان کے منتظم بھلائی برائی پر قادر وغیرہ مانتے ہیں پھر ان کے نام کے ورد و وظائف ان کا تصورات میں غائبت ان کی چوکھٹ چومنا ان کے سامنے ماتھا رگڑنا زندگی میں اور انتقال کے بعد

Marfat.com

اِن سے حاجتیں اور مرادیں طلب کرنا وغیرہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اِن کے برخلاف جماعت اہلحدیث اِن کی بزرگی اور نیکی کی قائل ہو کر مطابق شرع نیک اعمال میں اِن کی اتباع کر کے دل میں اِن کی تکریم رکھ کر بعد از انتقال ان کے لئے دعائے خیر کر کے اپنے ماننے کا ثبوت دیتی ہے۔ الغرض ماننے کے اور پہچاننے کے طریقے جداگانہ ہیں۔ مثال کے طور پر آپ سمجھئے کہ ایک طرف تو عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ دوسری جانب محمدی بھی آپ کو مانتے ہیں۔ لیکن ماننے اور پہچاننے کے طریق جداگانہ ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک مسیحؑ وہ ہیں جو سُولی پر چڑھائے گئے تھے اور جو خدا کے بیٹے تھے اور جو تین میں سے تیسرے تھے۔ اور مسلمانوں کے نزدیک وہ بزرگ نبیؑ تھے جنہیں خدائے تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بے باپ کے پیدا کیا تھا اسی طرح وہ برتاوا یہ برتتے ہیں کہ صلیب کے سامنے عبادت کریں اور حضرت عیسےٰ کو کفارۂ خلق کہیں؟ وغیرہ۔ اور مسلمان عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے میں واجبُ الاتباع نبیؑ تھے۔ اور اب نبوت و فضیلت کو اعتقادی طور پر ماننا چاہئیے وغیرہ۔ پس ماننے میں دونوں ایک ہیں مگر ماننے کے طرزِ عمل میں دو ہیں۔ پس موجودہ بنے ہوئے صوفیوں کا انکار اس امر کو مستلزم نہیں کہ حقیقی اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو اہلحدیث نہیں مانتے بلکہ ایسے زبردستی ولیوں کو تو فقہائے احناف نے بھی زندیق مانا ہے۔ شامی جلد ثالث بابُ المرتد کے ماتحت صہ ۲۲۵ مطبوعہ دارالکتب مصر میں ہے وَمِنْ جِنْسِ ذَالِكَ مَايَدَّعِيْهِ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي التَّصَوُّفَ اَنَّهٗ بَلَغَ حَالَةً بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْقَطَتْ عَنْهُ الصَّلٰوةُ وَحَلَّتْ لَهٗ شُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالْمَعَاصِيْ وَاَكْلُ مَالِ السُّلْطَانِ فَهٰذَا مِمَّا لَا شَكَّ فِيْ وُجُوْبِ قَتْلِهٖ الخ (یعنی اسلام اور زندیقیت کے تفرقہ کے جواہر میں ان میں ایک یہ بھی ہے) کہ بعض مدعیانِ تصوف کہہ بیٹھتے ہیں کہ ہم فنا کی حد کے درجے میں پہونچ گئے۔ اب ہمیں ظاہری نماز کی ادائیگی کی ضرورت نہیں ظاہری اعمال کی تعمیل ہمارے سر سے ہٹ گئی۔ گانجے بھنگ شراب چانڈو کا استعمال ہمارے لئے ممنوع نہیں رہا وغیرہ۔ ایسے لوگوں پر شرعی فتوی یہ ہے کہ ان کا قتل مسلمان حاکم وقت پر شرعاً واجب ہے۔ ان کا ضرر دین میں بہت بڑا ہے۔ پس

Marfat.com

اہلحدیث بھی کہتے ہیں کہ ایسے نمائشی صوفیوں کو ولی مان لینا بڑے درجہ کی بے دینی بے علمی کا ایک خطرناک نتیجہ ہے۔ مصیبت تو یہ ہے کہ یہ ہمارے آج کل کے حنفی کہلوانے والے اپنی مذہبی کتابوں کو اپنی موجودہ رسموں کے خلاف نہیں مانتے ان میں بھی صاف طور پر اولیاء اللہ کی جو پہچان درج ہے وہ وہی ہے جیسے اہلحدیث کہتے ہیں مگر یہ عوام الناس ان چرسیوں اور نشہ باز قلندروں کو اولیاء اللہ مان رہے ہیں ملاحظہ ہو شامی جلد ثانی فصل فی ثبوت النسب کے ماتحت ص ۶۸۵ مطبوعہ دار الکتب مصر میں ہے وَالْوَلِیُّ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ تَابِعًا لِلنَّبِیِّ (الی ان قال) لِاَنَّہٗ لَا یَکُوْنُ وَلِیًّا مَّا لَمْ یَکُنْ مُحِقًّا فِیْ دِیَانَتِہٖ وَاتِّبَاعِہٖ لِنَبِیِّہٖ یعنی ولی کے لئے ضروری کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع فرمان ہو۔ کوئی شخص ولی ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ سچا دیندار اور پورا تابع سنت نہ ہو۔ باوجود مذہبی کتابوں کے ان فیصلوں کے سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے حنفی نظر آتے ہیں جو بھگوے کپڑوں اور لمبے گیسوؤں کے فدائی ہیں۔ ہر تکیے پر ایک بھیڑ ہر قبر پر ایک میلا سر بنے ہوئے مست قلندر کے ہاتھ پر بیعتوں کا ایک لا تناہی سلسلہ جاری ہے۔ ان کی کرامتوں کے افسانے اور ان کی بزرگیوں کے قصیدے زبان زد عام ہیں۔ پھر کرامتیں بھی ایسی بیان کی جاتی ہیں جسے نہ عقل باور کرے نہ شرع درست سمجھنے دے۔ یہانتک کہ درِ مختار جیسی حنفی مذہب کی معتبر کتاب جس پر آج مدار مذہب رکھدیا گیا ہے اس کے ص ۶۸۲ جلد دوم مطبوعہ دار الکتب مصر فصل فی ثبوت النسب میں ہے وَقَدِ اکْتَفَوْا بِقِیَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُوْلٍ کَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِیِّ بِمَشْرِقِیَّۃٍ بَیْنَہُمَا سَنَۃٌ فَوَلَدَتْ لِسِتَّۃِ اَشْہُرٍ مُّذْ تَزَوَّجَہَا لِتَصَوُّرِہٖ کَرَامَۃً اَوِ اسْتِخْدَامًا

اس عبارت کا ترجمہ ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ احناف کے ہاں جو اس کا معقول منقول اور مقبول ترجمہ ہے وہی غایۃ الاوطار سے درج کرتے ہیں۔ جلد دوم ص ۲۱۱ مطبوعہ بریلی میں ہے اور البتہ کفایت کی ہے۔ فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب میں۔ قیام فراش عبارت ہے حلت وطی سے جو بسبب عقد کے ہو اگرچہ دخول حقیقی و علمی کچھ بھی نہ ہو مانند نکاح مرد مغربی کے عورت مشرقیہ سے یعنی مرد منتہا کے مغرب

Marfat.com

اور عورت انتہائے مشرق میں اتنے فاصلے سے رہتے ہوں کہ دونوں کے درمیان سال بھر کی راہ ہو سو منکوحۂ مشرقیہ پورے چھ مہینے میں جنی ابتدائے نکاح سے تو یہ ولد ثابت النسب ہے بسبب متصوّر ہونے وطی کے باعتبار کرامت یا استخدام جن کے کذا فی فتح القدیر یعنی ممکن ہے کہ بعد نکاح کے از راہ کرامت یا بہ عمل تسخیر جن کے زوج مشرق سے مغرب میں ساعت واحد میں آئے اور وطی کرے" انتہی۔

ناظرین کرام! خیال فرمایئے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مرد تو زمین کے مغربی کنارے میں رہتا ہے اور ایک عورت زمین کے مشرقی کنارے پر رہتی ہے۔ دونوں کے درمیان سال بھر کا فاصلہ ہے یعنی یہ اگر وہاں جانا چاہے تو سال بھر سے کم نہیں پہنچ سکتی۔ اور نہ اگر یہاں آنا چاہے جب بھی سال بھر سے کم میں نہیں آسکتا۔ پھر نکاح پر چھ مہینے گزرتے ہی اس نیک بخت بھاگوان کا بچہ ہوتا ہے۔ قائل کرامات علمائے حنفی مذہب فتویٰ دیتے ہیں کہ اس بچے کو حلالی مانو حرامی نہ کہو۔ اس لئے کہ ممکن ہے کہ دم بھر میں بطور کرامت کے آگیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے تابع میں جن ہوں اور وہ اسے یہاں پہنچا گئے ہوں۔ یہ ہیں وہ کرامتیں جنہیں جماعت اہلحدیث نہیں مانتی کیونکہ دراصل یہ بے اصل چیزیں احکام خدا کو متغیر کرنے والی اور بدکار مردوں عورتوں کو دلیر کرنے والی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان فقہائے کرام نے یہ بھی مانا ہے کہ کعبۃ اللہ بھی اولیاء کی زیارت کو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ درمختار کے اسی صفحہ میں ہے نقل عما [illegible] ان الکعبۃ کانت تزور واحدا من الاولیاء هل یجوز القول به [illegible]

غایۃ الاوطار کے اسی صفحہ میں ہے۔ امام ممدوح سے سوال ہوا کہ یہ جو حکایت ہے کہ کعبہ معظمہ ایک ولی کی زیارت کے لئے جاتا تھا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں [illegible] جواب میں کہا کہ خرق عادت بطریق کرامت کے اہل ولایت کیلئے [illegible] آپ سمجھ بھی گئے؟ حکم تو یہ ہے کہ لوگ کعبۃ اللہ کی زیارت کو جائیں لیکن یہاں کعبہ کا کعبہ موجود ہے جس کی زیارت کو خود کعبہ آتا ہے۔ پھر علامہ شامی حنفی شارح درمختار نے اس مشکل کو کہ جب کعبہ اپنی جگہ سے کسی ولی اللہ کی زیارت کو چلا گیا تو ہم نماز کس طرف پڑھیں۔ اس طرح حل کیا ہے کہ فالصلوٰۃ الی هوائها یعنی اس وقت نماز اس کی سیدھ میں پڑھئے۔ برادران اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ان دو

Marfat.com

کے ماننے کیلئے آپ تیار ہیں؟ ہم اہلحدیث تو ان باتوں کو نہ کرامت سمجھیں نہ انہیں صحیح مانیں اب آپ کو اپنا اختیار ہے۔ لیکن ہم خیر خواہی کے طور پر اتنا ضرور کہیں گے کہ یہ تمام اعتقادی کمزوریاں محض اس لئے عام مسلمانوں میں پیدا ہوگئی ہیں کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے سوا اقوال بزرگان کو بھی دین میں داخل سمجھنے لگے۔ ائمہ کی تقلید کو بھی انہوں نے دینی رکن مانکر اپنے اصلی دین میں گھن لگا لیا۔ پس ہر تیسری چیز سے دست بردار ہو کر ایک ہاتھ میں کتاب اللہ لو اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول اللہ اب نہ تیسرا ہاتھ نہ تیسری چیز ؎

پیے یار منہ سے خاک نہ ساغر لگائیے ⁂ شیشوں کو تاک تاک کے پتھر لگائیے

میں بہت دور نکل گیا اسی مضمون کے ماتحت میں آپ کو ایک واقعہ کیطرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے اس موجودہ تصوف نے اور ان قوالیوں کے مجمع نے کیسی کچھ خطرناک صورت اختیار کی ہے۔ اخبار زمیندار لاہور میں چھپا ہوا واقعہ ملاحظہ ہو۔

" شراب نغمہ قوال مؤرخہ ۱۱/۳ ۱۹۴۰ کو نماز مغرب کے وقت خانقاہ حضرت قاضی سلطھ واقعہ بیرون دہلی دروازہ ملتان شہر مجلس صوفیائے کرام میں قوالی ہو رہی تھی حضرت مولانا مولوی صوفی نبی بخش صاحب (جو ملتان کے متصوفین کے سرتاج اور پیر گرامی جانتے ہیں) مجلس کے مدار المہام تھے اور آپ خانقاہ مذکور کے متولی بھی ہیں خانقاہ مذکور کے قریبی محلہ داروں نے (جن کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب تھی) مغرب کی نماز کا وقت سمجھکر صوفی صاحب کی خدمت اقدس میں نماز کا وقت کہہ کر قوالی کو بند کرانا چاہا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ انہوں نے مجبوراً دیر ہو جانے کے خیال سے اذان کہدی اذان کہنے کے دوران میں یہ مجلس حال وقال جاری رہی۔ اذان کہنے کے کافی دیر تک انتظار کی گئی۔ مگر محفل حال وقال میں سر مو تفاوت نہ ہوا۔ انھوں نے نماز باجماعت پڑھنی شروع کردی مگر پھر بھی مجلس سے کوئی نہ ہلا۔ ابھی دو رکعت بھی ختم نہ ہونے پائی تھیں کہ حضرت صوفی صاحب غیظ و غضب سے جھنجھلاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سمیت مسجد میں وارد ہوئے اور صف نمازیاں چیر کر امام کو گردن سے پکڑ کر گالیاں نکالکر اور مقتدیوں کو نماز ہی میں دھکے دیکر احاطہ مسجد سے باہر نکالدیا انھوں نے دوسری مسجد میں جاکر دوبارہ نماز ادا کی اس سانحہ سے قریبی محلوں اور شہر کے مسلمانوں میں

ہلچل پیدا ہوگئی۔ ان لوگوں کے دستخطوں سے ایک استفسار مقامی علماء کرام کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ صوفی صاحب مذکور پر کیا حدِ شرعی عائد کی جا سکتی ہے؟ "زمیندار" بلکہ ان قوالیوں کی مجلسوں میں بعض صوفیوں نے بھی یہ کیا ہے کہ بے تحاشا قوالوں کے رخسار چومنے لگے اور اس سے نازیبا حرکتیں کرنے لگے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ گانے والی کو چمٹا لیا۔ اور فحش حرکتیں کرنی شروع کردیں اور ان سب افعالِ قبیحہ کو وجد کے پردے میں چھپا دیا گیا بلکہ کارِ نیک سمجھا گیا۔

اب ناظرین خود بتلائیں کہ کیا ہم خواجہ حسن نظامی کی تائید قوالی پر خاموش رہیں۔ اس مجلس نے جو برائی مسلمانوں میں پھیلائی ہے اسے آپ نے دیکھ لیا؟ اس لئے کہ یہ مجلس مجلسِ عبادت سے بلکہ نماز سے بھی روکتی ہے بشرعاً اس کا انعقاد حرام ہے۔ بزرگوں نے اور حنفی مذہب کے فقہانے بھی اسے حرام کہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواجہ صاحب کے اس مضمون کا جواب ہم نے قدرے تفصیل سے لکھا ہے اب ہم یہاں اقتباساً کچھ تحریر پیش کرتے ہیں ازاں بعد انشاء اللہ تعالٰی وہ احادیث پیش کریں گے جو حرمت سماع و مزامیر پر قطعی اور نص ہیں۔

غضب تو یہ ہے کہ سرآمد سلسلہ نظامیہ یعنے حضرت سلطان المشائخ کے مزامیر منع کرنے کے باوجود مزامیر کو موجودہ مجالس سماع کا جزو لاینفک قرار دیدیا گیا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ کے عرس میں بھی اس نامشروع امر کو داخل کر کے بانیٔ سلسلہ کے ارشادِ گرامی کو زینتِ طاقِ نسیاں کر دیا گیا ہے۔ ہاں نظامی صاحب نے مزعومہ دشمنانِ تصوف کے حملوں سے بچنے یا ان پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک فوج کی تجویز فرمائی اور بھرتی کا اعلان جلی حرفوں میں منادی کے صفحات پر کر دیا۔ اور ہر چشتی سے جان و مال کی قربانی طلب کی گئی۔ نیز ایک قوالی نامہ لکھا گیا جس میں بزعم خود قرآن و حدیث سے ہر قسم کے باجوں کا جواز ثابت کیا گیا۔ اس میں بعض احادیث موضوع اور من گھڑت درج کردیں۔ اور بعض احادیث کے تراجم میں گڑبڑ کرکے اپنے مقصد کے مطابق کر لیا گیا۔ اور اپنی تفسیر زانی کا ثبوت دیتے ہوئے آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں لہوالحدیث کی عجیب و غریب

Marfat.com

تفسیر بالرائے کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ لہو الحدیث سے مراد غنا (گانا بجانا ہے) اس قول کو بلا دلیل غلط قرار دیا گیا۔

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے موضح القرآن میں اس آیت کی جو شان نزول بیان فرمائی ہے اس کو بھی ناقابلِ اعتبار ٹھہرایا۔

غرضیکہ اسی قسم کی بہت سی جذباتی اور غیر مدلّل باتیں لکھ کر اپنے نزدیک قوالی مرّوجہ کی حمایت میں ایک زبردست شاہکار پیش کیا۔

قرآن و حدیث سے مزامیر کا جواز ثابت کرنے والوں اور حد درجہ گستاخی کر کے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سماعِ مزامیر کا خلافِ واقعہ ثبوت دینے والوں کو واضح ہو کہ تمام اکابرِ طریقت جو اسرارِ شریعت کے ماہر اور کتاب و سنت کے عامل تھے مزامیر سے پرہیز کرتے تھے۔ سہروردیہ قادریہ نقشبندیہ میں مزامیر کا سماع حرام ہونا تو آج تک مسلم ہے۔ اکابر مشائخ چشت کے یہاں بھی مزامیر کی حرمت کتبِ معتبرہ سے ظاہر و باہر ہے۔

عشاق مزاج میر مشائخِ چشت کی سوانح حیات کا مطالعہ کریں تو انہیں کبھی یہ توہین آمیز جرأت نہ ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رح حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر۔ حضرت نظام الدین اولیا۔ حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے مقدس دامنوں پر مزامیر کا داغ لگانے کی پُر فریب اور دجل آمیز کوشش کریں۔ میں اپنے دعوے کے اثبات میں سیر الاولیاء اور رسالہ اصول السماع کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ یہ ملحوظ رہے کہ یہ دونوں کتابیں حضرت سلطان المشائخ کے حلقہ میں اوّل نمبر کی مانی گئی ہیں۔ چونکہ سید مبارک علوی کرمانی رح نے بہت سے چشم دید واقعات اور معتبرہ ذرائع سے سنے ہوئے ملفوظات اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گانے بجانے کو جائز بتانے والوں اور قرآن و حدیث کے مطالب کو اپنے مقاصد سیئہ کے قالب میں ڈھالنے والوں کو اِن حوالوں کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دینے پڑتے ہیں۔ اور انکار کئے نہیں بنتی۔ یہ دوسری بات ہے کہ دانستہ طور پر قوالی مروّجہ کی حمایت میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور صرف کر دیں اور مصالح دنیوی کے پیشِ نظر موسیقیت

ے موضوعات ملا علی قاری میں ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اللہ کی لعنت ہو اسکے گھڑنے والے پر۔

و مزامیر کے فروغ دینے کو اہم خدمت طریقت قرار دیں۔

(۱) سیر الاولیاء مطبوعہ محب ہند دہلی کے صفحہ ۵۲۰ پر جو فارسی عبارت ہے اس کا عام فہم ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس مجلس میں ایک شخص نے حضرت سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء (دہلی) سے عرض کیا کہ حال ہی میں حضرت کے بعض حاضر باش درویشوں نے چنگ و رباب اور مزامیر کے مجمع میں رقص کیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا انھوں نے اچھا نہیں کیا جو چیز خلاف شرع ہے وہ بری چیز ہے۔ اس کے بعد ایک شخص نے عرض کیا کہ جب یہ درویش گانے بجانے کی محفل سے باہر آئے تو ان سے لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ کیا کیا؟ ان درویشوں نے جواب دیا کہ ہم اس قدر مستغرق سماع تھے کہ ہمیں خبر نہیں تھی کہ یہاں باجے ہیں یا نہیں۔ حضرت نے جب یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا کہ یہ جواب کوئی حیثیت نہیں رکھتا یہ بہانہ تو ہر گناہ میں چل سکتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ عبارت فوائد الفواد ملفوظات سلطان المشائخؒ میں بھی موجود ہے۔

(۲) ایک اور مجلس میں حضرت سلطان المشائخؒ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اس وقت فلاں مقام پر آپ کے متعلقین نے ایک مجلس منعقد کی ہے جس میں مزامیر اور محرمات موجود ہیں۔ حضرت سلطان المشائخؒ نے فرمایا کہ میں نے منع کر دیا ہے کہ مزامیر اور محرمات سماع میں نہ ہوں۔ ان لوگوں نے اچھا نہیں کیا۔ نیز فرمایا کہ امام نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے مقتدیوں میں علاوہ مردوں کے عورتیں بھی ہوں اگر امام کو سہو واقع ہو جائے تو مردوں میں سے کسی مرد کو سبحان اللہ کہکر امام کو سہو پر مطلع کرنا چاہئیے لیکن کوئی عورت اگر سہو پر واقف ہو وہ کس طرح امام کو آگاہ کرے؟ وہ سبحان اللہ نہ کہے تاکہ اس کی آواز غیر محرم نہ سن پائیں۔ پھر کیا کرے؟ اس کو چاہیئے کہ ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے۔ ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کہ یہ لہو سے مشابہ ہے۔ (یہ بھی واضح ہو کہ اس مسئلہ میں بھی شاہ صاحب نے حدیث کی پیروی کرکے مذہب اہلحدیث اختیار کیا ہے۔ ورنہ یہ مسئلہ حنفی مذہب کے خلاف ہے) اس درجہ لہو سے پرہیز ثابت ہے۔ پس سماع میں بطریق اولیٰ پرہیز ہوگا۔ کیونکہ سماع تو دین کا رکن بھی نہیں ہے۔ ہاں تالیاں بجانے میں اتنی احتیاط

Marfat.com

آئی ہے۔ پس سماع میں مزامیر بدرجہ اولیٰ منع ہوگا۔ گیا خواجہ صاحب اب بھی تالیاں بجائیں گے؟

تالیوں کو حضرت نظام الدین اولیا کی طرف منسوب کرنیوالے اور مزامیر کو مشائخ چشت کے مسلک میں واجب ضروری اور لازم بتانے والے اس بصیرت افروز تقریر کو سیر الاولیا مطبوعہ محب ہند صفحہ ۵۲۲-۵۲۳ پر انصاف کی آنکھوں سے دیکھیں۔

(۳) سیر الاولیار صفحہ ۴۹۱ پر ہے حضرت سلطان المشائخ رح نے فرمایا چار باتوں کا لحاظ رکھا جائے تو سماع مباح ہے۔ (۱) مسمع (۲) مستمع (۳) مسموع (۴) آلہ سماع مسمع۔ یعنی سنانے والا جوان یا معمر شخص ہو بے ریش لڑکا یا عورت نہ ہو۔ مستمع یعنی سننے والا یاد حق سے خالی نہ ہو۔ مسموع یعنی اشعار فحش اور بیہودہ نہ ہوں۔ آلہ سماع مزامیر ہے جیسے چنگ و رباب۔ یہ آلات بھی سماع میں نہ ہوں۔ اگر یہ باتیں سماع میں پائی جائیں تو سماع حلال ہے بمطلق سماع صورت موزوں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کیونکہ حرام ہو جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ نفس سماع علی الاطلاق نہ حلال ہے نہ حرام۔ (عوارض سے اس کا حکم بدلتا رہتا ہے۔)

نوٹ:۔ چنگ و رباب ہی پر مزامیر کا انحصار نہیں بلکہ عرف میں قوال کے تمام آلات طرب کو مزامیر کہتے ہیں۔ جیسا کہ غیاث اللغات میں مزامیر کی تحقیق کے بعد لکھا ہے "در عرف جمیع ساز مطرباں را گویند" لہذا ہارمونیم۔ سارنگی طبلہ۔ ڈھولک اور قیامت تک جو آلات جو قوالوں کے بجانے کے لئے ایجاد ہوں گے۔ وہ مزامیر کے تحت میں داخل ہوں گے۔

(۴) حضرت سلطان المشائخ رح کے خلیفہ مولانا فخر الدین صاحب زرادی رح نے عربی زبان میں ایک رسالہ اصول السماع لکھا ہے۔ اس میں مصنف مذکور نے باوجود مزامیر کی باحت پر زور دینے کے اس حقیقت کا بھی اظہار کردیا ہے کہ مشائخ چشت کا دامن تہمت مزامیر سے پاک ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا سَمَاعُ مَشَائِخِنَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَبَرِیٌٔ عَنْ ھٰذِہِ التُّہْمَۃِ وَھُوَ مُجَرَّدُ صَوْتِ الْقَوَّالِ مَعَ الْاَشْعَارِ الْمُشْعِرَۃِ مِنْ صَنْعَۃِ کَمَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی ہمارے مشائخ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا سماع تہمت مزامیر سے پاک تھا ان کا سماع

Marfat.com

مجرد صورت کے ساتھ عارفانہ اشعار کا ہوتا تھا۔ اتنی صاف و صریح معتبر عبارتوں کی موجودگی میں خدا معلوم حسن نظامی صاحب کو خلافِ شریعت امور کا انتساب بزرگوں کے ساتھ کرنے میں کیوں شرم محسوس نہیں ہوتی۔؟

(۵) رقص کے متعلق صاحب رسالہ اصول السماع فرماتے ہیں وَهُوَ فِعْلُ الْحَمْقٰى وَالْمُتَصَنِّعِيْنَ عِنْدَ غَلَبَةِ اللَّهْوِ وَهُوَ حَرَامٌ بِالْاِتِّفَاقِ [illegible] احمقوں اور مکاروں کا فعل ہے جو کہ غلبہ میں حرص و ہوس کے وقت [illegible] یہ بالاتفاق حرام ہے جس کو اس عبارت میں شک ہو وہ رسالہ مذکور [illegible] حسن نظامی ہی بلکہ رقص و سرود کے اس وقت [illegible] حنفی مذہب کے مدعی ہیں۔ اسلئے مناسب ہوگا کہ حنفی مذہب [illegible] ہم قوالیوں کی موجودہ مجالس کا حکم سنا دیں۔ [illegible] حنفی مذہب چھوڑیں یا قوالی کی مجلسوں سے [illegible] سے یہی ہے کہ ان حضرات کو اعلیٰ حقیقت سے آگاہ کر [illegible] کہ جس کام کو تم نیک سمجھے ہوئے ہو بد [illegible] سمجھے ہوئے ہو کفر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اگر [illegible] تاہم ایک آدھ کو نصیحت کارگر بھی ہو جائے گی۔ [illegible] کہ وہ یہ دلائل لوگوں کو پہنچا دیں اور بزرگوں کی [illegible] ہٹائیں اور مسلمانوں کو اپنا رو [illegible] بچائیں۔ پس کتب فقہ کے حوالے [illegible] ہوں۔

(۱) برجندی شرح مختصر الوقایہ [illegible] يَفْعَلُهُ الْمُتَصَوِّفَةُ فِيْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا يَجُوْزُ [illegible] وَالْغِنَاءِ سَوَاءٌ۔ یعنی گانا سننا اور قوالی اور وجد میں [illegible] کے بنے ہوئے صوفیوں میں مروج ہے۔ یہ بالکل حرام ہے۔ اس [illegible] قوالی اور رقص کا جو حکم ہے وہی گلنے کا بھی ہے۔

(۲) اسی کتاب میں برجندی شرح مختصر الوقایہ میں ہے فَاِنَّ الْغِنَاءَ [illegible] يَحْرُمُ وَتُرَدُّ الشَّهَادَةُ یعنے گانا حرام ہے اور ایسے شخص کی گواہی بھی [illegible]

Marfat.com

(۳) جامع الرموز میں ہے اِسْتِمَاعُ صَوْتِ بِالدُّفِ وَالْمِزْمَارِ وَالْغِنَاءِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ حَرَامٌ یعنی باجوں گاجوں اور گانے کا سننا حرام ہے۔

(۴) جامع الرموز میں ہے مَنْ اَبَاحَ الْغِنَاءَ فَھُوَ فَاسِقٌ یعنی جو گانے کو مباح کہے وہ فاسق ہے۔

(۵) جامع الرموز میں ہے قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِبْلِیْسُ اَوَّلَ مَنْ تَغَنّٰی۔ سب سے پہلے جس نے گایا وہ ابلیس ہے۔

(۶) شامی میں ہے وَمَا یَفْعَلُہُ الْمُتَصَوِّفَۃُ فِیْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا یَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَیْہِ یعنی ہمارے زمانے کے یہ جھوٹے صوفی جو کرتے ہیں (یعنی سماع اور غنا اور قوالی) یہ حرام ہے۔ ان مجلسوں کا قصد کرنا وہاں جاکر ان مجلسوں میں بیٹھنا

(۷) اسی شامی میں ہے شَرْطُ الْوَاجِدِ فِیْ غَیْبَتِہٖ اَنْ تَبْلُغَ اِلٰی حَدٍّ لَوْ ضُرِبَ وَجْھُہٗ بِالسَّیْفِ لَا یَشْعُرُ فِیْہِ بِوَجَعٍ یعنی وجد کی شرط یہ ہے کہ اگر اس وقت اس کے منہ پر تلوار ماری جائے تو بھی اسے زخم و تکلیف کا احساس تک ہو پس یہ جو ان مجلسوں میں ناچنے والے ہیں اگر آپ تلوار چھوڑ سوئی بھی چبھو دیں تو ہائے کرکے رہ جائیں گے۔ یہ تو صرف رنگ رلیاں ہیں۔ وجد و استغراق انہیں کہاں نصیب؟ یہ تو وہ ہیں جن کے بارے میں قرآن فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۰ کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ بھلا انہیں محبت کا یہ درجہ کہاں حاصل؟ جو نماز روزں تک سے اور ظاہری پیروی شرع تک سے غافل ہوں۔ اسلامی نماز روزے کے بدلے جن کا دھندا گانا بجانا بھنگ چرس۔ شراب۔ اغلام اور تھیٹر بینی ہو یہ صوفی نہیں بلکہ کوفی ہیں۔ یہ صرف مکر کرنا ناچنا گیتیں بھرنا اور لوگوں پر اپنا فنافی اللہ ہونا ظاہر کرنے والے ہیں۔ ان کا باطن کورا ہے۔ اندھا ہے نیکی سے خالی ہے اور اس کی بڑی دلیل ان کا ظاہر ہے۔ یہ ڈھڑ منڈے۔ یہ چھوڑے۔ یہ فسق و بدکاری برتے ہوئے ہوتے ہیں۔ دن رات ان کا شغل خلاف شرع ہوتا ہے۔ صرف زبانی دعوے ہوتے ہیں جو حقیقت سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ پس مسلمان ان سے بچیں اور ان کے پھندوں سے ہوشیار رہیں کونسا تھیٹر اور کونسا بائسکوپ ہے۔ جو ان سے خالی ہے

(۸) اسی شامی میں ہے اِنْ کَانَ سَمَاعُ غِنَاءٍ فَھُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ

ع ھٰؤُلَاءِ الْمُتَفَقِّھُوْنَ لَیْسُوْا مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِسَنَدِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ

Marfat.com

یعنے گانا علماء کے اجماع سے حرام ہے۔ اور مخالف اجماع مبتدع و فاسق ہے۔

(۹) مجالس الابرار میں ہے اِنَّ اِسْتِمَاعَ صَوْتِ الْمَلَاهِيْ كَالضَّرْبِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فِيْ حَرَامٌ وَمَعْصِيَةٌ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ باجوں کا سننا حرام ہے اور خدا کی نافرمانی ہے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ باجوں کا سننا گناہ ہے۔ ان کے سننے کے لئے بیٹھنا خدا کی اطاعت سے نکلنا ہے اور اس سے لذت اور مزہ اٹھانا کفر کا کام ہے۔ کہاں ہیں ہمارے زمانہ کے صوفی؟ غور فرمائیں کہ جو کام وہ آج کل دھڑلے سے کر رہے ہیں وہ دراصل کفر ہے۔ یہ حدیث ع فقہ کی بہت سی کتابوں میں مذکور ہے۔ پس فقہ کی رو سے یہ صوفی جو آج کل اہل اللہ سمجھے جاتے ہیں دراصل فقہ کے فتوے سے کافر ہیں۔ اور جس کام کو آج یہ حضرات عبادت سمجھکر کرتے ہیں حنفی مذہب کے فقہا اور علماء کرام کے اجماع سے یہ کام بالکل حرام ہے۔ پس فقیروں کی یہ جماعت خود ہی سوچ لے اور ان کی دعوتوں میں شرکت کرنیوالے بھی غور فرمالیں۔ ہم اہلحدیث ہی اسے نہیں رد کرتے بلکہ علما اور فقہا بھی اسے رد کرتے ہیں ہمارے ساتھ ہیں ؎

تنہا من دریں میخانہ مستم ۔ جنید و شبلی و عطار شد مست

(۱۰) بلکہ امام نووی جیسے ثقہ شخص نے صحیح مسلم کی شرح میں صاف لکھا ہے حَرَّمَهُ (الْغِنَاءَ) اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ وَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ كَرَاهَتُهٗ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ مِنْ مَذْهَبِ مَالِكٍ یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام عراقی حضرات علماء و فقہا گانے کو بالکل حرام کہتے ہیں۔ امام شافعی کے مذہب میں گانا مکروہ ہے۔ اور امام مالک کا بھی مشہور مذہب یہی ہے۔

(۱۱) خلاصہ کیدانی میں ہے وَالْكُفْرُ بِاسْتِحْلَالِ [illegible] نَحْوَ مَا تَلِيْهِ یعنی جو چیز متفق طور پر حرام ہو اسے حلال جاننا کفر ہے۔ جیسے کہ ہمارے زمانے میں گانے کا سننا یعنی گانا سننے کو جو حلال کہے وہ کافر ہے

(۱۲) حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار میں ہے وَاسْتِمَاعُهٗ كَالرَّقْصِ وَالسُّخْرِيَّةِ وَالتَّصْفِيْقِ وَضَرْبِ الْاَوْتَارِ مِنَ الطُّنْبُوْرِ وَالْبَرْبَطِ وَالرَّبَابِ [illegible]

ع لم نجد هذا الحديث في الاصول فالله اعلم بسنده ۱۲ منه

Marfat.com

وَالْقَانُوْنِ وَالْمِزْمَارِ وَالصَّنْجِ وَالْبُوْقِ فَاِنَّهَا كُلَّهَا مَكْرُوْهَةٌ لِاَنَّهَا زِيُّ الْكُفَّارِ وَاسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدُّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَغَيْرِ ذَالِكَ حَرَامٌ یعنی اس کا سُننا مثل ناچ اور مذاق اور تالی اور تار بجانے جیسے طنبورے کے اور سارنگی کے اور ستار کے اور قانون کے اور باجوں کے اور چنگ اور سنکھ وغیرہ کے یہ سب مکروہ ہے اس لئے کہ یہ کافروں کا طریقہ اور ان کی روش ہے اور باجوں گاجوں کا سُننا حرام ہے۔

(۱۳) فتح المبین علےٰ منلا مسکین میں ہے فَمَا يَفْعَلُهُ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ الْوَجْدَ وَالْمَحَبَّةَ وَهُمْ مُتَصَوِّفَةُ زَمَانِنَا عِنْدَ سِمَاعِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ گانا سُننے وقت ہمارے زمانے کے مدعی تصوّف اور وجد و محبت جو اٹھکیلیاں آج کل کرتے ہیں یہ سب حرام ہیں۔

(۱۴) حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں میں ہے اَمَّا اسْتِمَاعُ صَوْتِ الْمَلَاهِيْ كَالضَّرْبِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِ ذَالِكَ حَرَامٌ وَّمَعْصِيَةٌ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَّالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَّالتَّلَذُّذُ بِهَا مِنَ الْكُفْرِ یعنے باجے گاجے سُننے حرام اور گناہ ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔ حضور فرماتے ہیں ان کا سُننا گناہ ہے اور اس کے لئے محفل رچانا بدکاری ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔

(۱۵) فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے سُئِلَ الْحُلْوَانِيُّ عَمَّنْ سَمَّوْا اَنْفُسَهُمْ بِالصُّوْفِيَّةِ فَاخْتَصُّوْا بِنَوْعِ لِبْسَةٍ وَّاشْتَغَلُوْا بِاللَّهْوِ وَالرَّقْصِ وَادَّعَوْا لِاَنْفُسِهِمْ مَنْزِلَةً فَقَالَ اَفْتَرَوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ه یعنے امام حلوانی مفتی رح سے پوچھا گیا ان لوگوں کے بارے میں جو اپنے تئیں صوفی کہلاتے ہیں جن کے مخصوص قسم کے کپڑے ہوتے ہیں اور قوالی سنتے ہیں اور وجد میں آکر ناچنے لگتے ہیں اور خاص درجوں کے دعویدار ہوتے ہیں تو مفتی صاحب نے فرمایا یہ کذاب ہیں خدا پر جھوٹ باندھ لیتے ہیں۔

(۱۶) تاتارخانیہ میں ہے اِنْ كَانَ سِمَاعُ غِنَاءٍ فَهُوَ حَرَامٌ لِاَنَّ التَّغَنِّيْ وَاسْتِمَاعَ الْغِنَاءِ حَرَامٌ یعنے اگر گانا سننا ہو تو حرام ہے۔ گانا خود بھی حرام اور اس کا سننا بھی حرام

(۱۷) حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب مبسوط میں ہے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ وَالتَّغَنِّيْ

Marfat.com

کُلُّھَا حَرَامٌ باجوں گاجوں کا اور راگ راگنیوں کا سُننا قطعاً حرام ہے۔
(۱۸) المحیط میں ہے اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ بِھَا وَاسْتِمَاعُھَا کُلُّھَا حَرَامٌ گانا تالیاں بجانا ان کا کان دھر کر سننا سب حرام ہے۔
(۱۹) حنفی مذہب کی اوّل نمبر کی کتاب ہدایہ میں ہے اِنَّ الْمَلَاهِیَ کُلَّھَا حَرَامٌ حَتّٰی التَّغَنِّیْ بِضَرْبِ وَالتَّصْفِیْقِ گانے بجانے کے کل آلات واسباب حرام ہیں۔ یہاں تک کہ ہاتھ مارنے اور تالیاں بجانے کے ساتھ کا گانا بھی (جو عین قوالی ہے) یہ بھی حرام ہے
(۲۰) حنفی مذہب کی معتبر کتاب نہایہ میں ہے اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ وَالطَّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدُّفُّ وَمَا اَشْبَہَ ذَالِكَ حَرَامٌ یعنی گانا تالیاں بجانا طنبور بربط دف اور اسی جیسے اور باجے سب حرام محض ہیں۔
(۲۱) میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر سرگروہ حنفیہ حضرت مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی کا ایک فتوے جو ہماری اس پوری بحث کو صاف کر دیتا ہے۔ نقل کر دوں۔ یہ فتوای مجموعہ فتاویٰ جلد دوم مطبوعہ یوسفی بارہم ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۱۰ اور صفحہ ۱۱۱ پر فارسی عربی میں ہے میں یہاں اس کا مطلب و ترجمہ بیان کر دیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ اسلام کے ظاہری احکام کے تارک ہیں۔ اور ناچ دیکھنا گانا سُننا قوالوں سے مزامیر پر قوالی سُننا وغیرہ حرکت مذموم سے کرتے ہیں۔ اور اپنے تئیں طریقت والے کہتے ہیں انھیں ولی اللہ اور صوفی سمجھنا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیسا ہے۔ جواب میں مولانا مرحوم لکھتے ہیں کہ کمال موقوف ہے اتباع شرع شریف پر جو ایسا نہ ہو وہ غوث قطب یا ولی نہیں ہے جو کہے کہ ہمیں ظاہری شریعت سے کوئی مطلب نہیں ہم باطن والے ہیں وہ بددین زندیق اور لامذہب ہیں۔ ایسے لوگوں کا مرید بننا اور ان سے اعتقاد رکھنا درست نہیں۔
(۲۲) علامہ محمد برمکی رومی لکھتے ہیں کہ یہ جو آج کل کے صوفی بک دیتے ہیں کہ میاں ظاہری احکام شرع تمہارے لئے ہیں ہم تو علم باطنی لیتے ہیں۔ تم قرآن حدیث لو ہم علم لدنی والے ہیں۔ ان کا یہ قول ضلالت گمراہی الحاد اور بے دینی ہے اس میں شریعت کی توہین ہے ان لوگوں کی تردید کرنی چاہیئے۔ ان کے قول کو جو مانے وہ بھی انھیں جیسا ہے۔ ایسے لوگ زندیق ہیں۔

Marfat.com

(۲۵) صوفیوں کی جماعت کے سردار حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں سارے طریقے بند ہیں سوائے پیروی حدیثِ رسولِ معصوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حضرت ابویزید بسطامیؒ ایک مرتبہ ایک مشہور ولی سے ملنے کے لئے کچھ لوگوں کے ہمراہ چلے لیکن جب اسے قبلہ کی جانب تھوکتے ہوئے دیکھا تو سلام بھی نہ کیا اور وہاں سے واپس چلے آئے اور فرمایا جب اسے حدیثِ رسولؐ پر عمل نہیں تو پھر اس میں کوئی کمال نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم کسی شخص کو ہواؤں میں اڑتا دیکھو تو بھی اس کی ولایت کے قائل نہ ہونا ہاں ولی اللہ وہ ہے جو شریعت کے حکم احکام کا پابند ہو۔ شریعت نے جن چیزوں سے روکا ہے اُن سے رُکا رہے۔ الغرض جو لوگ خلافِ شرع لہو ولعب وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اُن کے پھندے میں کسی کو نہ پھنسنا چاہیئے۔ یہ تو ہلاک ہونے والے ہیں اور ان کے ماننے والے بھی تباہ ہو کر رہیں گے۔

(۲۶) اسی کتاب کے صفحہ ۸۹ میں ہے۔ احادیثِ صحیحہ سے حرمت جملہ آلاتِ غنا ومزامیر کی صاف صاف ثابت ہے۔ آگے چل کر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ "جملہ آلاتِ غنا کہ مسمّی بمعازف ومزامیر ہیں شرعاً حرام ہیں سوائے دف کے اور کتب حنفیہ کو دیکھئے تو بہت حنفیہ دف کو بھی منع لکھتے ہیں اور بہت حنفیہ مطلق غنا کو بھی

(۲۷) حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں "اما غنا پس کلامِ خدا واحادیث سردار انبیا علیہ التحیۃ والثنا بحرمت آں ناطق یعنی قرآن حدیث کے الفاظ تو صاف صاف گانے کی حرمت میں وارد ہوئے ہیں پس گانا بالکل حرام ہے (۲۸) شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسی فتوے میں حنفی مذہب کی معتبر کتاب محیط سے نقل فرماتے ہیں کہ "اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ وَاسْتِمَاعُهُمَا کُلُّ ذَالِکَ حَرَامٌ وَمُسْتَحِلُّهَا کَافِرٌ" یعنے گانا گانا تالیاں بجانا گانے کو سننا تالیوں کو شوق سے سُننا یہ سب حرام ہے۔ اور اسے حلال کہنے والا کافر ہے۔

برادران یہ اٹھائیس حوالے موجود ہیں کیا ان سے آپ کی تشفی نہیں ہوتی؟ یہ گذرے ہوئے آپ کے مذہب کے فقہا اور بزرگ ہیں۔ پس میں دلسوزی سے عرض کروں گا کہ دین کے معاملات کو ہنسی کھیل نہ بنالو۔ آج اگر قوالیوں کے یہ سانگ غیر مذہب والے دیکھیں تو وہ آپ کے اس اسلام کا مذاق اُڑائیں گے۔ اور

Marfat.com

دین کی عزت و حرمت انکی نگاہوں سے گر جائے گی۔ پس اے صوفیو اور اے خواجہ لوگو اپنے اوپر خدا کے دین پر مسلمانوں پر رحم کرو۔ دوبارہ اپنے عمل پر نگاہ دوڑاؤ۔ اور شریعت کے خلاف کو شریعت میں داخل کر کے خود رسوا ہو کر شریعت کو بدنام نہ کرو

آہستہ خرام بلکہ مخرام ؛ زیر قدمت ہزار جان است

حدیثوں سے باجوں گاجوں کی ممانعت

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ (بخاری)۔ یعنی میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم کو اور شراب کو اور باجوں گاجوں کو حلال کریں گے۔ یہ حدیث ان چیزوں کی حرمت کے بارے میں صاف اور صریح ہے اور پھر بخاری شریف کی حدیث ہے جو یقیناً اعلےٰ درجہ کی صحیح ہے۔ معازف کے معنی تمام اہل لغت کے نزدیک کل آلات لہو ولعب کے ہیں۔ (۲) صحیح سند سے ابن ماجہ شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا یُعْزَفُ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّیَاتِ یَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ وَیَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ یعنے میری اُمت سے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پینے لگیں گے ان کے مجمعوں میں باجوں گاجوں سے راگ راگنیاں ہونے لگیں گی۔ انہی لوگوں کو خدا باری تعالےٰ و جبار زمین میں دھنسا دے گا۔ اور انہی میں سے کسی کو بندر اور کسی کو سور بنا دے گا۔

اے قوالو اور اے قوالی پسند والے شرابیو اور اے گانے کے مجمع کی رونق بننے والو! اللہ سے ڈرو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھو کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی وقت زمین میں غرق کردئے جاؤ یا کبھی سور بندر بنادئے۔ ان شیطانی مجلسوں کو چھوڑ دو۔ بزرگوں کی قبروں کو ان باجوں اور ان گیتوں سے اور ان گویوں سے محفوظ رکھو۔

Marfat.com

(۳) ابن ابی الدنیا میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّقَذْفٌ وَّمَسْخٌ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی؟ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَیْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ یعنے میری اُمت میں زمین میں دھنسایا جانا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدل جانا ہوگا۔ تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کب؟ فرمایا جب باجے گاجے گانے بجانے والے ظاہر ہوں اور شرابیں حلال کرلیجائیں۔

(۴) مسند احمد میں ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْمِزْرَ وَالْکُوْبَۃَ وَالْقِنِّیْنَ۔ یعنے اللہ تبارک و تعالےٰ نے شراب کو جوے کو باجوں کو بانسوں اور طبلوں کو اور گانے کو اور طنبورے کو حرام فرمادیا ہے۔

(۵) ترمذی کی ایک مطوّل حدیث میں ہے وَظَهَرَتِ الْقَیْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ یعنے جب پندرہ چیزیں میری اُمت میں ہونے لگیں گی جن میں گانے والوں اور باجوں کا ظاہر ہونا بھی ہے اس وقت سرخ آندھیاں آئیں گی زلزلے آئیں گے زمین میں دھنساؤ ہوگا۔ صورتوں کی تبدیلی ہوگی آسمان سے پتھر برسیں گے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے کے بعد اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرتے ہیں اسی طرح مصیبتیں تا بڑ توڑ یکے بعد دیگرآتی شروع ہو جائیں گی۔

(۶) اے قوالو اور اے قوالیو! غضبِ خدا سے ڈر کر اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھی سن لو اور اگر عذابِ خدا سے بچنا چاہتے ہو تو میری نصیحت مان لو اور آج ہی علانیہ توبہ کرلو۔ نظامی صاحب آپ بھی اپنے مرنے سڑنے گلنے کو یاد کرکے خدا کے عذابوں سے ڈرکر توبہ کر لیجئے۔ اور اپنا توبہ نامہ اسی منادی میں چھاپ کر اپنی اصلاح کرلیجئے۔ سنو! حضور فرماتے ہیں۔ یُمْسَخُ قَوْمٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ یَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی وَیَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ قِیْلَ فَمَا بَالُهُمْ قَالَ اتَّخَذُوا الْمَعَازِفَ وَالدُّفُوْفَ وَالْقَیْنَاتِ الخ (ابن ابی الدنیا) یعنی میری اس امت کی ایک جماعت کی صورتیں آخر زمانہ میں بدلجائیں گی۔ بندر سور بنجائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا یہ کلمہ شہادت پڑھنے والے نہیں ہوں گے، آپ نے جواب دیا کلمہ گو ہوں گے

Marfat.com

بلکہ روزہ رکھنے والے حج کرنیوالے بھی ہوں گے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ حضور آخر یہ کس جرم پر؟ آپ نے فرمایا صرف اس لئے کہ یہ باجے گاجے والے اور گانیوالوں کے خوگر ہوں گے۔

(۷) مسند احمد اور ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ میری امت کی ایک جماعت کھاتی پیتی لہو ولعب کرتی اچانک سور بندر بن جائے گی۔ تیز آندھی چل کر میری امت کے بعض لوگوں کو دریا برد کر دیگی۔ اس گناہ پر کہ یہ شراب حلال کر لیں گے۔ باجا بجائیں گے اور گانے والیوں کو مقرر کر لیں گے۔

(۸) میرے مسلمان بھائیو! اپنے نبیؐ کی سنو اور مانو آپ فرماتے ہیں ان اللہ بعثنی رحمۃ للعلمین وھدی للعالمین وامرنی ان امحق المزامیر والکبارات یعنی البرابط والمعازف والاوثان التی کانت تعبد فی الجاہلیۃ (مسند احمد) یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمام باجوں گاجوں کو بربط گواہ لہو و لعب کے آلات کو اور جاہلیت کے بتوں کو مٹا دوں محو کر دوں۔

(۹) ترمذی اور مسند احمد کی حدیث میں ہے لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام [illegible] فاطھن انزلت ھذہ الآیۃ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ یعنی گانے والیوں کی خرید و فروخت [illegible] اس تجارت میں کوئی بھلا نہیں۔ اس کی قیمت حرام ہے [illegible] ہیں جو بفرمان قرآن راہ خدا کی روک ہیں اور [illegible]

(۱۰) ابن ابی الدنیا [illegible] کے جب [illegible] افضل [illegible] امت میں دھنسانا [illegible] شکلوں کا بدلنا اور آسمان سے [illegible] بیان فرمایا تو ام المومنین [illegible] عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا [illegible] کہ کیا یہ عذاب لا الٰہ الا اللہ [illegible] ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں إذا ظھرت القینات وظھر [illegible] والمعازف [illegible] ذا عند ذا جب قوال گانے والیاں [illegible] ریشم پہنا جائیگا اس وقت یہ سب کچھ ہوگا پس قوال اور قوالی پسند لوگ [illegible]

Marfat.com

(۱۱) ابن ابی الدنیا میں ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ مع ایک بزرگ کے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس شخص نے مائی صاحبہؓ سے زلزلوں کی بابت حدیث بیان فرمانیکی درخواست کی اس پر ام المومنینؓ نے فرمایا جب لوگ زنا حلال کریں گے شرابیں پینے لگیں گے باجے بجانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ کو آسمانوں میں غیرت آئیگی اور وہ حکم دے گا کہ اے آسمان تو کپکپا۔ اگر یہ باز آجائیں توبہ کریں تو خیر ورنہ میں اسے ان پر گرادوں گا۔

(۱۲) ابن ابی الدنیا میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ یہ عذاب جن پر آئیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے کہ شَرِبُوا الْخُمُورَ وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ وَاتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَضَرَبُوا بِالدُّفُوْفِ۔ شرابیں پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والے رکھتے ہوں گے باجے بجاتے ہوں گے۔ (۱۳) حضرت انسؓ والی حدیث میں ضربوا بالمعازف کے لفظ ہیں (۱۴) امام ابو یعقوب فرقد سبخی فرماتے ہیں تورات شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيَكُوْنَنَّ مَسْخٌ وَقَذْفٌ وَخَسْفٌ فِيْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ فِيْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ الخ یعنی امت محمد میں اہل قبلہ میں سورتوں کا مسخ ہونا آسمان سے پتھر برسنا زمین دھنس جانا بھی ہوگا۔ کیونکہ وہ گانے والوں کو رکھنے لگیں گے باجے بجانے لگیں گے ریشم اور سونا ان کے مرد پہننے لگیں گے۔ (تقریباً یہ سب حدیثیں اغاثۃ

سر دست میں انہی احادیث پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنے مسلم بھائیوں سے بدلسوزی عرضگذار ہوں کہ خدارا وہ ان قوالوں کو ان قوالیوں کو ان باجوں کو چھوڑ دیں اور قرآن حدیث سے دل لگائیں۔ اور ان کو پڑھیں پڑھائیں اور ان پر عمل کریں وباللہ التوفیق

ناچنے گانے کے جواز کے ایک اور رسالے کا جواب

مندرجہ بالا مضامین اخبار محمدی کے چھ نمبروں میں از ۱۴ جلد ۵ تا ۱۹ جلد ۵ شائع ہوئے خواجہ حسن نظامی صاحب اور ان کا اخبار منادی دونوں جن کے جواب میں سب کچھ تھا خاموش ہے کوئی جواب الجواب ان کی طرف سے شائع نہ ہوا۔ لیکن ابھی ابھی بنگلور سے ایک رسالہ ہمارے پاس آیا ہے جو گویا ہمارے اس مضمون کا جواب سمجھا گیا ہے۔ اس کے مؤلف صاحب کا نام سرورق پر یوں تحریر کیا گیا ہے۔

"غلام حیدر نکلوی پنجابی حال سگریٹ فیکٹری بنگلور"

مؤلف صاحب کی بکمزوری کا یہ حال ہے کہ انھوں نے ہمارے لکھے ہوئے مضمون

Marfat.com

بجھ قسطوں میں سے صرف ایک قسط پر قلم اٹھایا ہے یعنی قسط نمبر ۵ پر، کیوں صاحب جواب لکھنے ہی کی ٹھانی تھی تو پھر پورے مضمون کا جواب دیتے۔ علاوہ ازیں صرف اسی نمبر کے جواب میں بھی آپ نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے اٹھائیس حوالے اس مضمون میں حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے دیئے تھے۔ آپ نے ایک کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ فلاں نے گانے کو جائز کہا ہے۔ ہوشمند اصحاب انصاف فرمائیں کہ اس کہنے سے ان دلائل کا جواب کیا ہوا؟

ہاں اتنی خوشی ہمیں یقیناً ہے کہ یہ مقلدین حضرات اب تقلید سے کھسک رہے ہیں اور نامعلوم طور پر اہلحدیث کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ گویہ چال چیونٹیوں کی چال ہے۔ لیکن تاہم ہمیں اُمید ہے کہ ایک زمانہ کے بعد یہ لوگ تقلید کی دھجیاں اڑاتے نظر آئیں گے۔ بھلا کیا ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے اس مختصر مضمون میں فقہ کی زبردست معتبر کتابوں کی عبارتیں گانے بجانے کی ممانعت میں نقل کی تھیں مثلاً شرح مختصر الوقایہ، جامع الرموز، شامی یعنی شرح درمختار ردالمختار فتح المعین فتاوی قاضی خان۔ عالمگیری۔ تاتارخانیہ۔ مبسوط۔ محیط۔ ہدایہ نہایہ وغیرہ وغیرہ مگر مجیب صاحب نے ان سب عبارتوں کے ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ اور ان کے مقابلے میں دوسروں کے اقوال نکال کر جس چیز کو ان فقہا نے حرام بتلایا تھا یہ اس کے جواز کے قائل ہو گئے۔ اب فرمائیے اس سے زیادہ اپنی غیر مقلدیت کی سند یہ کیا پیش کرتے

اپنے رسالے کا نام بھی جناب نے رکھا ہے اصح الاقوال الفقہا فی جواز الرقص وسماع الغنا غالباً یہ نام سگریٹ فیکٹری میں وضع ہوا ہو گا اس لئے اس کی ضرورت نہیں کہ اس کی عربیت صحیح بھی ہو۔ کیوں حضرت؟ یہ جواب نے مجھے اور میری جماعت کو جاہل لکھا ہے تو شاید اسی بنا پر کہ آپ کے نزدیک جو شخص ایک نام میں عربی کے ایک مختصر ناتمام فقرے میں دو تین غلطیاں نہ کرتا ہو وہ جاہل کہلواتا ہو گا؟ خدا کی مار اس علمیت پر! بنگلور کی آپ کی گانے والی ناچنے والی۔ گانا سننے والی۔ جماعت میں کیا کوئی اتنا عربی داں بھی نہیں کہ کم سے کم آپ کو صحیح نام تو بتلا دیتا۔ اور میں تو جانتا ہوں کہ اب بھی آپ کو اپنی غلطیوں کا علم نہ ہوا ہو گا ورنہ بتلاؤ کہ الاقوال کا الف لام کیسا ہے؟ اور کیا وہ صحیح ہے؟ اور بتلاؤ کہ

Marfat.com

اسمیں اور غلطیاں کیا کیا ہیں یہ تو ہے ان کا علم اب ان کی بول چال کا طرز اور ان کا حوصلہ اور ظرف ان کے اس جملہ سے ظاہر ہے جو صـ۲ پر ہے کہ "بنگلوری سیٹ تو رہنے دو خود جوناگڑھی ثم الدھلوی سیٹ جاہلِ محض ہے. جو آج کل دہلی کے وہابیہ کا مولانا بنا ہوا ہے" پھر اسی صفحہ پر ہے "خود کو اور بنگلوری سیٹ کو اور اس کے اذناب کو ورطۂ کفر میں ڈالنا. پھر ان کی ہوشمندی کی داد دینی ہو تو یہ دورنگی تحریر ملاحظہ فرمایئے کہ لکھتے ہیں "عام مسلمانوں میں سے کسی کو کافر کہنا خود کافر بننا ہے" پھر ہماری نسبت لکھتے ہیں کہ فرقہ وہابیہ کا کفر بھی ایسا سنگین کہ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ "اب فرمایئے کہ یہ کفر کس پر لوٹا؟ اور ہاں جناب عالم بلکہ علامہ صاحب "فرقہ" وہابیہ کیطرف "کفرہ" اور "عذابہ" کی ضمیر کا لوٹانا کوئی بنگلوری عربیت ہوگی۔ ان کی بے ربطی ملاحظہ ہو صـ۳ میں لکھتے ہیں "امام بزدوی جو تیسرے طبقے کے مجتہدین فی المسائل ہیں" اے جناب یہ ایک فرد کے لئے مجتہدین کا لفظ لانا بھی آپ کی کوئی مخصوص علمیت ہوگی؟

ہم نے ان کی تہذیب اور علمیت وغیرہ کے محض نمونے بتلا دئیے ہیں اب اس قسم کی عبارتوں کو چھوڑ کر ان کی تشفی کے درپے ہوتے ہیں۔ بزدوی کی عبارت کا کوئی حوالہ آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ کے ہاں کی ان قوالیوں کی مجلسوں میں تو لہو و لعب بیش از بیش ہوتا ہے۔ کبھی اَمرد خوبصورت لونڈے عمدہ لباس پہنکر مانگ پٹی جما کر گانے بجانے اور تان توڑتے ہیں۔ کبھی بدکار فاحشہ رنڈیاں اور بازاری عورتیں پوری دلربائی دلفریبی اداکاری کے ساتھ اس عبادت کو بجا لانے والیاں ہوتی ہیں۔ فساق و فجار کا مجمع ہوتا ہے۔ نظرباز دل پھینک لے فکرے جمع ہوتے ہیں طبلے کی تھاپ اور گھنگرو کی چھم چھم سارنگی کی نیرنگی اور ہارمونیم کے سُر بھی اگر لہو و لعب نہیں تو پھر اور لہو کیا ہوگا؟ پس بزدوی کی اس عبارت کے بعد بھی تمہاری موجودہ قوالیاں حرام ہی رہیں بے نماز داڑھی منڈے حرام خور ظالم آوارہ بدمزاج شہوت پرست نوعمر تماش بین تھیٹر اور بائسکوپ کے شیدائی پرائی بہو بیٹیوں کو گھورنے والے حرام کار بد اطوار جمع ہوگئے۔ گویے بہتر سے بہتر بلوائے گئے قسم قسم کے باجے گاجے جمع کئے گئے۔ اور تالیاں اور طبلے اور ڈھول اور سارنگی

بجنے لگے۔ یہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگے ہو ہو ہا ہا ہونے لگی۔ زلف کے چوٹی کے رخسار کے اوصاف شعروں میں تار سُر ملا کرنے کے ساتھ سُر اور ساز سے الاپنے لگے۔ بھاؤ بتانے لگے جو کہا وہ کرکے دکھایا لیکن ابھی لہو و لعب نہیں؟ الغرض امام بزودی کی جو عبارت خدا کے غلام حیدر کے غلام نے لکھی ہے وہ ہمارے خلاف نہیں بلکہ ہموافق ہے مطلب یہی ہے کہ لہو و لعب کے ساتھ گانا بجانا حرام ہے پس موجودہ قوالی حرام ثابت ہوئی۔

اس کے بعد جو دوسری عبارت ردّ المحتار کی پیش کی ہے وہ بھی ہمارے مُدعا کے خلاف نہیں اس میں بھی یہ موجود ہے کہ اگر قصد لہو ہے تو حرام ہے پھر خود مولف صاحب لہو کے معنی بھی کر دیئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "فاسقوں شرابیوں نماز میں سستی کرنے والوں کا مجمع ہو یہ بیشک حرام ہے" ناظرین کرام آپ کو قسم ہے قوالی کے کسی مجمع کو آپ نے اس سے خالی پایا ہے؟ کہ وہاں نماز میں سستی کرنے والے نہ ہوں۔ اجی کہاں کی سستی؟ صاف چٹ کر جانے والے ہوتے ہیں۔ شرابیں تو کجا؟ گانجا اور بھنگ اور چرس اور حلیم بھی نہ چھوڑنے والے وہاں ہوتے ہیں۔ ہاں سگریٹ نوشی کا ذکر ہم نے عمداً چھوڑا ہے۔ کیونکہ غلام خلق خدا۔ سگریٹ فیکٹری میں حال ہیں۔ پس ردّ المحتار اور بقول آپ کے حدیقۃ الندیہ اور نہایہ حاشیہ ہدایہ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور وہ بھی موجودہ قوالی کو حرام کہتے ہیں الخ مزید عبارتیں ردّ المحتار کی آرہی ہیں

تفسیر احمدی کی جو عبارت اس رسالے میں نقل کی گئی ہے وہ تو سراپا قوالی کے حرام ہونے کبیرہ گناہ ہونے بلکہ اسے حلال جاننے کے کفر ہونے پر بہترین دلیل ہے واما ما رسمۃ اھل زماننا من انھم یعقدون المجالس الخ کا غلام غلامان خدا نے بندہ بندہ نے جو ترجمہ کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگوں میں جو یہ رسم مقرر ہے کہ مجلس منعقد کرتے ہیں اور بلاتے ہیں گانے والے اور الف ذا اور د وغیرہ کو اجرت پر اور مرتکب ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں شراب خواری اور انواع واقسام کی لواطت اور فسق و فجور میں مجمع ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں فساق گانے والے ان لوگوں کی تعریف کرکے انعام کثیر پاتے ہیں۔ پس شک نہیں اس قسم کا گانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس گانے کو حلال جاننے والا قطعی اور یقینی کافر ہے۔ کیونکہ ان کی شان میں لہو الحدیث نازل بخلاف مجلس اولیاء کرام و مشائخین عظام کے۔ حق یہ ہے کہ نہیں ہے لہو الحدیث انکی شان میں بلکہ سماع صوفیائے کرام کے درجات بلند ہونے کے لئے واسطہ اور وسیلہ ہے

Marfat.com

صوفیائے کرام کی مجلسِ سماع کو ان فساق کی مجلس سے کوئی تعلق نہیں" اس وقت ہم ان کے ترجمے کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے انھیں عربی سے مس تک نہیں۔ ورنہ کسی عربی داں کو بیچ میں رکھکر دریافت کرلیا جائے کہ کیا یہ ترجمہ اس عبارت کا صحیح ہے؟ خیر اس وقت ہمیں تو صرف یہ بتلانا ہے کہ بحمداللہ یہ عبارت بھی ہمارے خلاف نہیں۔ ناظرین قوالی کی جس مجلس میں چاہیں جاکر بلاحظہ فرمالیں کہ قوالی کی مجلس اہتمام سے ہوتی ہے یا نہیں اور انواع و اقسام کے فسق و فجور اس مجلس میں ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور گانے والیاں یا گانے والے اور بے ریش لونڈے وہاں ہوتے ہیں یا نہیں؟ گانا سننے والے سر دھنتے اور حال وقال کرتے ہیں یا نہیں؟ ان قوالوں کی تعریفیں اور انہیں اجرت اور انعام دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر اس کے حرام ہونے میں گناہِ کبیرہ ہونے میں کیا شک رہا۔؟ اور اسے حلال جاننے والے کے کافر ہونے میں کیا شک رہا؟

اب سچے صوفیائے کرام کی مجلسوں کو ان سے مستثنیٰ کرنا یہ کہکر کہ اس مجلس سے ان کی مجلس کو کوئی تعلق نہیں ظاہر کررہا ہے کہ وہاں گانے والیاں اور قوال نہ ہوں وہاں یہ بیہودہ اشعار نہ ہوں وہاں فحش کاریاں نہ ہوں۔ وہاں کوئی فاسق لونڈے امرد نہ ہوں۔ اس گانے سے نفس کو خوش اور خواہش کو پورا کرنا مقصود نہ ہو۔ گانے والوں کو اجرت یا انعام نہ دیا جائے۔ پس فرمایا جائے کہ آج کل قوالی کی ایسی کونسی مجلس ہے؟ جو ان سیاہ کاریوں سے جدا ہو۔ اس کے تو صاف معنی یہ ہیں کہ کسی باخدا شخص کے سامنے کسی غیر قوال اور گانے سے ناواقف شخص نے خدا کی وحدانیت کے چند شعر پڑھ سنائے یا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے اوصاف موزوں کلام میں سنادئیے۔ مثلاً پڑھ سنایا کہ؎

خدا فرما چکا قرآں کے اندر ؛ مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ؛ جو کام آوے تمہاری بیکسی میں

وغیرہ یا مثلاً اس نے یہ اشعار سنائے؎

جہاں ذکرِ حدیثِ مصطفےٰ ہو ؛ وہیں سر اپنا تسلیم رضا ہو
تامل ہو نہ ہرگز ماننے میں ؛ نہ کوئی آن بہر التوا ہو

Marfat.com

وغیرہ پس سچے موزوں کلام کا سننا اور بات ہے اور باہتمام تمام مجمع کرکے قوالوں سے گوانا اور وہ بھی مزامیر پر یہ بات ہی اور ہے۔ موزوں کلام کو قدرتی الحان سے پڑھنا اور خاص نغمات میں زمین و آسمان کا فرق ہے پس بحمداللہ کہ حیدر کے غلام کی اس تحریر کو بھی خدائے حیدر کے غلام نے اپنے مضمون کے مطابق ہی پائی۔ اور ڈوبتے ہوئے کے ہاتھ سے اس تنکے کا سہارا بھی چھین لیا۔ فالحمد للہ الذی نصر عبدہٗ اپنا اپنا ذوق ہے جنھیں قرآن حدیث سے شغف ہے وہ اس کے پھیلانے میں مشغول ہیں۔ اسی طرح جنھیں خوش گلو خوشرو وصاف رخسار امردوں سے محبت ہے جنھیں گانیوالیوں دلفریب دلکش اداکاری کرنیوالی حسینہ عورتوں سے لگاؤ ہے وہ ان کے گانے بجانے کی تعریفوں میں بلکہ شرعاً بھی اس کے جواز کو ثابت کرنے کی محنتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے جب یہ دیکھا کہ میری ان عبارتوں میں بھلوں اور بڑوں کی مجلسوں کو لہو ولعب والی اور ان سے خالی مجلسوں کو حکم میں الگ الگ کیا ہے اور آج کل کے بدنام کنندۂ تصوف کی کوئی مجلس اس لہو ولعب سے خالی نہیں نہ یہ خلف سلف کی روش پر ہیں تو آپ نے ایک بچاؤ یہ ڈھونڈ نکالا کہ لکھ مارا کہ کاملین کی اولاد اگر ناقص بھی ہو تو کاملین کے طفیل اللہ عزوجل ان ناقصین کو کامل کردیتا ہے۔ کیوں جناب غلام حیدر صاحب اگر یہ ہوتا تو نوح علیہ السلام کا بیٹا اُن کے سامنے نہ ڈبویا جاتا۔ لوط علیہ السلام کی بیوی پر آپ کے دیکھتے پتھر نہ پڑتا ابراہیم علیہ السلام کے والد کو آپ کے سامنے گھسیٹ کر جہنم میں نہ ڈالا جاتا۔ فرعون کی بیوی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے دیکھتے ہوئے ان کے خاوند کو فی النار نہ کیا جاتا۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کی نسبت نہ فرماتے کہ جہنم کی آگ اس کے بھیجے کو کھدبدا رہی ہے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اکرم الاولین والآخرین حبیب شافع روز جزا یہ نہ فرماتے یا بُنَیَّۃ سَلِیْنِیْ مِنْ مَّالِیْ مَاشِئْتِ فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَآ اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا" یا فاطمۃ "اِعْمَلِیْ فَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَآ اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ یعنی پیاری بچی یہاں مجھ سے میرا مال وغیرہ جو مانگوگی وہ تو میں دے سکتا ہوں لیکن قیامت کے روز بغیر عمل نیک کے میں کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتا

Marfat.com

پیاری بچی نیکیاں کر لو ورنہ قسم بخدا میں کوئی کام نہ آؤنگا (بخاری مسلم وغیرہ) پس جو بندگی خدا پرستی میں رہے جو نفسانی خواہشات کو آگ لگا چکے ان کی جو اولاد آج خواہش پرستیوں میں لگی ہوئی ہے عبادتوں سے جان چراتی ہے انھیں ان کے درجے میں سمجھنا صرف خوش فہمی ہے بلکہ قرآن و حدیث سے دشمنی ہے۔ کہاں یہ جسم شیطان کہاں وہ اولیاء رحمٰن؟

آیت و حدیث وارد کردہ جناب کا مفہوم صرف اسی قدر ہے کہ نفسِ توحید و اتباع اور اجتنابِ منہیات میں ایک ہونے کے بعد ضعفِ عبادت کیوجہ سے درجاتِ جنت کا تفاوت بفضلہٖ ہٹا دیا جائے گا۔ اور قوی ایمان کے درجہ تک اس کم عبادت والے کو بھی پہنچا دیا جائے گا۔ اگر اَمَا لَهُمْ حدیث لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ سے آپ کو مغالطہ لگا ہے۔ کہ بھلے خدا رسیدہ خدا والے خدا دوست اولیاء اللہ کی شرابی بے نماز طبلہ پسند قوال نواز۔ مشرک مبتدع اولاد بھی ان کے درجوں تک پہنچ جائے گی۔ یہ سراسر غلط ہے قرآن فرماتا ہے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ حضور علیہ السلام کا جلیس عبداللہ بن اُبی بھی تھا۔ بلکہ یہ وہ تھا جسے مرنے کے بعد حضور کا کرتہ پہنایا گیا۔ آپ نے خود اپنے زانو پر اس کا لاشہ رکھکر لبِ مبارک سے اُسے سرفراز فرمایا۔ اس کے جنازے کی نماز پڑھی لیکن رب العالمین نے صاف فرما دیا۔ لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ صاف ارشاد ہوا کہ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ایک دفعہ تو کیا ستر مرتبہ کے استغفار سے بھی ایسوں کو نہ بخشونگا اب سے خبردار نہ ان کے جنازے پڑھنا نہ ان کی قبروں پر کھڑے ہونا۔ حدیث میں جو ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ عبادتوں میں ایک شخص بھلے لوگوں کے ساتھ ہے لیکن اس کی وہ کیفیت نہیں ہے جو مقربینِ خاص کی ہے تو اس کی کمزوری کیوجہ سے وہ بالکل محروم نہیں رہتا۔ بلکہ ظاہری جسمانی ساتھ بھی بفضلہٖ اس کے رفع درجات اور قبولیتِ عبادات کا سبب بنجاتا ہے۔

آگے چلکر آپ کا فرمانا کہ گانا سننے کی حرمت کی حدیثیں موضوع و مطعون ہیں وغیرہ اسکی بابت عرض ہے کہ میں نے اس کی حرمت کی بہت سی حدیثیں بلکہ بہت سی آیتیں بھی نقل کی ہیں۔ اگر ہمت ہے تو ان حدیثوں کو موضوع و باطل ثابت کرو۔ (یاد رہے کہ جو ضعف کثرت طرق وغیرہ سے منجبر ہو جائے۔ وہ حدیث حسن کے درجہ پر

Marfat.com

پہنچ جاتی ہے کبھی اس سے بھی آگے۔) ان قرآن کی آیتوں کا جواب دو ورنہ اللہ سے ڈرو۔ اللہ کے بندوں کو قرآن وحدیث کی طرف آنے دو۔ ہارمونیم طبلے ڈھول سارنگی تالیوں اور قوالیوں سے انہیں ہٹنے دو۔ اور ان کے دلوں میں خدا و رسول کے کلام کا ذوق شوق آنے دو۔ کیوں لوگوں کو اقوالِ خدا و رسول سے ہٹا کر اقوال قوال کی طرف لے جاتے ہو۔ کیوں خدا رسول کے پر ترنم پر نور نغمات سے ان کے کان بہرے کر کے ڈھول اور طبلے کی تھاپ کا رسیا بنا رہے ہو؟ ڈرو اللہ سے ڈرو۔

یہ کہنا کہ ائمہ سے حرمت و کراہت منقول نہیں محض غلط ہے۔ ائمہ کے اقوال میں اپنے مضامین میں وار ذکر چکا ہوں۔ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم دیکھو جہاں صاف موجود ہے کہ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام ابوحنیفہؒ کی رائے اس کی تحریم کی ہے عوارف المعارف میں امام شافعیؒ کا یہ فرمان ہے کہ گانے کو زندیقوں نے نکالا ہے تاکہ قرآن میں دل نہ لگنے دیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں لونڈی خریدی اور نکلی وہ ڈھولی تو اس عیب کی وجہ سے خریدار لوٹا دے۔ درمختار میں ہے کہ مجمع میں گانے والے کی گواہی بھی مردود ہے۔ یہی چیز فتاوے قاضی خان میں بھی ہے۔ مضمرات میں تو بیان ہے کہ گانے کو مباح کہنے والا فاسق ہے۔ اختیار میں ہے کہ غنا کبیرہ گناہ ہے جماد میں اسے حرام لکھا ہے۔ اسی طرح تاتارخانیہ میں بھی۔ کفایہ حاشیہ ہدایہ میں تو ہے کہ گانا سب مذاہب میں حرام ہے بلکہ فقہا نے گانے کی طرح قرآن پڑھنے اور اسے سن کر تعریف کرنے کو بھی حرام لکھا ہے۔ پس فقہ حنفیہ کی ان تمام معتبر کتابوں کے یہ اور اس جیسے فتاوے جن میں سے بہت سے ہم پہلے نمبروں میں نقل کر چکے ہیں صاف بتلا رہے ہیں کہ حنفی مذہب میں یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موجودہ مجالس حرام قطعی ہیں۔ پس اس کے خلاف اگر کوئی عبارت ہو بھی تو وہ ان معتبر کتابوں اور ان جوٹی کے علما فقہا کے اقوال کے سامنے ہیچ ہے۔

مسلمانو! اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے امتیو! آؤ اس ایک حدیث کو سن لو یہ اس کا فرمان ہے۔ کہ جس کے دربار کے ایک دربان حیدرؓ تھے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ جن کے نام کا غلام مصنف رسالہ جمع الاقوال الفقہا ہے۔ فرماتے ہیں

"... قوالیوں پر اور جن کے لئے وہ گائیں۔ (ابن ابی الدنیا و بیہقی)

پس موجودہ قوال اور قوالی سُننے والے بزبانِ فیض ترجمانِ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ملعون ہیں۔ مسلمانو! اس لعنت سے بچو۔ عاشقِ قوال و قوالی غلام حیدر صاحب نے حضرت عائشہؓ والی جو روایت وارد کرنے کی جو تکلیف اٹھائی ہے اس کا جواب بحمد اللہ ہم اپنے اس مطول مضمون میں پورا دے چکے ہیں۔ اس ایک روایت میں جواب ہمنے دیئے ہیں۔ فالحمد للہ!!

حنفی بھائیو! واللہ تمہارے اس مصنف نے تو کمال کر دیا۔ یہاں تو اتنا ہی لکھا کہ ائمہ سے مطلقاً حرمت و کراہت کا کوئی قول صحیح منقول نہیں۔ پھر آگے چل کر صفحہ ۷ میں غضب ڈھایا ہے لکھتا ہے چاروں اماموں نے بھی گانا سُنا ہے۔ اور امام اعظم تو اپنے ہمسایہ قوال سے گانا سُنا کرتے تھے۔ حنفیو! اگر اسی کو تم امام کا جاننا جانتے ہو۔ اگر اسی کو امام صاحب کی عظمت جانتے ہو کہ وہ قوالیاں سُنا کرتے تھے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ ہم اس عظمت کے قائل نہیں ہم ہرگز نہیں مانتے کہ امام صاحبؒ قوالی سنتے ہوں یا دیگر تینوں امام سُنتے ہوں۔ اشعارِ نیک کا بغیر گانے کے سُننا اور چیز ہے۔ بحث اس وقت موجودہ قوالیوں میں ہے اس کا ثبوت چار چھوڑ ایک امامؒ سے بھی نہیں بلکہ اس کی کراہیت و حرمت و ممانعت منقول ہے۔ جیسے کہ ہم اپنے پہلے کے مضامین میں اور اس مضمون میں بیان کر چکے ہیں۔ فتاویٰ خیریہ سے اس کتاب میں جو عبارت نقل کی ہے اُس میں اشارہ ہے امام صاحب کے اس واقعہ کیطرف جو ہدایہ وغیرہ میں مروی ہے کہ امامؒ صاحب ایک مرتبہ ایسی مجلس میں جبر سے بیٹھے رہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ واقعہ تو دلیل ممانعت ہے۔ اس لئے کہ اس میں لفظ یہ ہیں اُبْتُلِیْتُ بِھٰذَا مَرَّۃً فَصَبَرْتُ یعنی میں بھی ایک مرتبہ ایسی ہی جگہ پھنس گیا تو صبر کر لیا۔ اوّلاً تو امام کا اُبتلیتُ کا لفظ فرمانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ جان بوجھکر لہو و لعب اور گانے کی اس مجلس میں شامل نہیں ہوئے تھے بلکہ دعوت میں گئے اور جب بیٹھ گئے تو وہاں یہ چیز شروع ہو گئی آپ جبراً قہراً بیٹھے رہے کیونکہ آ چکے تھے۔ چنانچہ شامی میں ہے وَلٰکِنْ اَقُوْلُ کَلَامُ الْاِمَامِ اُبْتُلِیْتُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ حَرَامٌ یعنی امام صاحب کے اس لفظ سے بھی اسکی حرمت پر دلالت ہوتی ہے۔ آپ لفظِ فَصَبَرْتُ فرما رہے ہیں۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ یہ واقعہ امام صاحب کی امامت اور فقاہت سے پہلے کا ہے۔ آپ گو حنفیت کے

مدعی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حنفی مذہب کی کتابوں سے بالکل بےخبر ہیں۔ جاؤ دُرِّ مختار کھول کر دیکھ لو۔ جہاں لکھا ہے وَالْمَحْكِيُّ عَنِ الْاِمَامِ كَانَ قَبْلَ اَنْ يَّصِيْرَ مُقْتَدًى بِهٖ یعنے امام صاحب کا یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے۔ کہ آپ امام اور مقتدای بنیں۔ اور اگر علم ہو جائے کہ اس ولیمہ کی دعوت میں لعب و غنا ہے پھر تو ایسی دعوت میں جانا بھی حنفی مذہب میں منع ہے۔ اسی درمختار میں ہے وَاِنْ عَلِمَ اَوَّلًا بِاللَّعِبِ لَا يَحْضُرُ اَصْلًا یعنے اگر شروع سے علم ہو کہ اس دعوت میں لہو و لعب گانا وغیرہ ہے تو سرے سے جائے ہی نہیں اور اگر کوئی کھلا آدمی جو مقتدا اور عالم ہو وہ اگر ایسی جگہ دعوت کے بہانے بلایا جائے اور بےخبری میں چلا جائے اور وہاں لہو و لعب گانا بجانا ہو تو اس کے لئے حنفی مذہب حکم دیتا ہے کہ فَاِنْ كَانَ مُقْتَدًى وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْمَنْعِ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ لِاَنَّ فِيْهِ شَيْنَ الدِّيْنِ (درمختار) یعنی اگر کوئی شخص ایسا ہو جس کا لوگوں پر اثر ہو اور لوگ اس کی مانتے ہوں۔ تو اگر وہاں اس مجلس میں اس لہو و لعب گانے بجانے کو روک نہ سکتا ہو تو اس پر ضرور ہے کہ وہاں ہرگز نہ بیٹھے۔ اُٹھ کر چلا آئے ورنہ الزام آئیگا کہ اس نے دین خدا کی توہین کی۔ حنفی بھائیو امام صاحب کی دشمنی پر دوستی کے پردے ڈالنے والو مذہبی کتابوں سے غافل قوالیوں اور ڈھولکیوں کے شیدائیوں کچھ تو سمجھو اور بھاگو ورنہ یہ لوگ تمہیں قوالوں کی آن بان کے اور گانے والیوں کی ادا و ناز شان کے عاشق بنا کر دین خدا سے پھیر دیں گے۔ علامہ درمختار [illegible] کر کے آخر میں فرماتے ہیں فَالْوَاجِبُ كُلُّ الْوَاجِبِ اَنْ يَّجْتَنِبَ [illegible] لِمَا رُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِهٖ یعنے ہر طرح پوری طرح صاف صاف واجب [illegible] کہ اسے نہ سنے اس کے سننے سے پوری طرح بچتا رہے۔ حدیث [illegible] ہے کہ اس کے نہ سننے کے لئے حضور نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

درمختار کی شرح شامی میں ہے وَاِنْ كَانَ سِمَاعَ غِنَاءٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ یعنے علما کے اجماع سے گانا سننا حرام ہے۔ اللہ اللہ یہاں یہ فرمائیں اور آج کل کی سگریٹ فیکٹری سے یہ فتوے بنایا جائے کہ ائمہ اربعہ خود گانا سنتے تھے

Marfat.com

اس کے بعد اسی کتاب شرح دُرِّ مختار میں ہے ص۲۴۶ کہ جن صوفیوں نے اسکی اباحت کہی ہے وہ ان کے لئے ہے جو لہو سے خالی ہوں جو تقوے سے سرتاپا مرصع ہوں اور مریض کو جس طرح دوا کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی محتاج ہوں تو پھر بھی چھ شرطوں کے ساتھ (۱) کوئی نوعمر نوجوان امرد لڑکا نہ ہو (۲) مجلس میں سب متقی پارسا نیک نفس بزرگان دین ہوں۔ (۳) شعر پڑھنے والا خود خالص نیت کا ہو۔ اُجرت انعام کھانے پینے کی لالچ نہ رکھتا ہو (۴) یہ مجلس کسی کھانا کھانے یا اور کسی دنیوی نفع کی نہ ہو۔ (۵) اور سب مغلوب ہو کر وہاں سے اٹھیں (۶) اور وجد صادق بھی ظاہر کرتے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ خواہ مخواہ کی اچھل کود ہو۔ ان تمام چیزوں کو بیان فرما کر علامہ ابن عابد بن محمد امین صاحب فرماتے ہیں۔ وَالحَاصِلُ اَنَّهٗ لَا رُخْصَةَ فِی السَّمَاعِ فِی زَمَانِنَا لِاَنَّ الْجُنَیْدَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَابَ مِنَ السَّمَاعِ فِی زَمَانِهٖ یعنی ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں قوالیوں کے سننے کی رخصت نہیں ہے۔ اس لئے کہ حضرتِ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے میں سماع سے توبہ کی تھی۔ پس جب ان فقہا اور ان صوفیوں کے زمانہ میں اسکی رخصت نہ تھی تو آج رخصت کیسے ہو گئی؟ مولوی غلام حید صاحب اللہ سے ڈرو اور ان لغویات کو چھوڑو۔ کل بالا خدا سے پڑتا ہے۔ جس مذہب کو ماننے ہو اسکی لاج تو رکھ لو۔ جب امام کی امامت کے قائل ہو انہیں تو اپنی برائی میں ملوث نہ کرو۔

مولوی صاحب غلام حیدر نام کو چھوڑو جو شرک کی بو دے رہا ہے۔ آؤ عبداللہ نام رکھ لو ہمارا مالک ایک خدا ہے۔ ہم سب اس کے اور صرف اُسی کے بندے ہیں پھر آپ حیدر کے بندے کیوں بنیں؟ خود حیدر بھی خدا کے بندے تھے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ جنہیں تم پکارتے ہو وہ سب بھی تمہاری طرح خدا کے غلام ہیں۔ فرمانِ قرآن ہے۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا۔ زمین و آسمان میں جتنے ہیں سب خدا کے پاس غلامی کی صورت میں غلام بنکر آنے والے ہیں۔ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ

غلام حیدر نام بدل دو

Marfat.com

الٰہی میں تیرا غلام۔ میرے باپ دادا تیرے غلام۔ میری مائیں نانیاں تیری لونڈیاں پھر مولانا صاحب آپ کو کیا عار ہے۔ کہ آپ غلام خدا نہ بنکر غلام حیدر رہتے ہیں حضرت حیدر کرار عنہ رضی اللہ جبار پر خدا کی رضا و رحمت اور مغفرت بیحد و بیشمار ہو۔ کرم اللہ

ترجہ شئی الآخرہ:

میرے محترم مولانا صاحب درِ مختار کیا آپ کے مذہب کی معتبر کتاب نہیں؟ کیا اسکی جلد خامس کے صلاحہ ۲ پر یہ عبارت نہیں؟ کہ عرب کے جن اشعار میں ذکر فسق ہو وہ مکروہ ہیں۔ اور کیا اس کتاب کی شرح ردالمحتار کے اسی صفحہ میں یہ عبارت نہیں تَکْرَہُ قِرَاءَتُھَا فَکَیْفَ التَّغَنِّیْ بِھَا یعنی جب پڑھنا ہی حرام پھر ان کا گانا تو کس قدر اعلےٰ درجہ کا حرام ہو گا؟ پس حرام کو حلال بناکر بندگانِ خدا کی ضلالت موجب نہ بنو۔ اسی ہمارے زمانے کے ان مدعیانِ تصوف کی ان قوالیوں کی مجلس کی نسبت اسی شامی شریف میں ہے۔ وَمَا یَفْعَلُہٗ مُتَصَوِّفَۃُ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَا یَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَیْہِ یعنے ہمارے زمانے کے یہ مدعیانِ صوفیت جو کرتے ہیں وہ حرام ہے۔ ان قوالیوں کی مجلسوں کا قصد کرنا اور وہاں جاکر بیٹھنا جائز نہیں۔ اسی طرح اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قراتِ قرآن جنازہ غزوہ اور وعظ کے وقت بھی شور وغل ہو جانے آپ نے منع فرمایا ہے۔ فَمَا ظَنُّکَ بِہٖ عِنْدَ الْغِنَاءِ الَّذِیْ یُسَمُّوْنَہٗ وَجْدًا وَمُحَبَّۃً فَاِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ لَا اَصْلَ لَہٗ فِی الدِّیْنِ پھر اس کی ممانعت کتنی بڑی ہو گی جو گانا سننے کے وقت ہمارے زمانہ کے صوفی ہو ہا اور شور وغل مچاتے ہیں اور اس کا نام وجد اور محبت اور حال اور کیفیت رکھتے ہیں۔ یہ تو بالکل مکروہ ہے۔ اس کا کوئی ثبوت دینِ خدا میں نہیں۔ پھر لکھتے ہیں وَحَدِیْثُ تَوَاجُدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یَصِحَّ یعنی یہ روایت کہ حضور کو وجد آیا تھا۔ جسے بنگلوری صاحب نے بھی اپنے اس رسالے کے صفحہ ۷ پر بیان فرمایا ہے یہ روایت غیر صحیح ہے۔ اس کی صحت ثابت نہیں۔ بطور تبرک آخر میں ایک متبرک ملفوظ حضرت شاہ عبد القادر صاحب پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی سن لیجیے آپ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اگر حاضر ہو اس میں کوئی بات گناہ کی

Marfat.com

جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسلی اور رباب اور باجے گاجے اور طنبورہ وغیرہ تو اس جگہ نہ بیٹھے کیونکہ یہ سب حرام ہیں۔

ہمارے بھولے مصنف نے اس مثل کو اصل کر دکھایا۔ کہ "دروغ گو را حافظہ نباشد" یعنے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے یعنے اپنا سارا کیا کرایا بیک گردش قلم ڈھا دیا صفحہ پہ لکھتے ہیں کہ صوفیہ کے رقص و سماع اور ان کے رقص و سماع کو کیا نسبت؟ بلکہ دونوں میں کفر و اسلام کا فرق ہے۔ سچ فرمایا جناب نے اللہ کرے تمہارا منہ میٹھا ہو۔ اور خدا کرے تم اسی پر رہو۔ صوفیا کا وجد اور سماع قرآن و حدیث یا اس کے ترجمے کے اشعار بغیر گانے کے اور باجے کے اسلام اور ان موجودہ مدعیانِ تصوف کا ڈھول ڈھما کا اور دھما چوکڑی اور فحش اشعار بڑے مجمع میں باجوں گاجوں کے ساتھ یہ کفر فالآن حصحص الحق وذلک ما کنا نبغ اب جو آخر میں آپ نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور کوسا کاٹا ہے اُسے ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں:۔

ہاں ایک آخری گذارش ہماری مولوی غلام حیدر صاحب اور ان کے سب چھوٹے بڑے ساتھی اور بھی سن لیں کہ اس رسالہ کے صفحہ ۶ اور ۷ پر حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت عبداللہ بن جعفر۔ حضرت عبداللہ بن زبیر۔ حضرت معاویہ ابنِ ابی سفیان حضرت عمرو بن العاص حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور حضرت سعید بن جبیر۔ حضرت سعید بن مسیب۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ۔ حضرت امام مالک حضرت امام شافعی۔ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔ اور حضرت علی رض اور حضرت جعفر رض اور حضرت زید رض اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ثبوت آپ حضرات پیش کریں ورنہ اللہ سے ڈر کر صاف لکھدیں کہ آپ لوگوں نے ان بزرگوں پر ان خدا کے چہیتے بندوں پر تہمت باندھی۔ ساتھ ہی ہمارا یہ اعلان بھی سن لیں کہ:۔

اگر آپ حضرات ان بزرگان دین میں سے ایک سے بھی موجودہ طرز و طریق پر قوالی کی مجلس کرنا اور اس میں شامل ہونا اور اُسے سُننا وغیرہ ثابت کردیں جو زیر بحث ہے تو ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور آپ کی

Marfat.com

محنت کے عوض سو روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ فَاْتُوْا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

میرے حنفی بھائیو! حنفی مذہب کے ماننے والو! کتبِ فقہ کو معتبر جاننے والو! آؤ فیصلہ کن بات سن لو اور اپنے مذہب کا اپنی مذہبی کتابوں کا وقار قائم رکھو۔ حنفی مذہب کی اعلیٰ تر کتاب معتبر کتاب درِّ مختار کی جلد خامس صفحہ ۲۲۶ پر ہے اِسْتِمَاعُ الْمَلَاهِيْ مَعْصِيَةٌ وَالْجُلُوْسُ عَلَيْهَا فِسْقٌ وَالتَّلَذُّذُ بِهَا كُفْرٌ یعنے باجے گاجوں کا سننا خدا کی نافرمانی ہے۔ اس کے سننے کے لیے مجلس جانا اطاعت خداو نکل جانا ہے۔ اور ان سے لذت حاصل کرنا مزہ اٹھانا کافر ہو جانا ہے۔ فقہ کی ہیں اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان لکھا ہے۔ پس خدا کی مانو اس کی مانو۔ امام صاحب رح کی مانو۔ فقہا کی مانو اور قوالیوں کے ان حرام مجلسوں اس سے بچنا اند عذر ہو کر باقر نہ بنو۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۔

میرے مسلمان حنفی بھائیو! ہم نے قرآن سے حدیث سے اقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اقوالِ ائمہ سے اقوالِ فقہا سے ان موجودہ قوالیوں کی مجلس کے احکام اللہ سے ڈر کر آپ کی خیرخواہی کے لئے آپ کو صحیح راہ بتانے کے لئے ساتھ فریضہ تبلیغ کو ادا کرنے کے لئے پہنچا دئے ہیں۔ اب آپ پر فرض کہ ادب کرکے ان پر عمل کیجئے۔ اور بجائے ان مجلسوں کے قرآن مجید سنانے کی مجلسیں قائم کیجئے تاکہ دونوں جہان سنور جائیں۔ وکلا

قہر قہار بر سنگلوے مکار

قوالی کے متعلق مندرجہ بالا مضامین جو چھ قسطوں میں شائع ہوئے اس نے مسلمانوں پر اثر کیا اور رنڈی بھڑووں اور گویوں کے گانے بجانے کے بازار کو ماند کر دیا۔ اسلئے

Marfat.com

اسکے رسیا اور ان بچھوں کے دھتیا اُبل پڑے۔ اس سے پہلے ناظرین رسالہ "اصح الاقوال الفقہا" کی تردید پڑھ چکے ہیں۔ اس کے جواب میں ایک رسالہ بنام "سیف الجبار علے اعناق جمیع المکار" نکلا ہے اس کے مؤلف بھی وہی غلام حیدر صاحب حال سگریٹ فیکٹری ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس رسالہ پر بھی محمدی فوج کی چڑھائی کر کے نَرَبَتْ خَیْبَرُ کا مقولہ پورا کر دیں۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ ہ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ؛

صاحب رسالہ غلام حیدر صاحب کی غلطی ہم نے اس سے پہلے بھی واضح کر دی تھی۔ ابکی مرتبہ آپ نے اپنی اس غلطی کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور گویا اپنے طور پر بہت سنبھل کر چلے ہیں لیکن شانِ خدا ہے رسالے کے پہلے ورق کی پہلی سطر میں ہی آپ نے عربیت کی وہ ٹانگیں توڑی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ یعنی آپ لکھتے ہیں "اَلْعَفُ هٰذِہٖ الرِّسَالَۃ الحقیر لعباد خادم علماء احناف" کوئی ان سے پوچھے کہ یہ کہاں کی عربیت ہے؟ بلکہ یہ نہ عربی ہے نہ فارسی نہ اردو۔ بھائی جب عربی سے ناآشنا ہو تو اس اسلامی زبان پر رحم کھا کر اس کی دشمنی سے باز آجاؤ ؛

اس رسالہ میں صفحہ ۲ پر پہلی تہمت تو ہم پر یہ رکھی ہے کہ ہم نے صوفیائے کرام کو کافر لکھا ہے۔ یہ محض غلط ہے۔ ہم نے سچے صوفیوں کو جو موحد متبع سنت اولیاء خدا ہیں ہمیشہ سرکا تاج مانتے ہیں۔ ہم ان بدکار نا ہنجار متصوفین کے درپے ہیں جو لٹیں بڑھا کر بھگوے کپڑے رنگا کر نماز روزے سے دست بردار ہو کر گھنگرو کی چھما چھم پر اور سارنگی کے سروں پر اور طبلے کی تھاپ پر رنڈیوں اور گویوں کی لے پر مست ہوتے رہتے ہیں جو قبروں کی دھوون کو پیتے اور اس کی خاک کو کھاتے رہتے ہیں۔ جو درویشی کے پردے میں خواہش نفس کو پورا کرتے پھرتے ہیں۔ جنھیں قرآن حدیث سے کوئی مس نہیں لیکن شراب و کباب کے اشعار پر سر دھنتے ہیں جو مانتے ہیں ؎

نماز زاہداں سجدہ سجود ے ؛ نماز عاشقاں ترک وجود ے

جی چاہتا ہے کہ علامہ صاحب کی اردو دانی مع عربی دانی بھی آپ دیکھ لیں کیونکہ صرف عربی دانی تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں "عبد الوہاب نجدی کے زمانہ سے الی یوم ھذا تک ان حضرات نے فتنہ پردازی کرنا اہلسنت والجماعت کو مشرک بدعتی کہنا واجب الاعمال اور عین عبادت سمجھا ہے" بلے جناب اجیب الی اللہ کے

Marfat.com

تو "تک" لانے کی کیا ضرورت تھی؟ ص۶ میں بھی آپ یہ فقرہ اسی طرح لائے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہوا جیسے کوئی کہے "زیر جامع مسجد کے نیچے" یا کہے "شب لیلۃ القدر کی رات" سچ ہے نامرد ہو کر جورو کرنا اور بے علم ہو کر قلم اٹھانا دونوں برابر ہے۔ پھر واجب الامر کونسی ترکیب ہے؟

آپ کا یہ پورا فقرہ جھوٹ و بہتان ہے۔ ہم خود بھی اہلسنت والجماعت ہیں یعنی رسول اور جماعتِ صحابہ کی روش پر چلنے والے ہمارے نزدیک کامل مسلمان اور پختہ باایمان ہیں ہمارے عقائد میری کتاب "عقیدہ محمدی" میں ملاحظہ فرمائیے۔ ہم بھی انہیں مشرک کہتے ہیں جو خدا کے سوا دوسروں کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھیں جو اولاد اور رزق اور تندرستی اور برکت وغیرہ خدا کے سوا اوروں سے مانگیں جو سجدے اور نمازیں دوسروں کو پڑھیں وغیرہ۔ اسی طرح ہم انہیں بدعتی کہتے ہیں جو طریقِ رسولﷺ سے ہٹ کر نئے طریقے از خود پیدا کریں اور انہیں دینی کام اور کار ثواب جانکر کریں۔

ص۳ میں آپ نے لکھا ہے کہ علماء محققین کا فیصلہ ہے الاعیہ۔ ملاہی تو العلوم الغنا بغیرآلہ یہ آپ نے اپنے پہلے رسالہ میں ہرگز نہیں لکھا لیکن شکر ہے کہ ملاہی کی جگہ ایک گونہ حرمت کے تو آپ قائل ہوگئے۔ خدا کرے اس جواب کے دیکھنے کے بعد آپ اس کی ادنیٰ حرمت باقی کے بھی قائل ہو جائیں۔

اور یہاں یہ فقرہ تو علامہ کا ہم باوجود کوشش کے نہ سمجھ سکے کہ آپ لکھتے ہیں "آپ کے اقوال خطب اللیل مشتبہ ہیں" آخر آپ یہ جناتی زبان کیوں بولتے ہیں؟ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہاں بھی آپ نے عربی کی خبر لی ہے۔ عربی بولنا چاہا ہے لیکن اس مادر زاد عربی کو کون سمجھے؟ گونگے کی بولی گونگے کی ماں ہی سمجھے۔

پھر ص۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شرح صحیح مسلم کی عبارت سے حرمت میں شبہ پیدا ہوا ہے یہاں بھی جناب کی اردو گونگے کا خواب ہے آپ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ قطعی حرمت نہیں معلوم ہوتی بلکہ مشتبہ چیز ہوگئی۔ ہم کہتے ہیں حدیث میں ہے وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ (ان دونوں کے بیچ مشتبہ چیزیں ہیں) مشتبہ چیزوں سے بچنے والا ہی اپنے دین اور اپنی عزت کا بچاؤ کر لیتا ہے۔ پس اگر قوالی بقول آپ کے مشتبہ چیز ہو جب بھی بحکم حدیث آپ کو اس سے بچنا اور بچانا چاہئے۔

Marfat.com

ورنہ دین اور دنیا دونوں غیر محفوظ ہو جائیں گی۔

پھر شرح نووی کی عبارت سے مشتبہ ماننا بھی غلط ہے کیونکہ امام ابو حنیفہؒ اور اہلِ عراق تو اس قوالی کو حرام کہتے ہیں امام شافعیؒ اور امام مالکؒ سے مکروہ کہتے ہیں اور مکروہ کا اطلاق بھی حرمت پر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے مذہب کی کتاب شامی وغیرہ اوران میں سے جس قول کو مانیں آپ کا دعویٰ اباحت کا ٹوٹ جاتا ہے۔

صفحہ میں آپ ہمیں الزام دیتے ہیں، اس کی عبارت بھی خود ساختہ زبان میں ہے لیکن ہم اس کا خلاصہ کر دیں کہ آپ کے الزام کی حقیقت یہ ہے کہ اسماء الرجال کا ماننا تقلید ہے۔ یہ الزام یہ تقلید نہیں یہ عین حکم خدا ہے۔ فرمانِ قرآن ہے۔ اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا حدیث میں ہے کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ پس راویوں کی صحت وضعف کی جانچ عین فرمودہ خدا پر عمل ہے اور اس کا طریق بھی ہے۔ اس کی مزید بحث میری کتاب دینِ محمدی میں ملاحظہ ہو۔

جس تقلید کے خلاف ہم ہیں وہ وہ تقلید ہے جو آپ حضرات کی ہے کہ حدیث و قرآن کو چھوڑ کر چار مجتہد مقرر کر لیے پھر ان میں سے بھی ایک کی تمام باتوں کو ماننا اپنے اوپر ضروری کر لیا اور اس کی تمام باتوں کو عملی صورت میں نبیؐ کی باتوں کا درجہ دے دیا۔ حالانکہ خود ائمہؒ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِذَا جَآءَ عَنِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ الخ اسی طرح فرمان ہے اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسی طرح فرمایا ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ یعنی حدیثیں سر آنکھوں پر رکھنے کے قابل ہیں۔ حدیث کے خلاف میرے جس قول کو پاؤ اس کا چھوڑ دینا تم پر فرض ہے میرا اپنا مذہب وہی ہے جو صحیح حدیث میں ہو۔ بلکہ امام صاحب تو اپنے ہر فتوے کے ساتھ فرما دیا کرتے تھے کہ ھٰذَا رَاْیُ النُّعْمَانِ ابْنِ ثَابِتٍ فَمَنْ جَآءَ بِاَحْسَنَ مِنْہُ فَھُوَ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ۔ یعنی یہ میری رائے ہے۔ لیکن جب اس سے اچھی بات دیعنی حدیث، قرآن) مل جائے تو وہی قابلِ اعتماد ہے۔ لیکن یہاں تقلید خود امام صاحبؒ کی باتیں ماننے کا نام ہے۔ حدیث پر عمل کرنا ان کے نزدیک غیر مقلدی ہے بلکہ بے دینی ہے۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی چونکہ تقلید پر مکار کے مولف نے

Marfat.com

اس سے زیادہ بحث نہیں کی اسلئے ہم بھی اسی پر اختصار اور اکتفا کرتے ہیں تاہم اگر ناظرین اس مسئلے کو پوری طرح دیکھنا چاہیں تو میری کتاب "طریق محمدی" دیکھ لیں اور ارشادِ محمدی وغیرہ بھی ؛

اور ہاں یہ جناب نے کیا لکھ دیا کہ "ہم مقلدین وہ ہیں جن کا ایک عمل بھی خلاف حدیث نہیں" اگر یہ صحیح ہے تو آپ حنفیوں کے سوا شافعیہ کے تمام عمل خلاف حدیث ہوئے۔ حنبلیہ کے بھی اور مالکیہ کے بھی۔ پھر آپ لوگوں کے اس مشہور قول کے کیا معنی؟ کہ چاروں مذہب برحق ہیں نہیں بلکہ یوں کہو چاروں میں سے ایک اور وہ بھی حنفی مذہب برحق۔ باقی تینوں مذہب باطل ؛

ہاں اور اب مہربانی فرما کر آپ اپنے ہاں کے ان مسائل کی حدیثیں بیان کر دیجئے تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ کے مذہب کا کوئی مسئلہ خلاف حدیث نہیں [illegible] مہربانی فرما کر مقلدین کے ان آٹھ اعمال کی آٹھ صحیح صریح حدیثیں پیش کر دیجئے تاکہ ہم بھی آپ کے ہمخیال بن جائیں۔ اور اگر آپ کو یہ حدیثیں نہ ملیں تو پھر آپ ہمارے ہمنوا بن جائیں اور لکھ دیجئے کہ مقلدین کی کتب فقہ میں خلاف حدیث مسائل [illegible] اس لئے منکر کے عمل کے لائق فقہ کی کتابیں نہیں بلکہ صرف قرآن حدیث [illegible]

(۱) درمختار صفحہ ۲۲ ج ۱ وغیرہ میں ہے [illegible] ثلاثا یعنی انگلی اور چھاتی نجس ہو گئی ہو تو تین مرتبہ چاٹ لینے سے پاک ہو جاتی ہے آپ یا آپ کا کوئی بڑے سے بڑا عالم کتاب اللہ کے تیس پاروں میں یا [illegible] میں دکھا سکتا ہے؟ کہ یہ مسئلہ اس طرح ہے؟ کہ کسی کی انگلی پر پاخانہ یا پیشاب لگ جائے تو وہ اسے تین مرتبہ چاٹ لے پاک ہو گئی نعوذ باللہ ؛

(۲) درمختار وغیرہ میں ہے وَاسْتِقْبَالُ شَمْسٍ وَقَمَرٍ لِاَنَّهُمَا [illegible] غائط) یعنی پیشاب پاخانہ کے وقت سورج چاند کی طرف منہ کرنا [illegible] آپ کے زندہ ضمیر سے اپیل ہے کہ اس کی کیا دلیل ہے؟ سورج چاند کی اتنی عظمت کیوں ہونے لگی؟ حدیث میں تو قبلے کی طرف منہ کرنا منع تھا۔ آپ نے یہ دو چیزیں اور قبلے جیسی کیوں مان لیں؟ کسی کو خدا کے دین میں زیادتی کرنے کا کیا حق ہے؟ کیا قرآن میں یہ نہیں؟ کہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ [illegible]

Marfat.com

ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی اُن کیلئے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کی نسبت کہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ مشرق و مغرب میں پھر کر اس کی کوئی دلیل تو قرآن حدیث سے پیش کرو۔

خون اور پیشاب سے قرآن لکھنا

(۳) آپکے مذہب کی کتاب تجنیس میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے لَوْ رُعِفَ فَکَتَبَ الْفَاتِحَۃَ بِالدَّمِ عَلٰی جَبْھَتِہٖ وَاَنْفِہٖ جَازَ لِلْاِسْتِشْفَاءِ وَبِالْبَوْلِ اَیْضًا اِنْ عَلِمَ فِیْہِ شِفَاءً لَا بَاْسَ بِہٖ لٰکِنْ لَمْ یُنْقَلْ وَھٰذَا لِاَنَّ الْحُرْمَۃَ سَاقِطَۃٌ عِنْدَ الْاِسْتِشْفَاءِ کَحِلِّ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ لِلْعَطْشَانِ وَالْجَائِعِ (منقول) یعنی اگر کسی کی نکسیر پھوٹتی ہو وہ اپنی پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ کو خون سے لکھ لے تو بطور شفا طلبی کے جائز ہے اور پیشاب سے لکھ لینا بھی۔ اگر اس میں شفا معلوم معلوم ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن منقول نہیں۔ اور یہ اس لئے کہ طلب شفا کے وقت حرمت باقی نہیں رہتی جیسے کہ سخت پیاسے کو شراب کا پی لینا اور بھوکے کا مردار کا کھا لینا۔ خیال فرمائیے کہ خدا کے کلام کو خون سے جو حنفی میں نجس ہے اور پیشاب سے لکھنا جائز بتلایا گیا۔ فرمائیے اس کیلئے کونسی آیت کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ دلیل ہے؟ بلکہ اس کے خلاف فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ (رواہ البخاری) یعنی جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ نے تمہارے لئے شفا نہیں رکھی

کتے کی کھال کی جانماز اور ڈول

(۴) درمختار وغیرہ میں ہے یُتَّخَذُ جِلْدُہٗ مُصَلًّی وَدَلْوًا یعنے کتے کی کھال کی جانماز بنانا اور ڈول بنانا جائز ہے۔ فرمائیے کس آیت قرآن میں یا کس حدیث میں ہے کہ کتے کی کھال کی جانماز اور ڈول بنالو۔ کیا کتے کو حدیث میں خبیث یعنی نجس نہیں کہا گیا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں ممنوع قرار نہیں دیں؟ کیا حدیث میں یہ نہیں کہ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ یعنی حضور ؐ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا ہے۔

مشت زنی کا وجوب

(۵) رد المحتار المعروف بہ شامی کی لمبی بحث میں ایک قول فقہا یہ بھی ہے کہ لَوْ تَعَیَّنَ الْخَلَاصُ مِنَ الزِّنَا بِہٖ وَجَبَ یعنی اگر مشت زنی کی وجہ سے زنا سے بچنا متعین ہو تو مشت زنی واجب ہے۔ آہ! کتنا خلاف طہارت یہ مسئلہ ہے اور پھر اس کے وجوب کا فتویٰ کیسا انوکھا فتویٰ ہے؟ حالانکہ اسی کتاب کے متن درمختار میں یہی حدیث لائے ہیں کہ نَاکِحُ الْیَدِ مَلْعُوْنٌ یعنی مشت زنی کرنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔ پس مہربانی فرما کر آپ وہ حدیث پیش کر دیجئے جس میں وہ ہو جو فقہ میں ہے۔

نشہ نہ لانیوالی مقدار شراب کی حلت

(۶) حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہدایہ صفحہ ۴۸ کتاب الاشربہ میں ہے کہ اِنَّ الْمُفْسِدَ ھُوَ الْقَدَحُ الْمُسْکِرُ وَھُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنی نشے والی چیز کا وہ جام جس سے نشہ چڑھا وہی ہمارے نزدیک حرام ہے یعنی اگر کسی کو دسویں جام پر نشہ چڑھتا ہے تو یہ دسواں اس کے لئے حرام تھا اس سے پہلے کے نو حرام نہ تھے یہ ہے حنفی مذہب فقہ کا مسئلہ۔ حالانکہ حدیث شریف میں ہے مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ یعنی جس چیز کی کثرت اور بہتات نشہ لائے اس کا تھوڑا سا حصہ بھی حرام ہے۔ مہربانی فرما کر مقلدین کے اس عمل کی حدیث صریح صحیح پڑھ دیجئے۔

غیر خدا کی عبادت گاہ کیلئے مکان دینا

(۷) اسی کتاب ہدایہ فصل فی البیع صفحہ ۴۵۶ میں ہے مَنْ اٰجَرَ بَیْتًا لِیُتَّخَذَ فِیْہِ بَیْتُ نَارٍ اَوْ کَنِیْسَۃٌ اَوْ بِیْعَۃٌ اَوْ یُبَاعُ فِیْہِ الْخَمْرُ بِالسَّوَادِ فَلَا بَاْسَ بِہٖ۔ یعنی جو شخص اس واسطے اپنا مکان کرایہ پر دے کہ اس میں آتشکدہ بنایا جائے یا گرجا گھر بنایا جائے یا وہاں شراب کا بیٹھا کھولا جائے کہ آس پاس بیچیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیث بھی پیش فرما دیجئے۔

ذمی کا معاف کرنا

(۸) اسی ہدایہ شریف کے فصل فی ما ینبغی الذمی صفحہ ۵۷۵ میں ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْیَۃِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوْ زَنٰی بِمُسْلِمَۃٍ لَمْ یَنْتَقِضْ عَھْدُہٗ یعنی جو ذمی شخص جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے پھر اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا۔ ذرا ٹٹول کر اس کی کوئی دلیل قرآن حدیث سے پیش کیجئے اور ایک آپ ہی نہیں بلکہ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؁

شمع محمدی

ہاں جناب علامہ صاحب ہماری ایک گذارش اور بھی ہے کہ جب آپ ان آٹھ مسائل کی صحیح صریح حدیثیں پیش فرما چکیں تو پھر ایک نظر میری کتاب "شمع محمدی" پر بھی ڈال لیجئے جس میں ۱۵۶ حدیثیں وہ ہیں جنکے خلاف حنفی مذہب

Marfat.com

عمل ہے۔ ہر حدیث کے ساتھ فقہ کی عبارت بھی ہے۔ ترجمہ دونوں کا ہے۔ جواز دونوں کا ہے اور مخالفت بالکل ظاہر ہے۔ مکرم مولوی صاحب اگر کسی اُمتی کی تمام باتیں صحیح ہی ہوں اور ہر بات ہمارے عمل کے قابل بھی ہو تو اس اُمتی اور نبی میں فرق ہی کیا رہ گیا؟ پھر خدائے تعالےٰ اپنے نبی کو بھیجا کیوں؟ پھر نبیؐ کی نسبت اس فرمان کی خصوصیت ہی کیا رہ گئی؟ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ برادرم حنفی مذہب کے اس اصول کے کیا معنے؟ اَلْمُجْتَھِدُ یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ مجتہد سے خطا بھی ہو سکتی ہے اور صواب بھی۔ آپ نے تو مجتہد کو نبیؐ کا درجہ دیدیا کہ اس سے خطا ممکن ہی نہیں۔ پس مہربانی فرما کر اس جملہ سے توبہ کرو کہ "ہم مقلدین وہ ہیں جن کا ایک عمل بھی خلافِ حدیث نہیں"

اور یہ جناب صحی مسلم کونسی کتاب ہے؟ جو آپ نے اپنی پوری کتاب میں ہر جگہ یہی لکھا ہے اسے صحیح مسلم لکھا کیجئے۔ یا فرصت ہو تو کسی وقت کتاب کو نہیں تو صرف ٹائیٹل ہی کو دیکھیئے تاکہ صحیح نام معلوم ہو جائے۔ بزودی کی عبارت کی بابت تو میں لکھ چکا ہوں کہ انھوں نے قید لگائی ہے کہ لہو و لعب سے مجلس خالی ہو اور آپ کی یہ حال قال کی قوالی کی مجلسیں تو تھیٹر سے بھی زیادہ لہو و لعب والی ہوتی ہیں پس امام بزودی صاحب آپ سے اور آپ کی ان مجلسوں سے بیزار ہیں۔ اور رہا یہ بھی فرمایئے کہ ص۵ پر آپ نے الاٰم کیا لکھا ہے؟ یہ بھی شکر ہے کہ آپ نے اپنی غلطی مان لی یہ تو آپ برجندی پر برسے ہیں اس میں عربی دانی کی کونسی غلطی ہے؟ اس کا وزن تو زیادہ سے زیادہ صحی مسلم کے برابر سمجھ لو۔ لیکن عربی کی عبارت میں غلطی کرنا چیز ہی اور ہے۔ اسی طرح حاضر و غائب کے صیغے ظاہر ہیں)۔ ترجمہ روانی عبارت سیاق و سباق کیوجہ سے ہے اس میں مطلب کونسا بگڑ گیا؟ جو ہم نے مطلب کی اری کرلی۔ اور آپ نے کفر کا فتوے چھانٹ لیا؟ ص۶ پر آپ نے اپنی اور غلطی کا بھی اعتراف کرلیا ہے۔ اس لئے اب آگے چلیئے:

ص۷ میں تو آپ نے زبردست طوفان اُٹھایا ہے ہم موجودہ قوالی بلا آلات کے بھی قائل نہیں۔ اشعار نیک غیر قوال اور غیر مغنیہ سے بلالے اور نغمہ اور بے تال سُر بلا اہتمام کبھی سُن لینا اسے کوئی مجلسِ قوالی کہتا ہی نہیں نہ یہ زیر بحث ہے ہم تو آج کل کی ان قوالیوں کے درپے ہیں جو موجودہ صوفیوں کی خواہش پرستی کا

Marfat.com

آلۂ کار ہیں۔ صوفیت کا برقعہ اوڑھ لیا اور وہ کالے کام کرنے لگے جو دنیا کے بدمعاش انسان بھی نہ کرسکیں۔

اسی صفحہ ۷ میں آپ اس پر بہت بگڑے ہیں کہ ہم نے پیر و پیمبر کو خدا کا محتاج کیوں لکھدیا؟ اے جناب محتاج کیا؟ سب خدا کے در کے بھکاری ہیں۔ خدا کے ہاں کے سوالی ہیں۔ سورۃ الرحمٰن میں ہے یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمین و آسمان کی ساری مخلوق اس سے سوال کرتی ہے۔ اُس سے مانگتی ہے اور دلائل اس سے پہلے بھی گزر چکے ہیں۔ مزید سُنیئے :۔

تم نے خدا کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ اُس کی مملکت میں کسی کی شرکت نہیں کسی کی ملکیت نہیں کیا یملکون من قطمیر ۝ تعجب ہے کہ آج جب توحید بیان کی جاتی ہے تو مشرکین تڑپ اُٹھتے ہیں۔ اور کائیں کائیں کرنے لگتے ہیں۔ کہ ہائے اولیاء اللہ کی توہین ہو گئی۔ ہائے اماموں کی توہین ہو گئی۔ اہلبیت کی توہین ہو گئی استغفر اللہ توہین کرنے والوں پر لعنت اور توحید کا خلاف کرنے والوں پر یہ وعید صادق کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور وعید ہے وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ یعنی شرک ناقابلِ بخشش گناہ ہے مشرک پر جنت حرام اور ہمیشہ کے لئے دوزخ اس کا مقام ہے۔

آپ نے تو خدا کو اور بندوں کو ایک کر دکھایا ہے اور مسلمانوں کو اس گمراہی پر ڈالنا چاہا ہے کہ وہ ہر ایک کچے پکے ڈھیر اور ہر ایک عاجز و بے بس بندۂ خدا سے اسی طرح حاجتیں اور مُرادیں مانگیں جس طرح خدا سے۔ ہاں اتنا فرق ذہن میں ضرور رکھیں کہ اصل مالک خدا ہے۔ لیکن خدا کے یہ بندے بھی حاجت روا مشکل کشا ہیں ضرور!!

اے جناب یہی عقیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کافروں کا تھا۔ ان سے بھی جب پوچھا جاتا کہ اصل مالک کون؟ دراصل نجات دہندہ کون؟ تو وہ یہی جواب دیتے تھے قرآن فرماتا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ الخ (لقمان) وسورہ عنکبوت وسورہ زخرف وغیرہ۔ یعنی اگر ان مشرکوں سے پوچھو کہ زمین و آسمان کا خالق کون؟ تو یہ جواب دینگے کہ اللہ تعالےٰ اگر ان سے پوچھو کہ سورج چاند کو کس نے مسخر کیا ہے؟ تو جواب دیں گے کہ اللہ نے

Marfat.com

اگر ان سے پوچھو کہ بارش کون برساتا ہے تو جواب دیں گے کہ اللہ۔ ان سے پوچھو کہ زمین سے تمہاری روزیاں کون پیدا کرتا ہے؟ تو جواب دینگے کہ اللہ۔

اگر ان سے پوچھو کہ تمہارا خالق کون؟ تو جواب دینگے کہ اللہ تعالےٰ .... ان سے پوچھو کہ زمین اور زمین کی ہر چیز کا مالک کون؟ تو جواب دیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ ان سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا رب کون؟ تو جواب دیں گے کہ اللہ تعالےٰ۔ ان سے پوچھو کہ ہر چیز کا اختیار کسے ہے تو ان کا یہی جواب ہو گا کہ اللہ تعالےٰ کو۔ ان سے پوچھو کہ بچاؤ اور پناہ دینے والا کون ہے؟ کون ایسا ہے جس کے مقابلہ پر کوئی پناہ نہ دے سکے تو ان مشرکین کا جواب یہی ہو گا کہ اللہ تعالےٰ پس یہ آیتیں اور ان جیسی بہت سی آیتیں صاف ہیں کہ مشرکین مکہ کافرین حجاز بھی اصلی اور حقیقی متصرف اور قادر اور خالق و مالک صرف اللہ تعالےٰ ہی کو جانتے تھے اور اس کا اقرار بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی اپنے بزرگوں سے حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتے تھے۔ اسی بنا پر ان کی یہ توحید ربوبیت کام نہ آئی اور اصطلاح قرآن میں انہیں کافر و مشرک کہا گیا۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی۔ اقرار کرتے تھے کہ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے ذریعے سے ہم اللہ کے مقرب بن جائیں ان کو صرف ہم اللہ کے اور اپنے درمیان واسطہ جانتے ہیں پس آج نبیوں، ولیوں، شہیدوں، پیروں کے پوجنے والوں کے بھی یہی اعتقاد ہیں۔ یہ دلیل نہ انہیں کام آئی نہ انہیں کام آئے۔ یہ بھی اللہ اللہ ہی کہتے تھے۔ حج کے موقع پر مشرکین مکہ صاف کہتے تھے۔ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ ٥ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ یعنے الٰہی تیرا کوئی شریک نہیں ہاں جو ہیں ان کا بھی اصلی مالک حقیقی متصرف تو ہی ہے اور جن چیزوں کے وہ متصرف ہیں ان کا بھی اصلی مالک تو ہی ہے۔

میرے دوست حقیقی مالک و متصرف کو چھوڑ کر کیوں ادھر ادھر بھٹکتے ہو۔ حقیقی پانی ہی پیاس بجھائیگا۔ حقیقی اناج ہی بھوک کو تسکین دے گا۔ سراب کو پانی سمجھ لینا۔ ریت کو اناج سمجھ لینا بے سود ہے۔ آؤ ہمارے ساتھ ہو جاؤ اور کہدو

Marfat.com

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؛ مزید دلائل مطلوب ہوں تو میری کتاب صراطِ محمدی، فرمانِ محمدی توحیدِ محمدی وغیرہ میں ملاحظہ ہوں ؛

قرآن میں جو وسیلہ ڈھونڈنے کا حکم آیت وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ میں ہے یہاں وسیلہ کا معنی قرب اور نزدیکی خدا ہے اسکی تلاش ہمیں بھی ہے اور خدا کے نبیوں ولیوں سب کو چنانچہ خود قرآن فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ الخ یعنے جنھیں یہ پکارتے ہیں وہ خود اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون زیادہ مقرب بنجائے۔ وہ خود رحمتِ رب کے امیدوار اور اس کے عذابوں سے خائف ہیں پس وسیلہ سے مراد بزرگوں کی پوجا لینا یہ قرآن میں تحریف کرنا ہے۔ اگر آپ پوری آیت وسیلہ نقل کر دیتے تو بھی مطلب صاف ہو جاتا۔ پوری آیت سورہ مائدہ میں یوں ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف نزدیکی ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ یقیناً تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

پس ایمان۔ تقویٰ۔ جہاد وغیرہ اعمالِ نیک وسیلہ ہیں۔ نہ کہ خدا کے سوا اوروں کی پرستش۔ تم نے شہیدوں اور ولیوں کو پوجا۔ عیسائیوں یہودیوں نے نبیوں کو پوجا۔ مکہ کے کفار نے فرشتوں کو پوجا۔ ہندوستان کے ہندوؤں نے ٹھاکر اور ہنومان کو پوجا۔ الغرض خدا کے سوا کی پوجا میں سب ایک ہو گئے۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ

صہ میں آپ نے جو دو حدیثیں نقل کی ہیں کہ مصیبت کے وقت یوں دہائی دے کہ اے خدا کے بندو میری مدد کرو۔ یہ دونوں موضوع ہیں پہلے آپ انھیں صحیح غیر مجروح ثابت کر دیں پھر ان سے مسئلہ لیجئے اور بر تقدیر صحت یہ بھی اولیا انبیا کے پکارنے کی دلیل نہیں۔ اس میں لفظ ہیں "عباد اللہ" کے اور "اہل قبور" کے اور عباد اللہ اور اہل قبور کافر مسلمان سب ہیں۔ بس آپ کو چاہیئے کہ ان سب کو وسیلہ بنائیں اور ہر کھلے بڑے کافر مسلمان مردے سے استعانت چاہیں وَ ذٰلِكَ لَیْسَ فَلَیْسَ پھر یہ لفظ مردوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں زندوں کو بھی شامل ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کا تعاون دنیاوی معروف امور میں کر سکتے ہیں۔ مشکوٰۃ سے

Marfat.com

فضیلتِ فقراکی جو حدیث پیش کی ہے اس میں مدد و استعانت مردوں سے چاہنا ہے ہی نہیں پھر استمداد کی دو قسمیں کرنا آپ کو کوئی سود نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جو کفار حضور کے وقت میں تھے انھوں نے بھی یہی تقسیم کی تھی۔ نہ اس تقسیم نے انھیں فائدہ دیا۔ نہ آپ کو دے جیسے کہ بیان گزر چکا ؛

حضرت عمرانؓ کے والد حضرت حصینؓ رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بحالتِ کفر آتے ہیں۔ آپ ان سے دریافت کرتے ہیں حصین بتلاؤ تمہارے معبود کتنے ہیں؟ وہ کہتے ہیں سات جن میں سے چھ زمین والے اور ایک آسمان والا (خیال فرمایئے مشرکینِ مکہ بھی خدائے تعالےٰ کے اور اس کے معبود ہونے کے قائل تھے اس کی عبادت بھی کرتے تھے۔ ان کا شرک یہی تھا کہ خدا کے ساتھ اوروں کو بھی پوجتے تھے۔) حضور دریافت فرماتے ہیں کہ ان میں سب سے بڑا کسے جانتا ہے؟ جس سے تجھے اُمید اور خوف پورا پورا ہو۔ اُس نے جواب دیا فقط اللہ کو (آج کل کے موحد مشرک بھی اسی خیال کے ہیں) پھر آپ نے اس پر اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہو گئے رضی اللہ عنہ۔ یہی فرمان قرآن سے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ باوجود دعوائے ایمان کے بہت سے لوگ مشرک ہیں۔

بلکہ اُس زمانہ کے مشرک اس زمانہ کے مشرکوں سے زیادہ خوش عقیدہ تھے چنانچہ قرآن فرماتا ہے وَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ الخ مطلب یہ ہے کہ جب کشتیوں میں ہوتے ہیں اور طوفان اُٹھتا ہے تو جن جن کو پکارا کرتے تھے سب کو بھول جاتے ہیں اور ایک اللہ کو پکارنے لگتے ہیں لیکن جہاں خشکی پر پہونچے کہ پھر وہی مشرک کے مشرک۔ معلوم ہوا کہ ایسے پھنساؤ کے وقت وہ لوگ صرف اللہ تعالےٰ ہی کو پکارتے تھے لیکن یہ نام کے مسلمان عین اس وقت بڑے پیر اور خواجہ خضر کو پکارتے ہیں پس ان کا شرک ان کے شرک سے ہر طرح بڑا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک کا یہ حیلہ حقیقی اور مجازی کا وہ مشرکانہ حیلہ ہے جس نے اگلے کفار کو بھی ان کے کفر پر اڑا رکھا تھا اسی پر یہ بھی اڑے ہوئے ہیں گو زبان سے اقرار کرتے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

Marfat.com

یعنی فقط تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد طلب کرتے ہیں۔ گو حدیث پڑھتے ہیں کہ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ لیجئے! استعانت و امداد صرف اللہ سے ہی چاہو۔ کیا یہ آیتِ قرآن تم نے نہیں پڑھی؟ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ o مدد صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی ہے جو علیم والا اور حکمت والا ہے تمام دنیا کے ولیوں اور بزرگوں کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اوروں کی تو کہاں؟ اپنی مدد پر بھی قادر نہ تھے جنگِ اُحد کا نقشہ اب تک تماشوں کے سامنے ہے قرآن کی یہ آیت رہتی دنیا تک رہیگی کہ لَآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا o مجھے اپنے نفس کے کسی نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں۔ یاد رہے کہ یہاں دونوں لفظوں پر تنویر اور تقلیل کی ہے لیکن اسے جانے آپ کی بلا؟

میں پھر آپ کو نصیحت کروں گا کہ غلام حیدر بننے کے بجائے خدائے حیدر کے غلام بنجاؤ۔ غلاموں کی غلامی میں کیا رکھا ہے؟ جس نے پیدا کیا اس میں کیا کمی دیکھی جو اس کے پیدا کردہ کے غلام بنگئے؟ سنو، سنو! خدا کا کلام سنو اپنے پالنے والے کی آواز سنو، کھلانے پلانے والے کی مانو عقل سے دشمنی نہ کرو۔ قرآن کریم کا نواں پارہ سورہ اعراف پڑھو۔ جہاں خدائی فرمان ہے اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ جنھیں تم پکارتے ہو وہ سب بھی اُس خدا کے بندے ہی ہیں جیسے تم اس کے بندے ویسے ہی وہ بھی اسی قرآن میں ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھکے پکارو میں سنوں گا اور قبول کروں گا مجھ سے مانگو دوں گا قرآن فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ خدا کے سوا جن جن کو تم پکارتے ہو خواہ وہ نبی۔ پیر۔ ولی۔ غوث۔ قطب۔ شہید۔ فرشتہ۔ جن کوئی بھی ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ خود اپنی ہی وہ مدد کر سکتے ہیں پس تف ہے اس پر جو آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہوئے خدا کو وحدہٗ لاشریک لہٗ کہتے ہوئے اس سے اور اُس سے استمداد چاہتا پھرے۔ یاد رکھو اس میں خدا کی توہین ہے اس میں دینِ اسلام کی توہین ہے ایسی فرمانِ رسول کی توہین ہے۔

ہاں یہ پر لطف بات ہے۔ غلام حیدر صاحب حال سگریٹ فیکٹری نے یہ خوب کہا "جس سے حیاتی میں مدد طلب کی جائے اس سے بعد ممانی کے بھی مدد طلب

کیجائے" اولاً یہ بے حیائی اور حماقتی کے الفاظ مزہ لے رہے ہیں سگریٹ فیکٹری ہی ان معموں کو سمجھ سکتی ہے۔ یعنی انگریزوں سے ہندوؤں سے سکھوں سے ان کی حیات میں دنیوی کاموں میں جو ان کے بس کے ہیں مدد طلب کیجاتی ہے۔ لہٰذا جب یہ سورگ باشی ہو جائیں جب یہ چتا پر جلا دیئے جائیں تو بھی ان کی "حماقت" کے بعد بھی ان سے مدد لی جائے۔ ان کی دہائی دیجائے انھیں مصیبتوں کے وقت پکارا جائے۔ تف ہے اس شرک و کفر پر اور اس دلیل پر۔ اب ان مشرکوں کے حاجت روا اور مشکل کشا ان کے رزاق اور ان کے داتا صرف نبی و ولی ہی نہیں ہیں بلکہ دنیا کے بہت سے غیر مسلم بھی ان کے خدا بن گئے۔ مسلمانو! غور کرو ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ کیا یہ بہت سے خدا بہتر؟ یا صرف ایک اللہ؟ وحدہٗ لاشریک لہٗ جو غالب اور قہر والا ہے۔

خدا سمجھے یہ مؤلف بھی عجیب سے اصول النسان ہیں۔ چلے تھے حضرت موجودہ قوالیوں کے سانگ کو ثابت کرنے لیکن ہاتھ مارنے لگے۔ ادھر ادھر افسوس انہیں بھی ان کے تعاقب میں دور نکل جانا پڑا۔

اس کے بعد آپ نے ص۹ میں قرآن کی ایک آیت غلط نقل کی ہے لکھتے ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ بِاِيْمَانٍ الخ ہم نے تو یہ آیت کہیں نہیں پائی۔ یہ تو خدا سگریٹ فیکٹری کی اشاعت اور بہت سی صورتیں تھیں یہ رنڈی رسالہ لکھنے کا مشورہ آپ کو کس نے دیا؟ پھر جو ہم نے لکھا تھا وہی آپ نے بھی لکھا ہماری بات کا جواب کیا ہوا؟ تائید ہی ہوئی۔ اور یہ بات مومنوں کی اولاد کے ساتھ ہی کیا مخصوص ہے؟ ہر مومن کو یہی بات اور یہی درجہ حاصل ہے۔ چنانچہ صفحہ ۹ پر آپ نے ہی آیت نقل کی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ اس میں ذریات مومنین کا ذکر نہیں بلکہ خود مومنین کا ذکر ہے قرآن میں خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا یہ بھی عام ہے يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا یہ بھی عام ہے بس یاد رہے کہ اصل یہی ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یہ کوئی بات نہیں کہ ان کے باپ ایسے تھے لہٰذا تو اب یہ رنڈیوں بھڑووں میں پڑے

Marfat.com

ہوں گو زناکار بے ایمان شہوت پرست بے نماز بے علم ہوں گو دن رات شراب کباب اور فسق و فجور سے فارغ نہ ہوتے ہوں لیکن آپ انہیں چومتے چاٹتے رہیں۔ اور انہیں بھینٹ چڑھاتے رہیں :-

پھر صفحہ ۱۰ پر آپ نے یہ نئی تہمت تراشی ہے کہ گنہگار امتِ مرحوم اور کفار مرتدکے درمیان ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ ہم نے ہرگز کہیں بھی یہ نہیں لکھا۔ ہاں یہ ہمارا ایمان ہے کہ بزرگوں کی اولادیں جو اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر نہ ہوں بلکہ فاسق فاجر تارکِ صوم و صلوٰۃ ہوں وہ محض بزرگوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے قابلِ عزت نہیں۔ اس کے خلاف آپ کے پاس کچھ ہو تو لاؤ پیش کرو۔ اور یہاں جناب برجندی پر تو آپ بہت بگڑے تھے بے کا نقطہ پھیل جانے سے اور یہ آپ نے کیا لکھا؟ اسنی المطالب یہ کونسی کتاب ہے۔ برجندی کو تو آپ خود برجندی سمجھ گئے۔ لیکن آپ کے اس جناتی نقش کو کوئی کیا سمجھے؟ :- جو شیعی روایت ابو طالب کی نسبت آپ نے نقل فرمائی ہے :- تو بلحاظِ سند صحیح نہیں۔ ہاں صحیح روایت وہی ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ ابو طالب کے ٹخنوں تک جہنم کی آگ لگی ہوئی ہے۔ جو صحیح حدیث وہ ہے جو نسائی شریف میں ہے کہ حضرت علی آکر عرض کرتے ہیں اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ (اوکما قال) یعنی آپ کا بوڑھا گمراہ چچا مر گیا آپ یہ تو فرمایئے کہ آپ سنی ہیں یا شیعہ؟ یا مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذَالِكَ؟ :-

صفحہ ۱۱ پر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی حدیث پر آپ تیج پیج ہوئے ہیں اور بے تحاشہ گالیاں بکنے لگے ہیں۔ یہ آپ کی کمزوری کی دلیل ہے۔ یہ حدیث بالکل صحیح ہے محدثین نے اس کی صحت کی صراحت کی ہے۔ شفاعت کی حدیثوں پر ہمارا ایمان ہے آپ نے جو روایتیں صفحہ ۱۱ صفحہ ۱۲ پر نقل کی ہیں جو شفاعت کے بارے میں ہیں۔ ہم مانتے ہیں چونکہ آپ علم حدیث سے کورے ہیں اسلئے آپ کو ان میں تعارض نظر آتا ہے۔ ورنہ دراصل کلام نبی تعارض سے پاک ہے۔ تعارض تو تب ہوتا کہ اس حدیث میں ہوتا میں اپنی اولاد کی اگرچہ وہ مومن ہو شفاعت نہ کروں گا اور ان حدیثوں میں ہوتا کہ کروں گا جب یہ نہیں تو تعارض بھی نہیں وہاں عمل کی تحریض ہے یہاں شفاعت کی ترغیب ہے۔ فالحمد للہ :-

آگے آپ نے صد۱۲ اصد۱۳ پر حضرت فاطمہ رضؓ کی فضیلت بیان کی ہے ہم اس کے بھی بحمداللہ منکر نہیں۔ یہ عجیب ملنٹاپن ہے کہ بحث کچھ ہو یہ کچھ کہیں۔ خدا کے بندو! ہم تو جگر گوشۂ رسولؐ کو تمام جنتی عورتوں کی سردار مانتے ہیں اور جنابِ سیدہؓ سے بغض رکھنے والوں کو جہنم کا کندہ جانتے ہیں۔ پھر اس تحصیلِ حاصل سے آپ کو کیا مل گیا؟ اس کج بحثی سے آپ کا دامن دلیل سے خالی ہو جاتا اور خالی ہونا پایا جاتا ہے :۔

جرم کا تعلق ہے جو ہمارا مقام ہے نہیں ہمارا دوسری شامل ہے منہ ہم
قرآن فرماتا ہے قُلْ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا اے نبیؐ! تم کہدو کہ ہمارے گناہوں کی پرستش تم سے تو نہ ہو گی :۔

صد۱۳ پر مدارج النبوۃ وغیرہ سے جو آپ نے مبہم جرح کی۔ بیہودہ نامعتبر ہے۔ ایک ایک حدیث پر جرح مفصل بوجہ نہ ہوئی ہو کیجئے۔ بعد ان کے مجموعہ سے جو قوت حاصل ہوتی ہے اُسے توڑیئے تب کہیں ان حدیثوں پر کلام ہو سکتا ہے۔ اور اسی مدارج النبوۃ کے صد۹۷م پر خود صاحبِ کتاب کا جو فیصلہ ہے اُسے آپ نے نقل نہ کیا بلکہ لفظوا آپ کے آپ نے اس عبارت کو اپنے خلاف پا کر اس کی چوری کر لی۔ وہاں تو موجود ہے کہ سرود شنیدن و آلاتِ مزامیر زدن در زمانِ قدیم کار و بار والاہمان و فاسقان و شراب خوران بود و لہذا در حدیث صحیح آمدہ کہ آنحضرت صلعم فرمود فرستادہ شدہ ام من کہ محو کنم معازف را کہ نام کہ نام آلات آلات و مزامیر است و نہی کنم از شراب خمر و زنا و در اصل نام غنا لہوا و ذکر کردے در باب ملاہی میکنند یعنے اگلے زمانے میں یہ گانا بجانا اور اس کا سننا بے دینوں شرابیوں فاسقوں فاجروں اور بدکار لوگوں کا کام تھا اسی لئے صحیح حدیث میں آچکا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اسلئے بھیجا گیا ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں معازف کو یعنی گانا بجانے کے آلات کو اور مزامیر کو یعنی گانا بجانے کے آلات کو ملیامیٹ کردوں اور شراب اور زنا کو حرام کردوں۔ گانے کا اصلی شرعی نام لہو ہے اسے ملاہی کے باب میں ذکر کرتے ہیں :۔

صد۱۴ پر آپ نے یہ دلیل بھی خوب وارد کی ہے کہ قوالی کی حرمت میں خالص نص صریح نہیں۔ میاں جب قوالی ہی نہ تھی تو اس کی ممانعت کی نص صریح کہاں سے ہوتی آپ سے اگر کوئی ہندو رام لچھمن کی پوجا کے شرک ہونیکی نص صریح مانگے تو آپ پیش

Marfat.com

کر سکتے ہیں؟ ابتلاءً قرآن کے کس پارے اور کس صورت اور کس رکوع میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عِبَادَۃَ رام لچھمن آپ بھنگ اور وسکی کی حرمت کی نص صریح پیش فرما سکتے ہیں؟ کہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ البنج والوسکی پھر کیا رام لچھمن کی پوجا اور وسکی کی بوتلوں کی جناب مہر سے اجازت ہو گی؟ اور پھر اگر کوئی منع کرے تو اس سے نص صریح کا مطالبہ ہو گا؟ مولوی صاحب ہوش کی باتیں کیجئے۔ حلال حرام کی تمیز اگر آپ انہیں نواوروں کو تو رہنے دیجئے۔ آپ کے یہ باجے گاجے لہو الحدیث ہیں اور لہو الحدیث کی حرمت آیتِ قرآن سے ثابت ہے اور اسکی بحث پہلے گذر چکی ہے نہ ملنے کی بات ہی اور ہے ورنہ ہم نے جسے بحیثیتِ نیچ پیش کیا تھا اور اس کتاب میں جس کتاب سے ہم نے تین صفحے نقل کئے ہیں۔ ان کا فرمان ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے گذر چکا اس حدیث میں شراب زنا کی نسبت نوہی کا یعنی ممانعت کا لفظ ہے لیکن باجوں گاجوں اور راگ رنگیوں کی نسبت محو کر دینے یعنی نابید کر دینے توڑ دینے برباد کر دینے کا لفظ ہے پھر اگر نہی کے لفظ سے شراب و زنا کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور آپ ان دونوں کو حرام مانتے ہیں تو اس سے سخت لفظ محو کر دینے مٹا دینے نابید کر دینے سے حرمت کو ثابت کیوں نہ مانیں؟ یا مثلِ قوالی یعنے باجے گاجے اور گانے کے آپ شراب نوشی اور زناکاری کی بھی حلت اور اباحت کے ہی قائل ہیں؟ اسی کتاب مدارج النبوۃ کے اسی صکہ ۹ میں موجود ہے کہ آنکہ بعضے اہلِ ظواہر گفتہ اند کہ ہیچ حدیثے وارد نہ شدہ این سخن خالی از مکابرہ نیست یعنی بعضے لوگ جو کہتے ہیں کہ کوئی حدیث وارد ہی نہیں ہوئی یہ قول صرف مکابرہ ہے حقیقت سے خالی ہے بلکہ اس کی نہی کے بارے میں حدیثیں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۸۹ میں ہے "نقل کردہ شدہ است از علماءِ مذہب ہر آنچہ دلالت دارد بر حرمت و کراہیت" یعنی علماء کرام سے ایسے اقوال مروی ہیں جو حرمت اور کراہیت پر دلالت کرتے ہیں۔

ہمارے مؤلف صاحب جہاں علم سے دور ہیں وہاں حافظہ کی نعمت سے بھی محروم ہیں۔ لے بندہ خدا جب اس کی حرمت کی کوئی نص نہیں اور صکہ ۱۴ اور صکہ ۱۵ میں آپ نے اسے مباح قرار دیا ہے اور بار بار آپ قوالی کی حمایت میں

Marfat.com

سفید کو سیاہ کر رہے ہیں۔ پھر دیکھا کہ صد ۲۳ و صد ۱۶ میں آپ نے اسے حرام بھی لکھا وہاں آپ کے یہ الفاظ ہیں و لغیرہٖ کا حرام ہے" اور صد ۲۰ پر لکھتے ہو جو سماع و غنا محض لہو و لعب کے واسطے ہو فسق و فجور کا خطرہ عام ہو وہ مطلق حرام ہے پھر جسے خود حرام مانتے ہو اسی کی نسبت لکھتے ہو کہ اس کی حرمت میں کہ اس کی حرمت میں کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی۔ یہ کیا اندھیر ہے۔ ہم تو پھر بھی خدا کا شکر کرتے ہیں اور ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں کہ خود مولانا کے منہ سے حق نکل گیا ہے فالحمد للہ۔ اب جو طریقہ آپ کے نزدیک حلال ہے وہ نہ موجودہ قوالیوں میں ہے اور نہ کہیں برتا جاتا ہے لہٰذا معدوم سے بحث فضول ہے ؛

حنفی بھائیو! آخر کیا بات ہے آپ کے مؤلف نے اس سے پہلے کے رسالے اصح الاقوال الفقہاء میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیحد گستاخی توہین و توقیر کی تھی اس رسالے میں تمام عراق والوں کی جن میں امام صاحب بھی ہیں سخت خبر لی ہے۔ عراق کے تمام علماء و فضلاء کو جاہل غبی البلید لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو صد ۱۵ جبر تم جاہلو اور تمہارے چودھویں صدی کے یہ مولوی صاحب نے سچ کہا ہے ؏ کُلُّ ما تَقُولُ ؛

قوالی کی نحوست نے انہیں ایسا اندھا کر دیا ہے کہ صد ۱۶ میں قوالی اور قرآن کو ایک بتلا رہے ہیں۔ بھائی قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنے سے قوالی کا جواز کیسے ثابت ہو گیا؟ خدا کی نماز پڑھنے سے بتوں کی پوجا کیسے ثابت ہو جائے گی۔ چاول کا رنگ سفید ہونے سے زمین کا گول ہونا کیسے ثابت ہو جائے گا؟ یہ ہے حقیقت ان قوالی پرستوں کے دلائل کی ! ؛

خوش فہمی دیکھئے کہ امام صاحب حضرت ابو حنیفہؒ سے جس اعتراض کو ہٹایا تھا مؤلف نے پھر اسے صد ۱ پر جما دیا اور کتب فقہ سے ہم نے جو حوالے دئیے تھے انہیں دھکا دے دیا۔ اچھا صاحب آپ امام صاحب کو گانا سننے والے اور گانے کی مجلسوں میں جانے والے مانو ہم نہیں مان سکتے لیکن یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ یہاں بھی مؤلف نے گانے کو ناجائز اور بد عمل مان لیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں "جہاں ایک عمل جائز اور ایک ناجائز ہو تو بہ سبب بد عمل کے نیک عمل کو ترک نہیں کیا جاتا" یعنی دعوتِ ولیمہ جائز اور گانا ناجائز۔ دعوتِ ولیمہ نیک

Marfat.com

عمل اور گانا سننا بدعمل۔ الحمد للہ اسی کے درپے ہم تھے۔ جسے مؤلف نے مان لیا۔ خدا کا شکر ہے اُمید ہے کہ آپ اس مضمون کو پڑھ کر اپنا توبہ نامہ بھی شائع فرما دینگے۔ تاکہ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا پر عمل ہو جائے۔

پھر آپ کا یہ اصول بھی غلط ہے۔ دیکھئے حدیث میں ہے کہ جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر مت بیٹھو۔ پس اگر دعوت ہو تو کیا کیا جائے؟ وہاں شراب والے دسترخوان پر بیٹھے؟ اگر انکار کرو تو تمہارا اصول ٹوٹا اور اقبال کرو تو حدیث کا خلاف ہوا۔ حضور دعوت کے موقع پر جاتے ہیں اور دعوت والے گھر میں تصویر دیکھ کر لوٹ آتے ہیں؟ اب ایسے موقع پر فرمائیے کہ مولانا حال سگریٹ فیکٹری کا فتویٰ کیا ہے؟ اگر ہاں ہے تو خلاف حدیث ہے اور اگر انکار ہے تو اس وضع کردہ اصول کی دھجیاں اڑ گئیں۔ یہ حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے بحوالہ احمد و ابن ماجہ متباریین کی دعوت قبول کرنے سے حضور نے منع فرمادیا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان) بلکہ اصولاً دیکھئے کہ زیادہ سے زیادہ قبولیت دعوت مسنون اور حرمت میں قبولیت حرام۔ پس اگر کسی حرام کے ارتکاب کے بعد کسی سنت پر عمل ہو تو وہ عمل بوجہ حرمت کے سیہ کاری سے بدل جائیگا۔ اب دراصل وہ سنت بھی نہیں رہیگا۔ یہی کتب فقہ کا خلاصہ ہے جو اس سے پہلے درج ہو چکا ہے۔

ہم نے غلام حیدر کو نصیحت کی تھی کہ اپنا نام بدل دو۔ غلام حیدر کے بجائے عبداللہ رکھ لو۔ یہ نصیحت آپ کو پسند نہیں آئی اور اس میں دلیل لائے ہیں ملازمت کرنیکی اور اطاعت کرنیکی۔ ہمیں حیرت ہے کہ اپنا نام رکھتے ہیں غیر اللہ کی نسبت نسبت عبدیت کو ملازمت و اطاعت سے کیا تعلق؟ اردو میں غلام حیدر نام ٹھیک اسی معنی کا اظہار ہے جو عبداللہ میں ہے۔ پس اسی معنے میں یہ نام یقیناً شرک ہے۔ عبداللہ کے معنی اردو میں اللہ کا غلام آپکے نام کا معنے ہے حیدر کا غلام پس سمجھ لیجئے کہ ان دونوں میں شرک کی توحید کی نسبت قائم ہے یا نہیں؟

پھر آپ صفحہ ۸ پر عبداللہ نام کے ساتھ اپنا بغض اور ناپسندی ظاہر کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ آپ عبارت ایسی عمدہ لکھتے ہیں کہ واہ واہ! یعنی لکھتے ہیں حضرت صاحب عبداللہ بن صباح یہودی بھی تھا۔ عبداللہ بن سباح حضرت صاحب

Marfat.com

لکھنا آپ کو مبارک ہو۔ ناظرین تعجب کریں گے کہ جیسے انہیں عبداللہ نام سے چڑ ہے ایسے ہی محمد نام سے بھی آپ کو نفرت ہے۔ صفحہ میں محمد نام پر بھی آپ نے پھبتیاں اڑائی ہیں۔ چور اور مکار کہا ہے۔ اچھی بات ہے ہمارے خیال سے تو آپ اپنا نام لچھمن داس یا گنگا بھگت رکھ لیں۔ عبداللہ برا نام ہے۔ محمد اس سے بھی برا ہے اب وہ نام باقی رہ گئے جو دوسری برادری کے ہوا کرتے ہیں۔ یعنی رام دیا، شبو داس تلسی داس وغیرہ۔

اس کے بعد صفحہ ۱۹ و ۲۰ پر آپ نے مدارج النبوۃ کی لمبی چوڑی فارسی عبارت نقل کی ہے ہم کہتے ہیں صاحب مدارج کوئی نبی نہیں۔ پھر آپ کی نقل کردہ عبارت میں یہ بھی ہے کہ ایک قول قوالی کی حرمت کا بھی ہے۔ پھر یہ عبارت صاحب مدارج نے ان کی طرف سے لکھی ہے جو اس کی اباحت کے قائل ہیں۔ اسی طرح صاحب مدارج نے ان کے دلائل بھی اسی کتاب میں نقل کئے ہیں جو اس کے قائل نہیں ہیں آپ نے ایک آنکھ بند کیوں کر لی؟ پھر اسی میں ہے کہ امام شافعی سے مکروہ کہتے ہیں اور لہو میں داخل کرتے ہیں جو حرام ہے اور صاحب مدارج نے خود لکھ دیا ہے کہ "مقصود کاتب الحروف از نقل اقوال اباحت آنست کہ معلوم شود مسئلہ مختلف فیہا است" [illegible] ان اقوال کو صرف اظہار اختلاف کیلئے ذکر کیا ہے۔ پھر اس کا ایک حصہ لیکر دوسرے کو چھوڑنا خلاف دین و دیانت ہے اور بھائی یہ اقوال ہم صرف آپ مقررین کی سیرابی اور ہدایت کے لئے لائے ہیں ورنہ ہمیں تو صرف ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ایک فرمان کافی ہے کہ مجھے پروردگار نے ان باجوں گاجوں کے توڑنے مٹانے محو اور فنا کرنے نابود کرنے کے لئے بھیجا ہے چونکہ آپ نے [illegible] شدومد سے مدارج النبوۃ کی عبارت اپنے رسالہ کے تین صفحات میں نقل کی ہے اسلئے میں بھی اگر آپ کے مخالف اقوال اسی کتاب سے نقل کروں تو اس سے کم ہرگز نہ ہوں گے [illegible] میں آپ کو صرف صاحب کتاب کے فیصلے سناتا ہوں وہ قرآن پاک کی قرأت کے متعلق بھی تحریر فرماتے ہیں کہ "وصنائع موسیقی باشد کہ نیست در طبائع سامعان بدان وحاصل نمی شود مگر بہ تکلف وتصنع وغیرہ چنانکہ آموختہ می شود بانواع الحان موسیقیہ بسیطہ ومرکبہ بر ایقاعات مخصوصہ و آواز حزینہ کہ حاصل نمی شود مگر بتعلیم

"تکلف و این است کہ مکروہ داشتند اکثر اسلاف و انکار کردند قرأت بانحوہ" مختصر مطلب
اس عبارت کا یہ ہے کہ گانے کی طرح اُتار چڑھاؤ کی بناوٹی آواز سے قرآن کا پڑھنا
بھی سلف صالحین مکروہ جانتے تھے اور اس سے روکتے تھے۔ ہمارے مؤلف صاحب
حال سگریٹ چیکری تو سلف کے نام لے کر انہیں قوالی باز کہتے ہیں اور صاحب مدارج
کہتے ہیں "ہر کسے کہ علم است او را باحوال سلف میداند قطعاً کہ ایشاں بیزار اند
از الحان موسیقی" یعنی ہر عالم بخوبی جانتا ہے کہ سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
موسیقی الحان سے قطعاً بیزار تھے بلکہ ان سچے صوفیوں کی نسبت جن سے کوئی
ایسی حرکت ہو گئی ہے اس کتاب کے صفحہ ۴۹ پر لکھتے ہیں "حکم ایشاں حکم والہ و سکران
است" یعنی وہ مدہوش اور مستوں کے حکم میں ہیں پھر ان کے کسی قول و فعل سے
دلیل لینا کیا معنی رکھتا ہے؟ آپ نے اس کتاب سے الٹا افترا باندھ لیا حالانکہ اسی
کتاب میں ہے کہ "اصح و اشہر از مالک و شافعی و ابوحنیفہ و احمد رحمہم اللہ قول بکراہت است
و اطلاق حرام نیز آمدہ" یعنی چاروں اماموں مالک شافعی ابوحنیفہ احمد رحمہم اللہ علیہم
اجمعین سے سب سے کراہت کا قول مروی ہے بلکہ حرمت کا اطلاق بھی آیا ہے یعنی مکروہ
اور حرام ہونا اسی طرح صفحہ ۹۱ پر اہلِ کوفہ اہلِ مدینہ اہلِ عراق سے اس کی حرمت
نقل کی ہے حضرت امام عامر حضرت شعبی حضرت صفیان ثوری حضرت حماد اور حضرت
نخعی سے بھی روایت حرمت کی پیش فرمائی ہے۔ اسی صفحہ ۴۹۱ مدارج میں ہے کہ
"کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ می گرداند غنا را از ذنوب" یعنی امام ابو حنیفہ گانے کو گناہ گنتے تھے
امام صاحب کے جس واقعہ کو یہ گویے پیش کرتے ہیں اس میں بھی موجود ہے کہ امام صاحب
کے اس گویے کو مسلم حکومت نے گرفتار کر لیا۔ اور قید خانہ میں ڈالدیا (ملاحظہ ہوئی
مدارج) بس مسلم سلطنت حلال اور مباح کام پر یہ سزا کیوں دیتی؟ پھر جن لوگوں
سے قدرے نرم اقوال مروی ہیں وہ بھی ان شعروں کے بارے میں ہیں جو فحش نہ ہوں
اور آجکل کی قوالیوں کی مجلس کی رونق ہی فحش اور خلافِ شرع اشعار مع مزامیر
ہیں بلکہ جنہیں یہ قوال اشعار حقانی کہتے ہیں وہ تو عموماً شرکیات اور کفریات
سے بھرے پڑے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک مجلس قوالی میں جب شیرازی کا
یہ شعر پڑھا گیا ہے ۔۔

Marfat.com

آں تلخ وش کہ صوفی اُم الخبائثش خواند ⁂ اشھیٰ لنا واحلیٰ من قبلۃ العذا را

تو ساری مجلس گھنٹوں ناچتی رہی اور وہ طبلے کھڑکے کہ پناہ بخدا اور لٹوں والے نرالے اس طرح تھرکے کہ ناچنے والیوں کی قدر گھٹا دی۔ حالانکہ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ وہ شراب جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام برائیوں اور بدیوں کی جڑ کہا ہے ہمارے نزدیک تو کنواری معشوقہ کے بوسے لینے سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔ یہ ہے قوالیوں کی جان اور یہ ہے ان گویوں کا اور ان کے پجاریوں کا ایمان ⁂

آپ[18] تو شاید سمجھے بھی نہ ہوں گے یہ جتنے اقوال اباحت سماع پر آپ نے نقل کئے ہیں ان سب کی نسبت صاحب مدارج کہتے ہیں "ایں چند کلمہ از کتاب مذکورہ نقل کردہ شد والعہدۃ علیہ"۔ یعنی میں نے یہ اقوال مذکور کتاب سے نقل کئے ہیں۔ میں ان کا یا ان کی صحت کا یا ان کی تصدیق کا ذمہ دار نہیں ہوں یہ سب صاحب کتاب کے ذمہ ہے۔ پس اس عبارت نے آپ کے نقل کردہ خرمن کو آگ لگا دی۔ پھر ان[19] اقوال کی زیادتی نقل کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آں جانب دیگر مشہور و مقرر شدہ است در ازبان حاجت بنقل ندارد یعنی حرمت تو مشہور ہے اور اس قدر رچتہ ہے اور مسلمانوں کے ذہن میں رچی ہوئی ہے کہ اس کے اقوال کے ذکر کی بھی ضرورت نہیں پھر[20] لکھتے ہیں حرمت اس قدر مشہور ہے کہ جہاں کسی سے یہ حرکت ہوئی کہ عام مسلمانوں کی طرف سے اُسے ڈانٹا ڈپٹا گیا۔ (مدارج) ⁂

اچھا[21] اب ایک لطیفہ ہم اسی کتاب مدارج کے صفحہ ۴۹۸ سے آپ کو سنائیں لکھتے ہیں کہ عربی گانوں کا سب سے پہلا گانے والا طویس ہے یہ ایسا منحوس نامسعود اور نامبارک شخص تھا کہ یہ پیدا ہوتا ہے اس دن جس دن حضور کا انتقال ہوتا ہے اور اس کا دودھ اس دن چھوٹتا ہے جس دن حضرت ابو بکرؓ کا انتقال ہوتا ہے اور بالغ اس دن ہوتا ہے جس دن حضرت عمرؓ کا انتقال ہوتا ہے۔ اور اس کا نکاح اس دن ہوتا ہے جس دن حضرت عثمانؓ کا انتقال ہوتا ہے اور اس کے ہاں لڑکا اس دن پیدا ہوتا ہے جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوتا ہے۔ اس کی یہی نحوست اس کی ذریات میں بھی ہے۔ سارے ہی ایسے منحوس ہوتے ہیں

اسی نحوست اور شامت کے مارے یہ پیرزادے اور مجاور قبور رہیں جوان سے قرون
پر گولتے بجواتے ہیں اور اسی نحوست و بے برکتی اور پاجی پن اور نامبارکی کی بارش
ان پر بھی برستی ہے جو ایسے مجمعوں کی رونق بنتے ہیں اسی طرح جس گھر میں یہ قوال
پہونچے جہاں ہارمونیم اور طبلہ کھڑکا جہاں فونوگراف گئے وہ گھر تباہ و برباد
اور ویران ہوگئے بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس کام کو لعنتی فرمائیں اس
کے کرنے والے اور مجمع میں دھوم سے کرنیوالے اور پھر ہاں کا دودھ سمجھکر
کرنے والے اس لعنت سے دنیا میں بچ سکتے ہیں ؟ اور جب یہاں نیچے تو
آخرت میں تو یہ لعنت اور بڑھ جائے گی ۔

پھر[۲۳] اس کتاب میں جو باتیں منقول ہیں وہ سب بے سند ہیں اور ، میں بھی
ایسی جنہیں کوئی ایماندار قبول نہیں کر سکتا یعنی یہ کہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ
جمیلہ نامی گانے والی کے کوٹھے پر جاتے اور لطف اڑاتے ۔ اللہ سے ڈرو مسلمانو
سے شرماؤ اور بزرگان دین پر تہمتیں نہ باندھو ، تمہاری زبان کٹ نہ گئی کہ تم
نے ابن امام جعفر کو رنڈیوں کے گانا سننے والا بتایا ؟ جناب ساہوکار[۲۴] صاحب
آپ تو سمجھے ہونگے کہ آپ اپنے روپے سے کس چیز کی اشاعت کر رہے ہیں ؟ کیا کوئی
اسے اچھا سمجھتا ہے کہ اس کی اولادیں رنڈیوں کے رنڈیوں کے کوٹھوں پر
گھومتی پھرتی ہیں اور ان سے گانا سنتی ہیں ؟ کیا اس کے بعد کے نتائج معلوم
نہیں ؟ کسی کی نسبت اگر کوئی کہے کہ فلاں صاحب فلاں رنڈی کے کوٹھے پر آج گانا
سننے گئے تھے تو اسے[۲۵] نہایت ناگوار گذرے گا ۔ لیکن آج آپ کا مولوی آج آپ کا
مولف سرتاج مسلمین حضرت ابن جعفر طیارؓ کی نسبت یہ کہہ رہا ہے بلکہ چھپوا رہا ہے
وہ امام ابو حنیفہ رح کو گانا سننے والا بتلاتا ہے وہ اس سے بھی اُسے پروا نہ کرتا ہے اور
چاروں اماموں[۲۶] کو تابعینؒ کو صحابہؓ کو بلکہ خود بانی اسلام علیہ السلام کو بھی اس گندے
فعل کا مرتکب بتلاتا ہے حالانکہ وہ روایت کسی بے دین ملعون کی گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ
آپ کے مذہب کے علامہ علی رضا نے لکھا ہے اللہ سے ڈرو اور اس حرکت سے باز آؤ اور
تو اس کے موجودہ مجمع قطعاً فسق و فجور کے لعنتی مجمع ہیں ان سے بھی جیو اور بچاؤ ۔
ہمیں تو واللہ تعجب ہے بلکہ ہمارا تو جی چاہتا ہے جب ہمیں اس مولف کی اس کے

Marfat.com

پیر نظامی کی یہ لغویت یاد آتی ہے کہ ان جاہلوں نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی یہ لکھ مارا کہ آپ بھی قوالی سنتے تھے بلکہ اس مجلس میں ناچتے تھے۔ خدا کی پھٹکار اس جھوٹ پر۔ رب کی مار اس توہینِ اسلام پر۔ تفو ہے اس بکواس پر تف ہے اس بے سمجھی پر ویل ہے اس گستاخی پر۔ حنفیو شرم کرو، سنو تمہارے مذہب کے امام مُلّا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر کے آخر صفحہ پر لکھتے ہیں لَعَنَ اللّٰہُ وَاضِعَہٗ مَا اَجْرَأَہٗ عَلَی الْکِذْبِ اس روایت کے گڑھنے والے پر اللہ تعالے اپنی لعنت نازل فرمائے کیسا یہ ڈھیٹ ہے اور کس قدر جرأت کرتا ہے کہ رسولِ معصوم پر جھوٹ تہمت باندھتا ہے؟ بس اے ساہوکار صاحب اور اے مولف صاحب انتم اس لعنت کا حصہ نہ لو اور اشتہار چھاپ دو کہ ہم سے یہ خطا ہوئی کہ ہم اپنی اس جہالت پر اور توہینِ رسولِ معصوم پر نادم ہیں اور اس سے مسلم بھائیو صرف ہندوستان میں ان قوالیوں اور ان ڈھول ڈھمکوں اور ان گانے بجانے والوں اور گانے بجانے والیوں اور قوالوں اور ڈوم ڈھاڑیوں اور میراثیوں میں ہر سال صرف مسلمانوں کا چار کروڑ روپیہ صرف ہو جاتا ہے اگر یہ روپیہ آپ ان سے بچالیں تو اس رقم سے آپ کتنے کام خدا کے کر سکتے ہیں؟ یہ اس کے رسول ص کے کر سکتے ہیں؟ بیسیوں مدرسے قائم کر سکتے ہیں سینکڑوں رانڈوں یتیموں اور مسکینوں کی پرورش کر سکتے ہیں۔ قومی ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ تبلیغ پر زور دے سکتے ہیں۔ غیر مسلموں کو مسلمان بنا سکتے ہیں لیکن آہ! تمہیں یہ مولوی اپنے دام آزمیں پھنسا کر بیٹھے ہوئے صوفی تمہیں اپنی مصنوعی لٹوں میں الجھا کر بے پیر دوں کرنے والے تمہیں اپنے انداز پر لبھا کر یہ خواہش پرست اپنی خواہشات کو شرعی روپ دیکر تم سے یہ رقم دنیا کے ان پاپیوں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ مکر و فریب سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنی جہنم بھڑکا رہے ہیں مسلمانو ان سے ہوشیار رہو اور سنت محمدی کی طرح سیفِ محمدی سے ان بدعات کا قلع قمع کر ڈالو۔ اکھو وہ کرو کھاؤ جس کے لئے لعنتِ محمدی ہوئی ہے۔ راگ راگنیوں کو باجوں گاجوں کو توڑ دو مٹا دو "نورِ محمدی" یعنے قرآن وحدیث کو لے لو اور ظلمتِ شیطانی یعنی باجے گاجے اور راگ راگنی سے توبہ کر لو۔

مولانا غلام حیدر صاحب حال سکریٹری فلکر کی بنگلورا صلے اللہ حالہ نے

گو ہمیں پیر نے اس رسالے میں بہت سی گالیاں دی ہیں۔ مثلاً مکار۔ فتنہ پرداز
بچور غیر عارف۔ نا پرہیزگار۔ کافر۔ جاہل۔ بدچلن۔ وہابیہ۔ سرساہی۔ گمراہ کن
دھوکہ باز۔ بے انصاف۔ جاہل۔ اجہل۔ ہٹ دھرم۔ قرآن کریم سے روگرداں
انابت والے خارجی۔ رافضی۔ معتزلہ۔ کم عقل۔ بدمذہب۔ وہابی۔ نفاقی
چالاک۔ نفس پرست۔ شیطان پرست۔ ملعون۔ گانے والے معبود۔ مشرک۔
وغیرہ وغیرہ لیکن یہ گالیاں جس قدر ہمیں رنج پہنچا سکتی ہیں۔ اس سے زیادہ
ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے مکرم محترم مولانا صاحب نے اس رسالہ کے آخری
صفحہ ۲۰ پر صاف لکھ دیا کہ "جو سماع و غنا محض لہو و لعب کے واسطے ہو
فسق و فجور کا خطرہ عام ہو وہ مطلق حرام ہے" پس خدا کا شکر ہے کہ ہماری
تحریریں کارگر ہوئیں اور آپ نے حق کو قبول فرما لیا۔

وَذَالِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَوْصَلَنَا إِلَى الْمَطْلُوبِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
أَوَّلًا وَآخِرًا وَظَاهِرًا وَبَاطِنًا لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ

جن کے نام پر حسن نظامی روٹی کھاتے ہیں ان کے ارشاد گرامی

حنفی مذہب کے رکن اعظم قاضی ثناء اللہ صاحبؒ اپنے رسالہ مسئلہ سماع میں لکھتے ہیں "ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فتوای بحرمت غنا دادہ" یعنی حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتوای گانے کی حرمت کا ہے۔ آپ اسی صفحہ میں اصول مذہب حنفی بیان فرماتے ہیں کہ "عند المقارضہ حرمت را بر اباحت مقدم می دارند" یعنی جب دلائل دونوں جانب ہوں تو قاعدہ یہ ہے کہ اباحت پر حرمت کو مقدم کرتے ہیں پس اگر اباحت کی جانب دلائل ہوں بھی جیسے حسن نظامی صاحب کا اور ان کے بنگلوری مرید کا خیال ہے پھر بھی بقاعدہ حنفیہ حرمت کی جانب اقدم و احوط رہے گی اور فتوے اسی پر ہوگا۔

امام ابوحنیفہ کا فتوی اصول فقہ براءت امام

بنگلوری صاحب اور قوالی باز فقراء نے جو بہتان امام ابوحنیفہ پر باندھے ہم اسکی بہت کچھ صفائی پیش کر چکے ہیں تاہم مزید سنئے خود ہدایہ میں امام صاحبؒ کے

اصلی صوفی کا مذہب

۵ ہم نے انہیں عمداً فقرا لکھا ہے صوفی نہیں لکھا اس لئے کہ صوفی کی صفت یہ ہے هم يعملون بالمذهب الاحوط ولا يقبلون المذهب المتعين یعنی وہ ہر مسئلے میں احتیاط

Marfat.com

اسی واقعہ کے بعد تحریر ہے لِاَنَّ الْاِبْتِلَاءَ بِالْمُحَرَّمِ یَکُوْنُ یعنے اس واقعہ کی نسبت امام صاحبؒ کا لفظ ابتلاء فرمانا صاف دلالت کرتا ہے کہ تمام ملاہی حرام ہیں اسلئے کہ ابتلا حرام سے ہی ہوتا ہے۔ رسالہ اصول السماع مرتبہ سلطان المشائخ کے ص ۵ پر ایک روایت ہے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اَلسَّمَاعُ حَرَامٌ وَّالرَّقْصُ فِسْقٌ لَا یَرَاہُ یعنے گانا سننا حرام ہے اور وجد رقص کرنا فاسق و بدکار لوگوں کا کام ہے۔

آپ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں بھی گستاخی کرتے ہیں حالانکہ آپ کے امامؒ آپ کے مذہب کے رکن اعظم مولانا قاضی ثناء اللہ صاحبؒ اپنے اسی رسالہ میں لکھتے ہیں "یقین است کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام را سماع معمول نبود۔ یعنی حضورؐ کا اور صحابہؓ کا معمول گانا سننے کا نہ تھا حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں جب میں اسلام لانیکے بعد نہ کبھی گانا نہ آرزو کی اور نہ داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوا۔

ھادی القدسی میں نواب کی اس موجودہ قوالیوں کو صریح کفر لکھا ہے اس کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے ذِکْرُ نُعَیْمٍ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ غَیْرِہٖ بِطَرِیْقِ الْاِمْتِزَاجِ کُفْرٌ باجوں گاجوں میں نام خدا لینا محض کفر ہے آج کل کی قوالیوں میں یہی چیز نمایاں طور پر ہوتی ہے بس اسکے کفر ہونے کا فتوی ہے اسلئے کہ معصیت میں نام خدا لینا پروردگار کی توہین اور بے ادبی ہے تعظیم جناب باری کا ترک ہے۔

ہاں ایک نکتہ کی بات یہ بھی کان میں پڑی رہے کہ سماع اور غنا میں فرق ہے تو جن حضرات نے سماع کو جائز رکھا ہے اس سے لازمی طور پر یہ سمجھ لیا جائے کہ ان کے نزدیک غنا بھی

کی جانب لیتے ہیں۔ ان چار مذہبوں میں سے کسی ایک کے پابند نہیں ہوتے چنانچہ رسالہ فخر الدین زرادی میں ہے یہ خلیفہ [illegible] سلطان المشائخ کے [illegible] وَاخْتِیَارُ الْمَذْہَبِ الْمُعَیَّنِ بِدْعَۃٌ خاص ایک مذہب کی پابندی بدعت ہے پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں فَاخْتِیَارُ الْمَذْہَبِ الْمُعَیَّنِ بِالتَّقْلِیْدِ لَیْسَ [illegible] یعنے کسی خاص مذہب کی پابندی تو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی روک ہے اور ہمارے ہاں یہ فقیر لوگ اپنی ناقص جہالت کے ایک مذہب کے پیرو ہوتے ہیں اور وہ بھی زبانی ورنہ دراصل یہ بالکل لامذہب ہوتے ہیں بلکہ اصلی بت پرست ہوتے ہیں وحدت الوجود اور تصور شیخ کے قائل ہر وجود میں خدا جاننے والے نعوذ باللہ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

جائز ہے ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک سماع کے جواز کے باوجود غنا حرام ہو کیونکہ غنا میں جو امور محرمہ ہیں وہ سب سماع میں ماخوذ نہیں بلکہ یہ دونوں لفظ دو الگ الگ معانی کے لئے موضوع ہیں یوں سمجھئے کہ سماع مطلق ہے اور غنا مقیّد ہے اور علمی قاعدے کے بموجب حکیم مقید سے مطلق خارج ہوتا ہے ؎

حضرت نظام الدین اولیا فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کا سماع اس تہمت سے پاک ہے یعنے وہ مزامیر سے خالی ہے اور اشعار وہ ہیں جو کمالِ صنعتِ خداوندی کی خبر دینے والے ہیں۔ نیز قوال ہے گانے والا امرد لونڈا یا عورت نہ ہو۔ شعر با نت شرع کے عورتوں کے اوصاف کے شراب کی خوبیوں کے فسق و فجور کے واعظ و زاہد کے استہزا کے نہ ہوں سننے والا مرے ہو سے نفس کا ہوا سے شہوت کا ابھار اور دنیا کی رغبت نہ ہو تصنع اور ریاکاری کرنے والا نہ ہو اور کوئی باجا گاجا وہاں پر نہ ہو ؎

اب ایک حدیث بھی سن لیجئے ابن ابی الدنیا اور کبرانی طبیر میں ہے مَا رَفَعَ اَحَدٌ صَوْتَهٗ بِغِنَاءٍ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ شَيْطَانَيْنِ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ يَضْرِبَانِ بِاَعْقَابِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ یعنے جو شخص گانے کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتا ہے اللہ تعالے اس کے دونوں مونڈھوں پر دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے سینہ پر اپنے پاؤں کی ایڑیاں مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ گاتا ہے۔ رسالہ اصول السماع صے۱ میں ایک حدیث بروایت ثقہ لائے ہیں کہ اَفَاحَرَّمَ الْخَمْرَ حَرَّمَ الْمَزَامِيْرَ یعنے جب حضور نے شراب کو حرام کیا مزامیر یعنی باجے گاجوں کو بھی حرام کر دیا۔ گانے کی حرمت کی ایک اور حدیث اوسط طبرانی میں اسطرح بھی آئی ہے اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْقَيْنَةَ وَبَيْعَهَا وَثَمَنَهَا وَتَعْلِيْمَهَا پروردگار رب العزت نے مطربہ گانیوالی کو قرار دیا ہے اس کے بیچنے کو اس کی قیمت کو اور اس تعلیم کو حرام فرمایا ہے ظاہر ہے کہ وجہ حرمت اس کا گانا ہے پس گانے کی حرمت اس سے صاف ظاہر ہے اور بہت سی حدیثیں اس سے پہلے بھی گذر چکی ہیں ان حدیثوں پر نظر میں ڈالو اور رنشاہ اسلام کی ان حدیثوں کے مقابلہ میں فقیروں کے قول پیش نہ کرو سنو سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء اللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں و عجبے امروز معائنہ شد کہ در معرضِ حجت احادیث صحیحہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نمی شنوند

وبعضے می گویند کہ در شہر ما عمل بروایت فقہ مقدم است بر حدیث و ہر بار کہ حدیث صحیح حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم مذکور می شود بر می آرند و منع می کردند کہ ایں حدیث متمسک شافعی است و او دشمن علماء ما است و ہیچ عالمے ندیدہ شدہ و نہ شنیدہ شدہ کہ احادیث صحیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را انکار کردہ باشد و بریں چنیں سخن نمی گوید مگر آنکس کہ از حدیث پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اعتقادے نداشتہ باشد نمی دانم کہ ایں چہ روزگار است دراں شہرے کہ ایں چنیں مکابرہ کنند چگونہ آباد ماند عجب است کہ خشت خشت نشود چوں بادشاہ و امراء و خلائق از علماء ایں شہر می شنوند کہ دریں شہر عمل بر حدیث نیست چگونہ اعتقاد بر حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راسخ ماند دراز اں وقت کہ ایشاں روایت کردن حدیث منع میکردند زمیں نترسم بلکہ بترسم کہ شومت ایں چنیں بداعتقادی کہ از علمائے شہر معائنہ شد از ایں بلا و جلا و قحط و وبا بر شہر خواہد بارید" یعنے آج عجیب بات دیکھی کہ دلیل ہی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثوں کو نہیں مانتے اور عداوت کہ رہتے ہیں کہ ہم تو حنفی مذہب ہیں ہم تو فقہ کو مانتے ہیں بلکہ اپنے مذہب کے خلاف حدیث سنکر صاف بکہ دیتے ہیں کہ اس پر شافعی کا عمل ہے اور وہ ہمارے علما کا دشمن ایسے علما اور ایسے عوام وہ ہیں جنہیں حدیث رسول سے بداعتقادی ہوگئی ہے مجھے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ایسا زمانہ بھی آگیا آہ جس شہر میں یہ لوٹیاں لڑی ہوتی ہیں اور اس طرح حدیث رسول کو ٹالا دیا جاتا ہے اس کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہیں بج جاتی ؟ جب عالموں اور فقیہوں سے بادشاہ اور رعایا یہ سنتے ہیں کہ ہمارے ہاں حدیث پر عمل نہیں ہے ہم حنفی ہیں فقہ شریف پر عمل کرتے ہیں تو پھر ان عوام کا اعتقاد حدیث پر کہاں رہیگا ؟ اور جبکہ یہ حدیث [illegible] دینے اس پر عمل کرنے اور اُسے بیان کرنے سے روکتے ہیں تو مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں اس بداعتقادی کی شامت سے بلا اور وبا اور قحط اور مصیبت ان پر نہ آجائے اور یہ بادشاہت ان سے چھن نہ جائے اور انہیں کہیں جلاوطن نہ کردیا جائے۔

پس موجودہ زمانہ کے فقرا جو سلطان جی کے نام پر بھیک کا ٹکڑا کھاتے ہیں سلطان جی کے ارشاد کی بھی تعمیل کریں۔ میں نے جہاں تک میرا خیال ہے یہی اس کتاب میں

Marfat.com

موجودہ قوالیوں کی حرمت کی بہت سی دلیلیں جمع کردیں اور جنھیں تحقیق کا خیال ہو ان کے لیے اس میں کافی تشفی کے اسباب موجود ہو گئے اسلئے حوالہ بخدا کرکے ختم کرتا ہوں مسلمانو! جناب باری عزوجل کا ارشاد ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایمان کو سب سے زیادہ محبوب کردیا ہے اور اسی کو تمہاری دلی آنکھوں کے سامنے حسین اور مزین کردیا ہے۔ کفر سے حکم عدولی سے اور نافرمانی سے تم کو نفرت عطا فرمائی ہے پس یہی شان اپنے اندر پیدا کرو۔ ایمان کی محبت کے بعد کلام خدا روح کی افزائش کے لیے کافی ہے۔ قوالوں کے نغمے اور باجوں کی بھونڈی آواز کو آگ لگا دو۔ اور زینت ایمان اور خوش رنگی ایمان اور خوبصورتی ایمان کے بعد تم امردوں کے رخساروں کو اور قوالوں کی زلفوں کو اور گانیوالیوں کی اداکاریوں کو بھاڑ میں جھونک دو مسلمانو! قرآن چھوڑ کر قوالی کو لینا طاعت برداری سے دستکش ہوکر فاسقی کو خریدنا فرمانبرداری سے بے لطف ہوکر نافرمانی کو پسند کرنا ہے میرے بھائیو! اللہ ہمیں قیامت کے دن اپنا نغمہ سنائے اللہ تعالےٰ میدان محشر میں اپنے پیارے رسول صلعم کا نغمہ سنائے اپنے نبی حضرت داود ؑ کا نغمہ سنائے اپنے فرشتوں کی سہا دنی صدائیں سُنائے اپنی جنت کی حوروں کی پرنغم آوازیں سُنائے تم ان مٹی کی مورتیوں کی خلاف شرع آوازوں پر کہاں ریجھ گئے؟ یاد رکھو یہ وہ ظلمتیں ہیں جو نور محمدی سے تمہیں دور ڈالدینگی پس تم ان سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ فرمان احکم الحاکمین اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ الخ ایمان والوں کا والی اللہ تبارک و تعالےٰ ہے جو انھیں اندھیروں سے نکالکر نور کی طرف لیجاتا ہے کافروں کے ساتھی اور ان کے پیشرو شیاطین ہیں جو انھیں نور سے جدا کرکے اندھیروں میں پھنسانے رہتے ہیں جس سے وہ انتہائی اندھیریوں والی جہنم میں ہمیشہ کیلئے اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں پس شیطانی باجوں گاجوں اور راگ راگنیوں کے اندھیروں سے ہٹ جاؤ اور خدائی پر نور اور پر سرور پر ترنم اور دل خوش کن صدا قرآن و حدیث کے نور کی طرف آجاؤ

محمد بن ابراہیم عفی اللہ الرحیم میمن جوناگڈھی۔ از دفتر محمدیہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

Marfat.com

مولانا محمد صاحب مصنف کتاب ہذا کی دیگر موجودہ تصانیف

صلوٰۃ محمدی: پانچوں وقت کی نمازوں جمعہ عید تراویح جنازہ وغیرہ کی نمازوں کا مطابق حدیث بیان ۴/

زکوٰۃ محمدی: کس مال پر زکوٰۃ ہے کتنی ہے کیسے دے کیسے نہ دے وغیرہ کل مسائل کا حدیث سے بیان ۴/

ایمان محمدی: ایمان کی ستر شاخوں کا قرآن و حدیث وغیرہ سے مکمل بیان حج محمدی قیمت ۴/

صیام محمدی: روزوں کے رمضان کے چاند کے شب قدر کے اعتکاف کے تمام مسائل مطابق حدیث ۴/

توحید محمدی: پکی قبروں اور گنبدوں اور مقبروں کی حرمت میں ۹ سو دلیلیں بیان کی گئی ہیں قیمت ۴/

براءت محمدی: حسن نظامی کے رسالہ کا جواب ۴/ تحفہ محمدی اقرعیہ کے قربانی کے احکام

طریق محمدی: تقلید کی تردید میں چھ سو دلیلیں قرآن حدیث ائمہ اور فقہا سے بیان کی گئی ہیں

فضائل محمدی: اہلحدیث کی جماعت اسی نام سے آنحضرت کے وقت سے آج تک ہے اس کا ثبوت قیمت

میلاد محمدی: میلاد مروجہ اور قیام میلاد اور جلوس یوم النبی [illegible]

حقوق محمدی: آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو سنکر انگوٹھے چومنے کی تردید [illegible] قیمت ۴/

امام محمدی: عربی معہ ترجمہ امام ابو حنیفہ [illegible] کے مسائل کے

برہان محمدی: رفع الیدین کے ثبوت و وجوب میں [illegible] قیمت ۱/

عقائد محمدی: ملا امام احمد کی کتاب کا ترجمہ مسلمانوں کو کیا عقائد رکھنے چاہئیں [illegible] محمدی

حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ کی تردید اور تنقید ہر پہلو سے عقیدہ محمدی [illegible] ۴/

سیرت محمدی: آنحضرت کی سوانح میں [illegible] امام ابو جعفر طبری کی کتاب کا ترجمہ

دلائل محمدی: حصہ اول آمین، رفع الیدین، [illegible] فاتحہ کا اور امامت اہلحدیث کا ثبوت [illegible]

دلائل محمدی: حصہ دوم [illegible] مسائل میں حنفیہ جتنے دلائل پیش کرتے ہیں [illegible]

پر ہاتھ باندھنے کے دلائل ۸/ ہدایت محمدی فقہ کی کتاب ہدایہ کے [illegible]

اسمیں بیان کئے گئے ہیں ۳/ اشعار محمدی [illegible] اشعار [illegible] از مثنوی مولانا [illegible]

صراط محمدی: تعزیہ داری کی تردید معہ [illegible] حضرت امام حسین [illegible]

کا ثبوت بدعات رجب مثلاً کونڈہ جیسی [illegible] اور [illegible]

تردید [illegible] کا صحیح واقعہ ۳/ سیف محمدی [illegible]

کچھ سو مسائل کی تردید [illegible] عید الفطر فطرے اور نماز عید کے مسائل ۲/ [illegible]

داڑھی مونچھ کے احکام لباس کے احکام وغیرہ ۳/ درود محمدی [illegible]

Marfat.com

بدعتی رسموں مثلاً تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ کی تردید ۱ر تعلیم محمدی ۲۹ عورتوں کی تعلیم کا اور
انہیں لکھنا سکھلانے کا ثبوت مع تردید مخالفین قیمت ۳ر قربان محمدی ۳۰ قبروں کے ساتھ کیا کرنا
چاہیئے اور کیا نہ کرنا چاہیئے ۳ر صدائے محمدی ۳۱ اہلحدیث پر جو چودہ اعتراض کئے جاتے ہیں سب کے
جواب ۳ر زینت ۳۲ سود ار موت میت کے مسائل ۳۳ قربانی مرغ کا ثبوت زناکاری سے روک
۴ر اذان محمدی ۳۴ سحری کے وقت رمضان میں تردید مخالفین ۲ر جماعت محمدی ۳۵ مولوی عنایت اللہ
کی کتاب کا رد عورتوں کے عیدگاہ جانے کا ثبوت ۶ر عطائے محمدی ۳۶ حنفیوں کے دو رسالوں کا
جواب جن میں انہوں نے اہلحدیث پر اعتراض کئے تھے۔ تمکنت محمدی ۳۷ بجذب اور سلطان پر اعتراض
کے جواب ۳ر ضرب محمدی ۳۸ مقلدین سے تقلید کی بابت ایکسو سوال ۲ر شمع محمدی ۳۹ ایک سو
چھپن حدیثیں جنہیں حنفی نہیں مانتے ان کی فقہ میں مسائل ان حدیثوں کے خلاف ہیں [illegible]
سینے پر ہاتھ باندھنے کی امام محمد قاسم کی عربی کی کتاب کا ترجمہ ار قبلہ محمدی ۴۰ نجدیوں کے
خلاف جو حدیث قرن شیطان والی پیش کی جاتی ہے اسکا ایک سو جوابات اور نجد
و اہل نجد کے فضائل خطبہ محمدی ۴۱ جمعہ کے خطبہ کے ترجمہ کرنیکا ثبوت مخالفین کی تردید سمیت
۴ر مناظرہ محمدی ۴۲ ہوشیارپور کے تقلید کے مناظرہ کی کتاب ۲ر وضو محمدی ۴۳ سوتی جرابوں
پر مسح کرنیکا ثبوت مع تردید مخالفین قیمت ۴ر تعویذ محمدی ۴۴ مسور کے ایک منہ پھٹ مدعی
حنفی کے دو زہریلے رسالوں کا جواب اہلحدیث کے ناجی فرقہ ہونے کا ثبوت ۲ر فیصلہ محمدی ۴۵
قبروں پر پھول ڈالنے اور دھاگے تیجے ٹکڑے کرنیکی تردید ان کی دلیلوں کے جواب سمیت ۳ر
معراج محمدی ۴۶ کتب حدیث کی کتب فقہ کی، تقلید کی جمع قرآن کی تاریخ اہلحدیث کا قدیم سے ہونا
[illegible] محمدی ۴۷ حنفی فقہ کے غلط مسائل اور حنفی لقب کی تردید محمدی لقب کا ثبوت ۸ر
۱۰ر تائید محمدی ۴۸ تقویۃ الایمان پر جو اعتراض بدعتیوں کے تھے ان کے جواب ارشاد محمدی ۴۹
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الاقتصاد کا جواب تقلید کے ثبوت کی دلیلوں کے
دو سو جوابات اور ان کی کتاب بہشتی زیور کے پچاس غلطیاں قیمت ۳ر نکاح محمدی ۵۰
دو سو دلائل سے حنفیوں کے اس مسئلے کی تردید کہ ایک مجلس میں ایک ساتھ دی ہوئی تین
طلاقیں تین ہیں۔ اور اس کے بعد حلالہ کرلے۔ ایسی تین طلاقوں کے ایک ہونے کا ثبوت
ساتھ ہی معلقہ عورتوں کی رہائی اور مفقود الخبر مردوں کی عورتوں کی چھٹکارے کی صورتیں
قیمت ۱۲ر مشکوٰۃ محمدی ۵۱ اہلحدیث کے خلاف عامیانہ اور عالمانہ جتنے اعتراض ہیں سب کے

Marfat.com